عمران سیریز

ڈائمنڈ جوبلی نمبر

سی ورلڈ

ظہیر احمد

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان

ڈائمنڈ جوبلی نمبر

77B
عمران سیریز نمبر

سی ورلڈ

حصہ دوم

ظہیر احمد

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان

ناشران ----- محمد ارسلان قریشی
---------- محمد علی قریشی
ایڈوائزر ----- محمد اشرف قریشی
کمپوزنگ، ایڈیٹنگ محمد اسلم انصاری
طابع -------- سلامت اقبال پرنٹنگ پریس ملتان

Price Rs 125/-

mob 0333-6106573 0336-3644440 0336-3644441
Phone 061-4018666

محترم قارئین۔
السلام علیکم۔

ڈائمنڈ جوبلی نمبر ڈائمنڈ مشن کا نیا ناول ''سی ورلڈ دوم'' آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ ڈائمنڈ مشن کے سلسلے کا چھٹا اور آخری حصہ ہے۔ ناول کی کہانی جس طرح اپنے عروج کی طرف بڑھ رہی ہے اسے پڑھنے کے لئے آپ یقیناً بے چین ہو رہے ہوں گے۔ ناول پڑھنے سے پہلے میں آپ کے چند خطوط اور ان کے جواب پیش کرنا چاہتا ہوں جو دلچسپی کے لحاظ سے کسی بھی طرح کم نہیں ہیں۔

محمد ارسلان۔ گوجر خان سے لکھتے ہیں۔ میں اس سے پہلے بھی آپ کو کئی خطوط لکھ چکا ہوں لیکن آپ نے جواب نہیں دیا۔ چونکہ آپ میرے پسندیدہ رائٹر ہیں اس لئے میں آپ کو مسلسل خط لکھتا رہوں گا آپ چاہے انہیں شائع کریں یا نہ کریں۔ میں آپ کے ناولوں کا دیوانگی کی حد تک چاہنے والا قاری ہوں اور میں نے کافی تعداد میں آپ کے ناول اکٹھے کئے ہوئے ہیں اور مجھے جب بھی وقت ملتا ہے میں ان ناولوں کا بار بار مطالعہ کرتا ہوں۔ آخر میں اپنے دوستوں سے درخواست کرتا ہوں کہ میرے ماموں جو ۱۳ جنوری ۱۵ء کو وفات پا گئے تھے ان کے لئے دعائے مغفرت ضرور کریں۔ ماموں جان کا نام یاسر حسین تھا۔ شکریہ۔

محترم محمد ارسلان صاحب۔ خط لکھنے اور ناولوں کی پسندیدگی کا

شکریہ۔ سب سے پہلے میں آپ کے محترم ماموں یاسر حسین کی وفات پر تعزیت کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور آپ کو اور آپ کے خاندان کو صبر جمیل مرحمت فرمائے آمین۔ قارئین سے بھی التماس ہے کہ وہ محمد ارسلان کے ماموں یاسر حسین کے لئے دعائے مغفرت ضرور کریں۔ دکھ کی اس گھڑی میں ہم سب آپ کے ساتھ ہیں۔

پرنس نعمان، روات شہر سے لکھتے ہیں۔ میں نے آپ کے تمام ناول پڑھے ہیں اور تمام ناولوں کو ایک سے بڑھ کر ایک پایا ہے۔ آپ کا انداز تحریر ایسا ہے کہ ایک بار ناول پڑھنا شروع کیا تو پھر ختم کئے بغیر رکھا ہی نہیں جاتا۔ یہ خط میں نے آپ کے ناول ''ڈینجر پرنس'' سے متاثر ہو کر لکھا ہے جو اپنی مثال آپ تھا۔ میری طرف سے اور میرے دوستوں کی طرف سے اس قدر شاندار ناول لکھنے پر مبارک باد قبول کریں۔ ناول پڑھ کر دل باغ باغ ہو گیا ہے۔ اس ناول میں چند خامیاں ہیں جن کا تذکرہ میں نے خط میں کر دیا ہے۔ امید ہے آپ اس پر ضرور توجہ دیں گے۔

محترم پرنس نعمان صاحب۔ خط لکھنے اور ناولوں کی پسندیدگی کے لئے میں آپ کا اور آپ کے دوستوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ آپ نے طویل خط میں جن خامیوں کا ذکر کیا ہے تو اس کے لئے عرض ہے کہ ناول ہر لحاظ سے مکمل اور جامع لکھا جاتا ہے۔ آپ غور سے ایک بار پھر اس ناول کا مطالعہ کریں تو آپ کو خود ہی آپ کے سوالوں کے جواب مل جائیں گے۔ لیکن اس کے باوجود میں کوشش کروں گا کہ آئندہ آپ کو شکایت کا موقع نہ ملے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

قاسم عباس۔ نوشہرہ سے لکھتے ہیں۔ میں آپ کا پرانا قاری ہوں اور آپ کے لکھے ہوئے تمام ناولوں کا کئی کئی بار مطالعہ کر چکا ہوں۔ آپ کا ڈائمنڈ جوبلی جو اس صدی کا عمران سیریز میں طویل ترین ناول ہے۔ اس قدر شاندار اور حیرت انگیز ہے جس کا تصور بھی محال ہے۔ مجھے حیرت ہے کہ کوئی مصنف اس قدر طویل اور جامع ناول کیسے لکھ سکتا ہے جو ہر لحاظ سے اپنی انفرادیت بھی رکھتا ہو اور دلچسپی کے لحاظ سے بھی کم نہ ہو۔ آپ نے جس انداز میں سب کرداروں کو کام کرنے کا بھرپور موقع دیا ہے اس کے لئے آپ کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے۔ میں نے اور میرے دوستوں نے چاروں حصوں کا مطالعہ کر لیا ہے اور اب ہم شدت سے ڈائمنڈ جوبلی نمبر کے آخری حصے 'سی ورلڈ' کے منتظر ہیں۔

محترم قاسم عباس صاحب۔ خط لکھنے اور ناولوں کی پسندیدگی پر میں آپ کا اور آپ کے تمام دوستوں کا شکر گزار ہوں۔ یہ واقعی میری زندگی کا سب سے طویل ترین ناول ہے جسے میں نے مکمل کرنے میں وقت بھی بہت لگایا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ احسان ہے کہ میں اپنی اس طویل تحریری کاوش میں کامیاب رہا ہوں۔ میرے ساتھ ساتھ اس ناول کی نوک پلک سنوارنے میں

جناب اشرف قریشی صاحب نے بھی کوئی کمی نہ رکھ چھوڑی تھی۔ ادارے کی پوری ٹیم نے شب و روز کی محنت کے بعد اس ناول کو اس نہج تک پہنچایا ہے کہ آپ کے اعلیٰ معیار پر پورا اتر سکے اور آپ سے داد تحسین وصول کر سکے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

شیخوپورہ سے قاسم جلیل لکھتے ہیں۔ آپ کے ناول انتہائی شاندار ہوتے ہیں۔ خاص طور پر آپ نے ڈائمنڈ جوبلی نمبر جو دو ہزار سے زائد صفحات پر مشتمل ہے لکھ کر ثابت کر دیا ہے کہ آپ ہمہ فن مولا ہیں اور واقعی طویل اور عظیم ترین ناول لکھ سکتے ہیں ناول میں آپ نے عظیم کرداروں علی عمران اور میجر پرمود کی کردار نگاری کے وہ جوہر دکھائے ہیں جن کا تصور محال ہے۔ آپ نے اس قدر طویل ناول لکھ کر واقعی عمران سیریز کی دنیا میں ایک منفرد ریکارڈ قائم کیا ہے۔ اس کے لئے میں اور میرے بہت سے دوست آپ کو مبارک باد پیش کرتے ہیں۔ اب ہمیں اس ناول کے آخری حصے کا شدت سے انتظار ہے۔ عمران سیریز کی دنیا میں آپ جیسے رائٹر کی اشد ضرورت تھی جو آپ کے آنے سے پوری ہو گئی ہے۔ ہمیں امید ہے کہ آپ ہمارے لئے ایسے ہی نئے اور انفرادیت سے بھرپور ناول لکھتے رہیں گے۔

محترم قاسم جلیل صاحب۔ خط لکھنے اور ناولوں کی پسندیدگی کا شکریہ۔ آپ کے ساتھ ساتھ میں آپ کے ان تمام دوستوں کا بھی مشکور ہوں جو میرے ناولوں کو پذیرائی بخشتے ہیں۔ مذکورہ ناول واقعی عمران سیریز کی تاریخ کا طویل ترین ناول ہے۔ جان توڑ اور شب و روز کی محنت کے بعد ہی ایسے ناول لکھے جاتے ہیں جو مدتوں تک آپ جیسے محبت کرنے والے قارئین کے دلوں میں اپنا اثر رکھتے ہیں اور مجھے امید تھی کہ یہ ناول تمام قارئین کے دلوں میں یقینی طور پر اپنی جگہ بنائے گا اور آپ اسے پذیرائی ضرور بخشیں گے اور اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ ایسا ہی ہوا ہے۔ ڈائمنڈ جوبلی نمبر کو میری سوچ سے زیادہ پذیرائی ملی ہے اور مجھے ان گنت خطوط موصول ہو رہے ہیں اور چونکہ میں نے وعدہ کیا تھا کہ سی ورلڈ میں آپ کے خطوط شائع کر کے ان کے جواب ضرور دوں گا۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

محمد عاصم۔ رحیم یار خان سے لکھتے ہیں۔ ہم کافی عرصے سے عمران سیریز کی دنیا سے کٹے ہوئے تھے۔ حالات اور مہنگائی نے اس قدر کمر توڑ رکھی تھی کہ ناول خریدنا جوئے شیر لانے کے مترادف ہوتا چلا جا رہا تھا۔ آپ کے ناول جب سے پڑھنے شروع کئے ہیں ہر حال میں پیسے جمع کرتے ہیں اور پھر ان ناولوں کو ہر صورت میں خریدتے ہیں۔ آپ کا گولڈن جوبلی نمبر واقعی انتہائی لاجواب اور اپنی مثال آپ ہے۔

محترم محمد عاصم صاحب۔ خط لکھنے اور ناولوں کو پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ نے درست کہا ہے واقعی موجودہ حالات اور مہنگائی

نے ہر ایک کی کمر توڑ رکھی ہے۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ یہ سلسلہ بڑھتا ہی جا رہا ہے۔ رمضان کے ماہ مبارک میں اللہ تعالیٰ کے ہاں خصوصی دعا ہی کی جا سکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ پاکستان سمیت دنیا بھر کے تمام مسلمانوں کی مدد کرے اور انہیں سکون اور امن کے ساتھ ساتھ بے روزگاری اور مہنگائی کے اس جن کے خوفناک عذاب سے محفوظ رکھے اور سب کی زندگیوں میں آسانیاں پیدا کرے۔ آمین۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے۔

اللہ آپ سب کا حامی و ناصر ہو۔

آپ کا مخلص

ظہیر احمد

یہ ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جو کسی آبدوز کے کنٹرول روم جیسا دکھائی دے رہا تھا۔ کمرے میں چاروں طرف مشینیں لگی ہوئی تھیں اور ان پر بے شمار چھوٹی بڑی اسکرینیں نصب دکھائی دے رہی تھیں۔ کمرے میں میز کے پیچھے کرسی پر ایک نوجوان بیٹھا ہوا تھا جو غور سے ان مشینوں پر لگی اسکرینوں کو چیک کر رہا تھا اور پھر ضرورت کے مطابق ان مشینوں کے بٹنوں کو پریس اور سوئچوں کو آن اور آف کرتا جا رہا تھا۔ اچانک کمرے میں تیز سیٹی کی آواز سنائی دی تو وہ یکلخت چونک پڑا۔ یہ آواز سامنے میز پر رکھی ہوئی ایک چھوٹی سی مشین میں سے نکل رہی تھی۔ نوجوان نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر مشین کا ایک بٹن پریس کر دیا۔

”ہیلو۔ ہیلو۔ ایل ایل ایف۔ سپیشل پٹرولنگ فورس کالنگ فرام ایف سکسٹین بلیک اسٹیشن۔ اوور“..... ایک کرخت سے آواز سنائی دی۔

"یس۔ پی ون سب اسٹیشن ون ہنڈرڈ اٹنڈنگ یو۔ اوور"۔ نوجوان نے جواب دیا۔

"اپنا نام بتاؤ۔ اوور"...... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"گریگ۔ اوور"...... نوجوان نے تیز لہجے میں کہا۔

"او کے۔ تم فوراً ہائی لیول کال کرو۔ ہم پٹرولنگ پر زیرو زون میں تھے کہ ہم نے سمندر کی گہرائی میں تیرہ افراد کو دیکھا جو بری طرح ہاتھ پیر مارتے ہوئے ڈوب رہے تھے۔ ہم نے انہیں کور کر کے فوراً زیرو ون سب میرین میں پہنچا دیا۔ وہ سب بے ہوش ہیں ان میں دو لڑکیاں ہیں جن میں سے ایک سوئس نژاد ہے۔ باقی افراد پاکیشیائی ہیں اور ان کے ساتھ ایک ادھیڑ عمر آدمی بھی ہے جس کی حالت زیادہ خراب ہے اور اس کے دونوں بازو کندھوں سے اکھڑے ہوئے ہیں۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور نوجوان کی آنکھیں اس رپورٹ کو سنتے ہی حیرت سے پھیلتی گئیں۔

"یہ۔ یہ لوگ کون ہو سکتے ہیں۔ کیا وہ لوگ وہاں غوطہ خوری کر رہے تھے۔ اوور"...... نوجوان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ وہ سب سادہ لباسوں میں ہیں اور سمندر میں دو ہزار میٹر کی گہرائی میں موجود تھے۔ یہ انتہائی حیرت انگیز بات ہے کہ انسان اتنی گہرائی میں بغیر مخصوص آلات کے اتر ہی نہیں سکتا اور اگر اتر جائے تو زندہ نہیں رہ سکتا۔ ایسا لگتا ہے کہ وہ چیک ہونے سے چند لمحے پہلے بڑی چٹانوں کے نچلے حصے سے نکلے ہیں۔ حالانکہ یہ

سب چٹانیں قطعاً ٹھوس ہیں۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ۔ ٹھیک ہے۔ میں سپیشل فورس کے سپر کمانڈر کو اطلاع کرتا ہوں۔ اوور اینڈ آل"...... نوجوان نے کہا اور اس نے جلدی سے چھوٹی مشین کا بٹن آف کیا اور اٹھ کر ایک طرف اسٹینڈ پر کھڑی ہوئی بڑی مشین کی طرف لپکا۔ اس نے جلدی سے اس کے مختلف بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے۔

مشین کے اوپر موجود ایک اسکرین روشن ہو گئی اور چند جھماکوں کے بعد اس پر ایک چوڑے چہرے والے آدمی کی تصویر ابھر آئی جس نے بحری فوج کے کمانڈر کی وردی پہنی ہوئی تھی۔

"یس۔ ایس سی مائیکل اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چوڑے چہرے والے کی بارعب آواز سنائی دی۔

"پی ون سب اسٹیشن ون ہنڈرڈ سر۔ ابھی ابھی ایس سی۔ پٹرولنگ کمانڈ نے ایک حیرت انگیز رپورٹ دی ہے۔ اوور"۔ نوجوان نے جلدی جلدی سے کہا۔

"کیا رپورٹ ہے۔ اوور"...... دوسری طرف سے باوقار لہجے میں پوچھا گیا۔

"سر۔ زیرو زون میں پٹرولنگ کے دوران ایس سی کو چند افراد سمندر کی انتہائی گہرائی میں نظر آئے جو بری طرح ہاتھ پیر مار رہے تھے۔ ایس سی نے انہیں کور کر کے فوراً آبدوز میں پہنچا دیا۔ وہ سب بے ہوش ہیں۔ ان میں سے دو عورتیں ہیں جن میں سے ایک سوئس

نژاد ہے۔ باقی افراد پاکیشیائی ہیں اور ایک ادھیڑ عمر آدمی بھی ان کے ساتھ ہے اور حیرت انگیز بات یہ ہے کہ ان میں سے کسی نے بھی غوطہ خوری کا لباس نہیں پہن رکھا۔ اوور"...... نوجوان جس کا نام گریگ تھا، نے تفصیلی رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ اس قدر گہرائی میں غوطہ خوری کا لباس پہن کر بھی نہیں پہنچا جا سکتا اور پھر تم کہہ رہے ہو کہ وہ ہاتھ پیر بھی مار رہے تھے۔ اس سے تو ظاہر ہوتا ہے کہ انہیں کسی اور ذریعے سے وہاں پہنچایا گیا ہے۔ پھر سوئس نژاد عورت ، پاکیشیائی افراد اور پھر ادھیڑ عمر آدمی یہ تو عجیب مسئلہ ہے۔ تم کمانڈوز کو حکم دے دو کہ ان سب افراد کو تمہارے پاس پہنچا دیں۔ ہم وہیں آ رہے ہیں اوور اینڈ آل"...... کمانڈر مائیکل نے کہا اور گریگ نے سر ہلاتے ہوئے مشین آف کی اور پھر وہ واپس اس کرسی پر آ کر بیٹھ گیا۔ جس پر چھوٹی مشین پڑی ہوئی تھی۔ اس نے جلدی سے اس مشین کو آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ سب اسٹیشن ون ہنڈرڈ کالنگ ایس سی پٹرولنگ کمانڈ اٹنڈ پلیز۔ اوور"......نوجوان نے تیز لہجے میں بار بار وہ فقرہ دوہرانا شروع کر دیا۔

"یس۔ ایس سی کمانڈ اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہائی لیول آرڈر نوٹ کرو۔ سمندر سے ملنے والے افراد کو

میرے پاس پہنچا دو۔ ایس سی مائیکل صاحب خود یہاں پہنچ رہے ہیں وہ خود ان سب کو چیک کریں گے۔ اوور"...... گریگ نے کہا۔

"اوکے۔ گیٹ وے پاس آن کر دو۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ تمہارے لئے ایمرجنسی گیٹ وے پاس آن کر دیا جائے گا۔ تم کتنی دیر میں پہنچ رہے ہو۔ اوور"...... گریگ نے پوچھا۔

"زیادہ سے زیادہ بیس منٹ میں۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور گریگ نے سر ہلاتے ہوئے اوور اینڈ آل کہہ کر مشین آف کر دی اور پھر میز کی دراز کھول کر اس میں سے ایک چھوٹا سا باکس نکال کر اس کی سائیڈ میں لگے ہوئے ایریل کو کھینچ کر لمبا کیا اور ایک بٹن دبا دیا۔ اس باکس میں سے ہلکی ہلکی زوں زوں کی آوازیں نکلنے لگیں۔

"ہیلو گریگ کالنگ فرام ایم بی سب اسٹیشن۔ ہیلو ہیلو۔ اوور"...... گریگ نے دوسری طرف مسلسل کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ گیٹ وے سیکورٹی اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ہی ایک باریک سی آواز باکس میں سے برآمد ہوئی۔

"نوٹ کرو کوڈ ڈبل ون۔ زیرو ٹرپل ون۔ ایمرجنسی گیٹ وے کھول دو۔ ایس سی پیٹرولنگ کمانڈر چند افراد کو لے کر اندر آنا چاہتا ہے۔ سپر کمانڈر مائیکل سب اسٹیشن پر خود بھی آ رہے ہیں وہ ان

افراد سے ملیں گے۔ اوور"...... گریگ نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں
کہا۔

"اوکے۔ یہ بتاؤ کہ آنے والے ان افراد کو کہاں رکھنا ہے۔
اوور"...... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"زیرو سیل میں۔ وہ انتہائی مشکوک افراد ہیں"...... گریگ نے
کہا۔

"اوکے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور گریگ نے بھی
اوکے کہہ کر باکس کا بٹن پریس کیا اور پھر اس کا ایریل بند کر کے
اس نے باکس واپس دراز میں رکھ دیا۔

تھوڑی دیر بعد اس نے دور کہیں سائرن کی آواز سنی تو وہ چونک
کر اٹھ کھڑا ہوا اور جلدی سے اپنی یونیفارم کو ٹھیک کرنے لگا۔
بھاری قدموں کی آوازیں دروازے کے باہر گونجیں اور پھر دروازہ
ایک دھماکے سے کھل گیا۔ دوسرے لمحے گریگ نے آنے والے کو
فوجی انداز میں سلیوٹ کیا۔ اندر آنے والا وہی چوڑے چہرے والا
کمانڈر تھا۔ اس نے فوجی انداز میں جواب دیا۔ اس کے پیچھے تین
اور افراد تھے یہ سب کمانڈر تھے۔

"کہاں ہیں وہ افراد"...... کمانڈر مائیکل نے سخت لہجے میں
پوچھا۔

"میں نے انہیں زیرو سیل میں رکھنے کے لئے کہا ہے جناب۔
وہ سب وہیں ہیں"...... گریگ نے مؤدبانہ انداز میں جواب دیتے

ہوئے کہا۔

"اوکے۔ چلو"...... کمانڈر مائیکل نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور
گریگ جلدی سے کمرے کے انتہائی دائیں کونے کی طرف بڑھا۔
وہاں ایک چھوٹا سا دروازہ موجود تھا۔ اس نے بڑے ادب سے
دروازہ کھولا اور جب چاروں کمانڈر اندر داخل ہو گئے تو وہ بھی
مؤدبانہ انداز میں ان کے پیچھے چلنے لگا۔ یہ ایک سرنگ نما راہداری
تھی۔ جس کا جھکاؤ نیچے کی طرف تھا۔

ڈھلان کی صورت میں کافی فاصلہ طے کرنے کے بعد وہ لوہے
کے ایک دروازے تک پہنچ گئے۔ گریگ نے جلدی سے آگے بڑھ
کر دروازے کے لاک ہول میں ایک کارڈ ڈالا اور اسے جھٹکے سے
باہر کھینچا اور پھر اس نے دروازہ کھول دیا۔ وہ اندر داخل ہوا تو اس
کے پیچھے کمانڈر بھی اندر پہنچ گئے۔ اندر فرش پر اور دو بنچوں پر چند
افراد پڑے ہوئے تھے اور یہ دیکھنے میں ویسے ہی دکھائی دے رہے
تھے جیسا کہ گریگ نے بتایا تھا۔ کمانڈر ان افراد کو آگے جا کر غور
سے دیکھنے لگے۔

"جانے کون ہیں یہ سب"...... کمانڈر مائیکل نے حیرت بھرے
لہجے میں کہا۔

"میرا خیال ہے کہ انہیں ہوش میں لایا جائے اور پھر ان سے
پوچھا جائے"...... دوسرے کمانڈر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ گریگ کیا تم انہیں ہوش میں لا سکتے ہو"۔ کمانڈر

مائیکل نے گریگ سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"یس کمانڈر"...... گریگ نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ان سب کو نہیں۔ ان میں سے کسی ایک کو ہوش میں لاؤ۔ میرے خیال میں یہ سوئس نژاد عورت ٹھیک رہے گی۔ سب سے پہلے اسے ہوش میں لاؤ"...... کمانڈر مائیکل نے کہا تو گریگ نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر وہ سائیڈ میں پڑی ہوئی ایک الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھولی اور اس میں سے ایک باکس باہر نکالا۔ باکس کا ڈھکن کھول کر اس نے اس میں موجود سرنجوں میں سے ایک سرنج اٹھائی اور پھر اس کی پیکنگ ہٹا کر اسے ٹیسٹ کیا۔ سرنج میں پانی کی طرح کا مادہ بھرا ہوا تھا۔ اور پھر اس نے بنچ پر پڑی ہوئی عورت کے بازو میں انجکشن لگا دیا۔ انجکشن لگانے کے بعد اس نے سرنج ایک طرف پڑے ہوئے ڈسٹ بن میں اچھال دی۔

انجکشن لگتے ہی سوئس نژاد عورت کے چہرے پر موجود تکلیف کے آثار آہستہ آہستہ کم ہونے شروع ہو گئے۔ اور چند لمحوں بعد ایک ہلکی سی کراہ کے ساتھ ہی اس نے آنکھیں کھول دیں۔ اس کی آنکھوں میں دھند سی چھائی ہوئی نظر آ رہی تھی۔ یوں لگتا تھا جیسے وہ پیدائشی طور پر اندھی ہو۔ لیکن پھر یہ دھند آہستہ آہستہ صاف ہوتی چلی گئی اور اس کی آنکھوں میں روشنی اور شعور کی چمک ابھر آئی اور دوسرے لمحے وہ عورت تیزی سے اٹھ کر بیٹھ گئی۔ اس کے

چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات تھے۔

"کک کک۔ کیا مطلب۔ یہ کون سی جگہ ہے اور مم۔ مم۔ میں کہاں ہوں"...... عورت کے حلق سے حیرت بھری آواز نکلی۔

"تم بحریہ کے ایک سب اسٹیشن میں ہو۔ میں سی کمانڈر مائیکل ہوں۔ اور یہ میرے ساتھی سب کمانڈر ہیں۔ اب تم یہ بتاؤ کہ تم کون ہو۔ اور تم زیرو زون کی چٹانوں کے نیچے اس قدر گہرائی میں کیسے پہنچ گئیں"...... کمانڈر نے کرخت لہجے میں کہا۔

"بحریہ۔ کس ملک کی بحریہ"...... عورت نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"ایکریمین بحریہ۔ یہ ہمارا ہی علاقہ ہے"...... کمانڈر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اچھا اچھا۔ لیکن میری ساتھی کہاں ہیں"...... عورت نے حیرت سے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"وہ بھی موجود ہیں۔ تم پہلے اپنے متعلق بتاؤ"...... کمانڈر نے اس بار سخت لہجے میں پوچھا۔

"میرا نام جولیانا فٹز واٹر ہے۔ میرا تعلق پاکیشیا سے ہے میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ سمندر میں سیر کر رہی تھی کہ نجانے کس طرح ہماری لانچ الٹ گئی اور ہم سب سمندر میں گر پڑے۔ اس کے بعد یہاں آنکھ کھلی ہے"...... جولیا سے اور کوئی کہانی نہ بن سکی تو اس نے فوری طور پر یہی کہانی ہی گھڑ دی۔ حالانکہ اسے خود بھی

احساس تھا کہ اس کی کہانی میں قطعاً کوئی وزن نہیں ہے۔

"ہونہہ۔ مس جولیا۔ کیا آپ ہمیں احمق سمجھتی ہیں"...... کمانڈر مائیکل نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ غصے کی شدت سے سرخ پڑ گیا تھا۔

"میں کیا کہہ سکتی ہوں۔ میں تو آپ کو جانتی ہی نہیں"...... جولیا نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو کمانڈر مائیکل پیر پٹخ کر رہ گیا جبکہ باقی کمانڈرز اور گریگ کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ تیر گئی۔

"دیکھو سچ سچ سب کچھ بتا دو۔ ورنہ میں سختی پر مجبور ہو جاؤں گا۔ اگر میں نے تم پر سختی کی تو تم اسے برداشت نہیں کر سکو گی اس لئے میں تمہیں وارننگ دے رہا ہوں مجھے سب کچھ بالکل سچ بتا دو"...... کمانڈر مائیکل نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"سنو کمانڈر مائیکل۔ جو کچھ مجھے معلوم تھا وہ میں نے بتا دیا۔ اگر تم مزید تفصیل جاننا چاہتے ہو تو میرے ساتھیوں سے پوچھ لو۔ خاص طور پر میرے ساتھی عمران سے۔ وہ اس تفریح میں ہمارا لیڈر تھا لانچ کو کیا ہوا تھا اور وہ کیسے ڈوبی تھی اس کے بارے میں اسے سب کچھ معلوم ہے"...... جولیا نے سادہ سے لہجے میں کہا۔ اسے یقین تھا کہ عمران خود ہی تمام صورتحال کو سنبھال لے گا۔

"کون عمران۔ ان میں سے کون ہے وہ۔ بتاؤ"...... کمانڈر مائیکل نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا اور اسی لمحے جولیا نے سامنے شیشے سے اس کمرے کو دیکھا۔ جس میں اس کے ساتھی اور سی ورلڈ

کا جگ کنگ سب بے ہوش پڑے نظر آ رہے تھے۔

"وہ بائیں جانب چوتھا آدمی"...... جولیا نے عمران کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور پھر کمانڈر مائیکل کے حکم پر بے ہوش پڑے عمران کو اس سیل سے باہر نکالا گیا۔ جولیا سیل کو کھولنے اور بند کرنے کا طریقہ خاموشی سے بیٹھی دیکھتی رہی۔ کمانڈر مائیکل کے کہنے پر عمران کو فرش پر لٹا دیا گیا اور اس کے بعد گریگ نے اسے باکس سے انجکشن نکال کر لگا دیا۔ چند لمحوں بعد ہی عمران ہوش میں آ گیا اور اس نے آنکھیں کھول دیں۔ ہوش میں آتے ہی وہ اٹھ کر بیٹھ گیا تھا۔ پہلے تو وہ حیرت سے جولیا اور ان سب افراد کو دیکھتا رہا پھر اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

"ارے کمال ہے۔ فرشتے بھی اب باوردی رہنے لگ گئے ہیں وہ بھی نیول وردی میں"...... عمران نے حیرت سے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر کمانڈر مائیکل اور اس کے ساتھیوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"یہ فرشتے نہیں ایکریمین بحریہ کے کمانڈر مائیکل اور سب کمانڈر ہیں۔ اور ہم اس وقت ان کے ایک سب اسٹیشن میں موجود ہیں"...... جولیا نے کہا اور عمران نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔ کمانڈر مائیکل نے بڑی پھرتی سے سائیڈ ہولسٹر سے ریوالور نکال لیا۔

"خبردار۔ اگر غلط حرکت کی تو گولی مار دوں گا"...... کمانڈر نے سخت لہجے میں کہا۔

''حرکت اور غلط۔ کیا مطلب۔ کیا یہاں ڈکشنری مل سکتی ہے''...... عمران نے گھوم کر کمانڈر مائیکل کی طرف دیکھتے ہوئے بڑے معصوم سے لہجے میں پوچھا۔ اس کے چہرے پر یکلخت حماقتوں کی آبشار بہنے لگی تھی۔

''ڈکشنری۔ کیوں کیا کرو گے ڈکشنری کا''...... کمانڈر مائیکل نے حیرت بھرے انداز میں آنکھیں نچاتے ہوئے پوچھا۔ اسے عمران کی بات سمجھ نہ آئی تھی۔

''اس میں دیکھوں گا کہ کون سی حرکت غلط ہے اور کون سی صحیح اس طرح اور کچھ ہو نہ ہو مجھے غلط حرکت کا مطلب تو سمجھ میں آجائے گا''...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

''ہونہہ۔ اب تم جان بوجھ کر پاگل ہونے کی اداکاری کر رہے ہو۔ یہ بتاؤ کہ تم لوگ کون ہو اور سمندر کی اس قدر گہرائی میں بغیر کسی غوطہ خوری کے لباس کے کیسے پہنچ گئے۔ یاد رکھنا مجھے ہر بات کا بالکل سچ جواب چاہئے''...... کمانڈر مائیکل نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

''کمانڈر مائیکل صاحب۔ کیا آپ کو یہ اطلاع نہیں ملی کہ ہم وہاں ایسے تجربات کر رہے ہیں جس سے یہ ثابت ہو سکے کہ انسان بغیر سائنسی آلات کے سمندر میں کتنی گہرائی تک زندہ رہ سکتا ہے۔ حالانکہ ایکریمین بحریہ کو ان تجربات سے باقاعدہ آگاہ کر دیا گیا تھا''...... اچانک عمران کا لہجہ بدل گیا اور کمانڈر مائیکل بے اختیار

چونک پڑا۔

''نہیں۔ ہمیں ایسی کوئی اطلاع نہیں ملی۔ لیکن تم تو پاکیشیائی ہو۔ تمہارا یہاں ہمارے علاقے میں آ کر ایسے تجربات کرنا کیسے ممکن ہے اور پھر اتنا تو میں بھی جانتا ہوں کہ ایسے تجربات میں حفاظت کے لئے ہر چیز ساتھ رکھی جاتی ہے۔ اگر ہماری پٹرولنگ آبدوز تمہیں عین وقت پر نہ بچاتی تو تم سب ختم ہو چکے ہوتے۔ اصل بات بتا دو۔ ورنہ میں مجبوراً تم سب کو ایکریمین خفیہ اسکوارڈ کے حوالے کر دوں گا۔ پھر وہ خود ہی سب کچھ معلوم کر لیں گے''۔ کمانڈر مائیکل نے انتہائی جھنجلاتے ہوئے انداز میں جواب دیا۔

''ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ تم لوگوں کو واقعی کچھ معلوم نہیں۔ ٹھیک ہے۔ تم یہ بتاؤ کہ کیا ایسا نہیں ہو سکتا ہے کہ تم اس بکھیڑے سے ہٹ کر مجھے کچھ وقت دو۔ ایک سرکاری راز ہے۔ میں تمہیں مجبوراً وہ سرکاری راز بتا دیتا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ اس کے بعد تم مطمئن ہو جاؤ گے''...... عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''ان کی تلاشی لے لی گئی ہے''...... کمانڈر مائیکل نے چند لمحے عمران کو غور سے دیکھنے کے بعد گریگ سے مخاطب ہو کر کہا۔

''یس سر۔ یہاں لانے سے پہلے فورس کے افراد نے ان کی تلاشی لے کر ہی انہیں زیرو سیل میں منتقل کیا تھا۔ ان کے پاس کچھ نہیں ہے''...... گریگ نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ تم سب اوپر دفتر میں جاؤ۔ اگر اس نے کوئی غلط حرکت کرنے کی کوشش کی تو میں اسے گولی مار دوں گا"...... کمانڈر مائیکل نے ریوالور کو ہلاتے ہوئے بڑے بااعتماد لہجے میں کہا۔ اس کی انگلی ٹریگر پر تھی اور سب کمانڈرز اور گریگ خاموشی سے ایک دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

"چلو اب بتاؤ کیا بتانا چاہتے ہو تم اور وہ کون سا بڑا سرکاری راز ہے جسے سن کر میں مطمئن ہو سکتا ہوں"...... کمانڈر مائیکل نے بڑے محتاط انداز میں پوچھا۔

"پہلے اپنے اس ساتھی کو بھی تو باہر جانے کا کہو"...... عمران نے مسکرا کر کمانڈر مائیکل کے پیچھے اشارہ کرتے ہوئے کہا اور سادہ لوح کمانڈر اس عام سے داؤ میں پھنس گیا۔ اس نے تیزی سے گھوم کر دیکھا اور اسی لمحے عمران کی لات حرکت میں آئی اور کمانڈر مائیکل کے ہاتھ سے ریوالور نکل کر اوپر کو اڑتا ہوا سیدھا عمران کے ہاتھوں میں آ گیا۔ کمانڈر گھبرا کر پیچھے ہٹا۔

"ارے ارے۔ تمہیں ڈرنے اور گھبرانے کی ضرورت نہیں کمانڈر مائیکل۔ ہم کوئی مجرم نہیں ہیں۔ یہ ریوالور صرف حفظ ماتقدم کے طور پر تم سے چھین کر میں نے اپنے ہاتھوں میں لے لیا ہے"...... عمران نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا اور کمانڈر مائیکل کے چہرے پر موجود گھبراہٹ کے تاثرات قدرے کم ہو گئے۔

"تت۔ تت۔ تم دراصل کون ہو"...... کمانڈر نے پوچھا۔

"سنو کمانڈر مائیکل۔ ہمیں اطلاع ملی ہے کہ تم بھی سی ورلڈ کے ممبر ہو۔ اس لئے ہم نے تم تک پہنچنے کے لئے یہ سب ڈرامہ کیا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سی ورلڈ۔ کیا۔ کیا مطلب۔ یہ سی ورلڈ کیا ہے"...... کمانڈر مائیکل نے حیرت سے بھنویں اچکاتے ہوئے پوچھا۔

"ارے۔ حیرت ہے بلکہ کمال ہے کہ تم سی ورلڈ کے بارے میں نہیں جانتے۔ وہ تو دنیا بھر کے یہودیوں کی سب سے بڑی اور منظم تنظیم ہے جس نے پوری دنیا پر روبوٹ فورس بھیج کر دنیا پر قبضہ کرنا شروع کر دیا ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ وہ سی ورلڈ کے سلسلے میں کمانڈر کے ذہن کو ٹٹولنا چاہتا تھا۔ کیونکہ اسے خطرہ تھا کہ کہیں یہ کمانڈر بھی یہودی اور اس تنظیم کا ممبر نہ ہو۔

"اوہ۔ میں یہودی نہیں ہوں اور نہ میرا سی ورلڈ سے کوئی تعلق ہے۔ میں بھی اپنی کمانڈ کے ساتھ اسی سی ورلڈ کی ہی تلاش میں ہوں۔ میرے بارے میں تمہیں غلط اطلاع ملی ہے کیا تم یہودی ہو"...... کمانڈر نے کہا۔

"نہیں۔ میں یہودی نہیں ہوں۔ بلکہ ہم لوگ سی ورلڈ کے ہیڈ کوارٹر کو تباہ کرنے کے لئے یہاں آئے ہیں۔ کیا تم ہماری مدد کر سکتے ہو"...... عمران نے کہا۔

"ہیڈ کوارٹر۔ کہاں ہے ہیڈ کوارٹر"...... کمانڈر نے بری طرح

چونکتے ہوئے پوچھا۔

"وہ بھی بتا دوں گا۔ پہلے تم میری بات کا جواب دو کہ کیا تم مدد کر سکتے ہو یا نہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ میں اپنا کام خود کروں گا اور میں صرف ایک عام سے فوجی لیول کا آفیسر ہوں اور اعلیٰ افسران کے احکام کی تعمیل میرا فرض ہے اور بس۔ میں کسی اور کی مدد نہیں کر سکتا خواہ وہ کوئی بھی کیوں نہ ہو۔ ہاں اگر تم ہائی لیول سے اجازت لے دو تو پھر میں تمہاری مدد کر سکتا ہوں"...... کمانڈر مائیکل نے فیصلہ کن لہجے میں کہا اور عمران سمجھ گیا کہ کمانڈر مائیکل سر سے پیر تک خالص فوجی ہے۔ اس لئے اس سے ایسے کام میں مدد کی توقع فضول ہے۔

"اچھا تو پھر ہمارے ساتھیوں کو باہر نکالو"...... عمران کا لہجہ یکلخت بدل گیا۔

"جب تک تم اپنے متعلق مجھے مطمئن نہیں کرو گے ایسا نہیں ہو سکتا۔ اور سنو۔ تم کوئی غلط حرکت کر کے اپنی موت یقینی بنا لو گے۔ یہاں سے تم بچ کر نہیں نکل سکتے"...... کمانڈر مائیکل اب پوری طرح سنبھل چکا تھا۔

"مجھے اس سیل کے کھولنے اور ساتھیوں کو ہوش میں لانے کے متعلق تمام طریقہ کار معلوم ہے"...... جولیا نے اس بار مقامی زبان میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا اور عمران نے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلا دیا کیونکہ اب اس کے سوا اور کوئی صورت باقی نہ رہی تھی

کہ یہاں موجود سب افراد کو ہلاک کر دیا جائے۔ ورنہ یقیناً ایکریمیا کے اعلیٰ حکام تک بات پہنچ جاتی اور پھر لازماً ایکریمین حکومت حرکت میں آ سکتی تھی اور عمران جانتا تھا کہ اعلیٰ حکام کی کثیر تعداد یقیناً سی ورلڈ کی ممبر ہو گی کیونکہ یہ ناممکن ہے کہ ان کے علاقے میں اتنا بڑا اور انتہائی جدید ترین خفیہ ہیڈ کوارٹر بنایا گیا ہو اور کسی کو علم نہ ہو۔

"او کے پھر چھٹی کرو"...... عمران نے سخت لہجے میں کہا اور دوسرے لمحے اس نے ٹریگر دبا دیا۔ ایک دھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی کمانڈر مائیکل چیخ مار کر پشت کے بل فرش پر گر پڑا۔ گولی اس کے دل میں ترازو ہو گئی تھی۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور سب کمانڈر تیزی سے اندر داخل ہوئے۔ وہ شاید ریوالور کا دھماکہ سن کر دوڑے آئے تھے۔

"ارے کیا ہو گیا ارے ارے۔ کمانڈر مائیکل"...... عمران نے ریوالور اپنے جسم کے پیچھے کرتے ہوئے چیخ کر کہا اور اس کی اس اداکاری نے سب کمانڈرز اور گریگ کو فطری طور پر فرش پر پڑے ہوئے کمانڈر کی طرف متوجہ کر دیا تھا اور اس لمحے سے عمران نے فائدہ اٹھایا۔ اس نے مسلسل ٹریگر دبانا شروع کر دیا اور چند لمحوں میں تینوں سب کمانڈرز اور گریگ خون میں لت پت بے حس و حرکت ہو چکے تھے۔

"جلدی سے سیل کھولو۔ اور اپنے ساتھیوں کو باہر نکالو۔ میں اس

بگ کنگ کو چیک کر لوں۔ جلدی کرو"...... عمران نے ان کے
خاتمے کے ساتھ ہی جولیا سے چیخ کر کہا اور جولیا تیزی سے شیشے کی
دیوار کی طرف دوڑی۔ اس نے سرخ رنگ کا بٹن پریس کیا تو دیوار
درمیان سے ہٹ گئی اور پھر جولیا اور عمران اندر داخل ہو گئے۔ بگ
کنگ اور عمران کے سارے ساتھی بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ وہ
ان کی نبض چیک کرنے لگا۔ اس دوران جولیا انجکشنوں والا باکس
اٹھا لائی اور سیل کے اندر ہی اپنے ساتھیوں کو انجکشن لگانے شروع
کر دیئے۔ ان انجکشنوں کو دیکھ کر ہی عمران سمجھ گیا کہ ان انجکشنوں
سے اس کے ساتھیوں کو جلد ہوش آ جائے گا اور پھر واقعی کچھ دیر
بعد بگ کنگ اور اس کے ساتھیوں کو ہوش آ گیا تو عمران نے انہیں
محتاط رہنے کی ہدایات دیں اور اس سب اسٹیشن کے باقی حصوں کی
چیکنگ کے لئے بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔

میجر پرمود کی آنکھیں کھلی تو اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی
کوشش کی۔

"تو تمہیں ہوش آ گیا"...... اس کے کانوں میں ایک کرخت
آواز پڑی تو اس کے ذہن پر چھائی ہوئی دھند فوراً چھٹ گئی اور
اس کے ساتھ ہی اس کا شعور پوری طرح سے جاگ اٹھا۔ اس نے
دیکھا کہ وہ اپنے ساتھیوں سمیت اسی کمرے کے فرش پر پڑا ہوا تھا
جہاں وہ سبز دھویں کے باعث بے ہوش ہوئے تھے۔ ان کے
جسموں پر سے خصوصی حفاظتی لباس غائب تھے۔ اس کے دونوں
ہاتھ اس کے عقب میں کر کے جکڑ دیئے گئے تھے۔ اس نے ٹانگیں
سمیٹیں اور پھر ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس نے پشت دیوار
سے لگا لی اور اب اسے اپنے سامنے ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا
ادھیڑ عمر آدمی نظر آ رہا تھا جس کے ہاتھ میں ایک جدید لیزر گن تھی
میجر پرمود کے باقی ساتھی بھی ہوش میں آ رہے تھے۔ ان کے بھی

ہاتھ پشت پر بندھے ہوئے تھے۔ سوائے اس آدمی کے وہاں اور کوئی موجود نہ تھا۔ شاید اس آدمی کو خود پر زیادہ ہی بھروسہ تھا یا پھر وہاں اس کے سوا کوئی اور موجود ہی نہ تھا۔

''تم کون ہو''...... میجر پرمود نے اپنے سامنے کھڑے ادھیڑ عمر کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''تم لیڈر ہو ان کے''...... ادھیڑ عمر آدمی نے میجر پرمود کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کرخت لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ تم کون ہو اور ہم کہاں ہیں''...... میجر پرمود نے اپنی انگلیوں کی مدد سے اپنی کلائیوں میں موجود ہتھکڑی کو چیک کرتے ہوئے کہا۔

''اپنا تعارف کرانے سے پہلے میں تمہیں بتا دینا چاہتا ہوں کہ تمہارے ہاتھوں میں جو ہتھکڑیاں ہیں ان کے بٹن میں نے مشین پسٹل کے دستے سے ٹھونک کر چوڑے کر دیئے ہیں۔ اب ان ہتھکڑیوں کو کاٹ کر ہی تمہاری کلائیوں سے الگ کیا جا سکتا ہے ویسے نہیں اور دوسری بات یہ بھی سن لو کہ میرے ہاتھ میں بلاسٹر لیزر گن ہے۔ تمہارے جسموں سے حفاظتی لباس اتارے جا چکے ہیں۔ اگر تم نے کوئی غلط حرکت کرنے کی کوشش بھی کی تو میں بلاسٹنگ گن سے تمہارے پرخچے اُڑا دوں گا۔ البتہ اگر تم میرے سوالوں کے درست جواب دے دو تو میں تمہیں زندہ سلامت یہاں سے دور کسی جزیرے پر بھجوا سکتا ہوں''...... ادھیڑ عمر آدمی نے

تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ اب تم اپنا نام بتاؤ تاکہ تم سے بات کرنے میں آسانی ہو سکے۔ ویسے تم بے فکر رہو۔ ہم تم سے مکمل تعاون کرنے کے لئے تیار ہیں''...... میجر پرمود نے جواب دیا۔ ویسے اس دوران اس نے انگلیوں کی مدد سے چیک کر لیا تھا کہ جو کچھ ہتھکڑیاں کے بارے میں اس آدمی نے کہا تھا وہ درست ہے۔

''میں ای کنگ ہوں''...... اس آدمی نے کہا تو میجر پرمود بے اختیار چونک پڑا۔

''اوہ۔ تو تم ہو ای کنگ''...... میجر پرمود نے کہا۔

''ہاں۔ یہ سی ورلڈ ٹو ہے اور اس کا مکمل کنٹرول میرے ہاتھوں میں ہے۔ تم نے جس طرح سے ایم سی ٹو کو تباہ کیا ہے اس سے میں اور میرے ساتھی بے حد حیران ہیں۔ وہ ہم پر اپنا حکم چلاتا تھا اور ہم اس مشین کے احکامات ماننے کے لئے مجبور تھے۔ تم نے اسے بے کار کر کے اس کے پاس موجود سی ورلڈ ٹو کا مکمل کنٹرول ہمیں دلا دیا ہے۔ اب بگ کنگ کے بعد اس ورلڈ پر صرف ہمارا حکم چلتا ہے۔ سی ورلڈ ٹو کے باقی تمام کمپیوٹر ہمارے ماتحت ہیں اور ہمارے حکم پر چلتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ تم اب تک ہمارے سامنے زندہ ہو ورنہ جس طرح سے میں نے تمہیں گرین روم میں لا کر تم پر گرین وائرس چھوڑا تھا اس سے تم اور تمہارے ساتھی ہلاک بھی ہو سکتے تھے لیکن اس گرین وائرس کو میں نے اس حد تک پھیلایا تھا کہ

تمہارے سروں پر موجود گلوبز ٹوٹ جائیں۔ جیسے ہی تمہارے گلوبز ٹوٹے میں نے گرین وائرس میں ایم ایم پی بھی شامل کر دیا جو ایک لمحے میں تمہارے پھیپھڑوں میں داخل ہو کر تمہارے دماغوں میں سرایت کر گیا اور تم اسی وقت بے ہوش ہو گئے۔ ہمارے لئے تم سب کو بے ہوشی کی حالت میں ہلاک کر دینا بے حد آسان تھا لیکن چونکہ تم نے ہماری مدد کی تھی اور ہمیں ایم سی ٹو کی غلامی سے آزاد کیا تھا اس لئے ہم نے تم سب کو زندہ رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اب تم چاہو تو ہم تمہیں سی ورلڈ ٹو سے نکال کر دور کہیں کسی ایسی جگہ پہنچا سکتے ہیں جہاں سے تم جہاں چاہو آسانی سے جا سکتے ہو"...... ای کنگ نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں تمہاری بات مان لوں گا لیکن ہم جس کام کے لئے یہاں آئے ہیں اسے پورا کر دو تو ہم خاموشی سے یہاں سے واپس چلے جائیں گے"...... میجر پرمود نے کہا۔

"کس کام کے لئے آئے ہو۔ بتاؤ مجھے"...... ای کنگ نے نرم لہجے میں کہا۔

"ہم یہاں بلیک ڈائمنڈ حاصل کرنے کے لئے آئے ہیں جسے چند کرمنلز نے تمہارے بگ کنگ تک پہنچایا تھا۔ ایم سی ٹو نے مجھے بتایا تھا کہ بگ کنگ نے وہ ڈائمنڈ تمہیں دیا ہوا ہے۔ تم مجھے وہ بلیک ڈائمنڈ دے دو تو میں یہاں سے اپنے ساتھیوں کو لے کر واپس چلا جاؤں گا۔ ورنہ......" میجر پرمود نے کہا۔

"ورنہ۔ ورنہ کیا"...... ای کنگ نے کہا۔ اس کے چہرے پر یکلخت غصے کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔

"ورنہ جس طرح میں نے اور میرے ساتھیوں نے تمہارے ایم سی ٹو کو تباہ کیا ہے اسی طرح ہم یہاں موجود تمام روبوٹس کو بھی تباہ کر دیں گے۔ سی ورلڈ ٹو کو بھی مکمل طور پر تباہ و برباد کر دیں گے۔ تم اور تمہارے باقی ساتھی بھی سلامت نہیں رہیں گے اور پھر ہم تم سے بلیک ڈائمنڈ زبردستی حاصل کر کے لے جائیں گے"...... میجر پرمود نے سخت لہجے میں کہا۔

"ہونہہ۔ میں تم سے نرمی سے پیش آ رہا ہوں اور تم مجھ سے ایسے لہجے میں بات کر رہے ہو نانسنس"...... ای کنگ نے غراتے ہوئے کہا۔

"تم جیسے بھیڑیوں سے مجھے کس انداز میں بات کرنی ہے یہ میں بخوبی جانتا ہوں"...... میجر پرمود نے سرد لہجے میں کہا۔

"سنو۔ میں تمہیں آخری موقع دے رہا ہوں۔ تم مجھے صرف ایک بات کا جواب دے دو تو میں واقعی تمہیں واپس بھجوا دوں گا"...... ای کنگ نے کہا۔

"کہا تو ہے بلیک ڈائمنڈ مجھے دے دو تو میں تمہاری ہر بات مان لوں گا"...... میجر پرمود نے کہا۔

"نہیں۔ بلیک ڈائمنڈ میں تمہیں نہیں دے سکتا۔ تمہیں اسی طرح خالی ہاتھ یہاں سے جانا پڑے گا اور میں تو اس بات پر حیران ہوں

کہ تم سب زندہ سلامت سی ورلڈ ٹو میں داخل کیسے ہو گئے تھے۔ یہاں تو باہر سے کوئی روح بھی داخل نہیں ہو سکتی اور پھر تم نے ایم سی ٹو جیسے طاقتور اور ناقابل شکست کمپیوٹر کو مات دے دی"...... ای کنگ نے کہا تو میجر پرمود بے اختیار ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ اب اسے معلوم ہو گیا تھا کہ اسے ای کنگ نے زندہ کیوں رکھا تھا اور انہیں ہوش میں کیوں لایا گیا تھا۔ وہ ان سے یہ جاننا چاہتا تھا کہ انہوں نے ایم سی ٹو کو کیسے تباہ کیا تھا۔ شاید وہ جس بلیک سیل میں موجود تھے وہاں ہونے والا ان کا اور ایم سی ٹو کا مقابلہ وہ نہیں دیکھ سکے تھے۔

"تو تم مجھ سے یہ معلوم کرنا چاہتے ہو کہ ہم نے ایم سی ٹو کو کیسے تباہ کیا ہے"...... میجر پرمود نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں۔ میں یہی جاننا چاہتا ہوں کہ تم نے آخر اس ناقابل شکست کمپیوٹرائزڈ روبوٹ کو کیسے شکست دی ہے"...... ای کنگ نے کہا۔

"یہ تو بڑا آسان ہے۔ میں نے اور میرے ساتھیوں نے اس کی آنکھوں پر وار کیا تھا۔ اس کے وجود کا کمزور ترین حصہ آنکھیں ہی تھیں جن پر بلاسٹنگ ریز نے اثر کیا اور وہ گر پڑنے پر مجبور ہو گیا۔ میں نے اس کی آنکھیں تباہ کر کے اس کی آنکھوں کے اندر مزید بلاسٹنگ ریز فائر کی تھی جس سے اس کے اندرونی بہت سے

حصے جل گئے تھے"...... میجر پرمود نے اس انداز میں بولنا شروع کر دیا جیسے وہ ای کنگ کو پوری تفصیل بتانے جا رہا ہو کہ اچانک اس نے بات روک کر سائیڈ میں موجود لیڈی بلیک کی طرف گردن موڑی جیسے وہ اسے کچھ کہنا چاہتا ہو۔ اس کے اس انداز کی وجہ سے ای کنگ جو اس سے کچھ فاصلے پر کھڑا تھا کی گردن بھی ساتھ ہی مڑی اور اس کے ساتھ ہی میجر پرمود نے یکلخت کسی چیتے کی طرح زقند بھری اور پھر اس سے پہلے کہ ای کنگ سنبھلتا یا بلاسٹنگ ریز فائر کرتا، میجر پرمود کے سر کی زوردار ٹکر کھا کر وہ چیختا ہوا فرش پر جا گرا اور اس کے ہاتھ میں موجود بلاسٹنگ لیزر گن دور جا گری جبکہ ای کنگ نے نیچے گر کر برق رفتاری سے اٹھنے کی کوشش کی لیکن میجر پرمود کی لات گھومی اور اس کے ساتھ ہی ای کنگ چیختا ہوا دیوار سے جا ٹکرایا۔ اس دوران لیڈی بلیک، وائٹ شارک اور میجر پرمود کے باقی ساتھی بھی اچھل کر کھڑے ہو گئے تھے اور پھر ان سب نے ای کنگ کو اس کی کوششوں کے باوجود سنبھلنے اور اٹھ کر کھڑے ہونے کا موقع ہی نہ دیا اور چند لمحوں میں ای کنگ کا جسم ڈھیلا پڑ گیا۔

"تم اس کا خیال رکھو۔ میں ابھی آتا ہوں"...... میجر پرمود نے کہا اور تیزی سے سامنے کی طرف دوڑتا چلا گیا۔ دیواروں کے ساتھ گرے ہوئے شٹرز غائب ہو چکے تھے اب وہاں دروازے، کھڑکیاں اور روشن دان دکھائی دے رہے تھے۔ میجر پرمود ایک

دروازے سے باہر نکلا اور اس نے سارے ایریئے کا راؤنڈ لگایا۔ یہ ایک چھوٹا سا ایریا تھا جس میں دو بڑے بڑے کمرے تھے۔ جن میں سے ایک کمرے میں ای کنگ کا آفس بنا ہوا تھا جبکہ دوسرا اس کا بیڈ روم تھا اور وہاں کوئی اور آدمی یا روبوٹ موجود نہ تھا۔ ویسے اس چھوٹے سے ایریے کا کوئی تعلق سی ورلڈ سے معلوم نہ ہوتا تھا۔ شاید اس حصے میں ای کنگ ہی رہتا تھا اور وہ تنہائی پسند معلوم ہوتا تھا۔

میجر پرمود سب سے پہلے اپنی کلائیوں میں موجود ہتھکڑیوں سے خود کو آزاد کرنا چاہتا تھا۔ اس نے ای کنگ کے آفس کی باریک بینی سے تلاشی لینی شروع کر دی۔ تلاشی کے دوران اس ای کنگ کے آفس کی ایک الماری میں اسے مکینیکل کٹ دکھائی دے گئی۔ اس نے کٹ کھولی تو اس کی آنکھوں میں یکلخت چمک ابھر آئی۔ اس کٹ میں بجلی سے چلنے والا خودکار کٹر تھا۔ اس نے یہ کٹر کٹ سے باہر نکال لیا۔ یہ سب کچھ کرنے کے لئے اسے اپنے دونوں ہاتھ ٹانگوں کے نیچے سے نکال کر سامنے لانے پڑے تھے اور اس کی وجہ سے اس کے بازو تقریباً مڑ گئے تھے اور بازوؤں میں درد کی تیز لہریں دوڑنے لگ گئی تھیں لیکن بہرحال یہ سب کچھ اسے برداشت کرنا تھا۔ اس نے اچھل کر بازو ٹانگوں کے نیچے سے نکال کر انہیں عقب کی طرف کیا اور پھر سیدھا ہو کر وہ مڑا اور دوڑتا ہوا واپس اسی روم میں آ گیا جہاں اس کے ساتھی موجود تھے۔ یہاں ای کنگ

ابھی تک بے ہوش پڑا ہوا تھا اور میجر پرمود کے ساتھی بڑے چوکنے انداز میں کھڑے تھے۔

"وائٹ شارک۔ تم میرے ساتھ آؤ اور تم سب یہیں رک کر اس کا خیال رکھو۔ اسے مرنا نہیں چاہئے اور ہوش میں بھی نہیں آنا چاہئے"...... میجر پرمود نے سخت لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... لاٹوش نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا تو میجر پرمود مڑ کر دوبارہ آفس کی طرف بڑھ گیا۔ وائٹ شارک اس کے پیچھے تھا۔

"یہ بجلی سے چلنے والا کٹر ہے۔ تم نے دونوں ہاتھ ٹانگوں سے نکال کر سامنے لانے ہیں اور پھر اس کٹر کا پلگ ساکٹ میں لگا کر تم نے اس کٹر کی مدد سے میری ہتھکڑی کا جوڑ کاٹنا ہے۔ سمجھ گئے تم"...... میجر پرمود نے وائٹ شارک سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر۔ آپ میری طرف اپنی کمر کر کے کھڑے ہو جائیں۔ میں آپ کی ہتھکڑی کاٹ دیتا ہوں"...... وائٹ شارک نے کہا تو میجر پرمود نے ویسے ہی کیا اور پھر چند لمحوں بعد اسے کٹر چلنے کی مخصوص آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی اس کے دونوں بازوؤں پر دباؤ بڑھنے لگا۔ اسے احساس تھا کہ وائٹ شارک کس انداز میں یہ سب کچھ کر رہا ہوگا لیکن اس کے سوا کوئی اور چارہ بھی نہ تھا۔ پھر تھوڑی دیر بعد کٹر چلنا بند ہو گیا۔

"اب آپ زور لگا کر اسے توڑ سکتے ہیں۔ اگر میں نے مزید کٹر

چلایا تو آپ کی کلائی کٹنے کا خطرہ ہو سکتا ہے اسی لئے میں نے کٹر آف کر دیا ہے"...... وائٹ شارک نے کہا تو میجر پرمود نے اپنے بازوؤں کو زور زور سے جھٹکے دینے شروع کر دیئے اور تھوڑی دیر بعد کٹاک کی آواز کے ساتھ ہی اس کے دونوں ہاتھ آزاد ہو گئے البتہ اس کی کلائیوں میں ہتھکڑیاں ویسے ہی موجود تھیں۔ میجر پرمود نے دونوں ہاتھ سامنے کئے اور پھر اس نے اپنے ہاتھ کی ایک انگلی سے دوسرے ہاتھ کی کلائی میں موجود ہتھکڑی کے کٹے ہوئے لاک کو پریس کیا تو کٹاک کی آواز کے ساتھ ہتھکڑی کا یہ حصہ کھل گیا۔ اس طرح میجر پرمود نے دوسری ہتھکڑی کھولی اور پھر اس نے کٹر لے کر وائٹ شارک کی ہتھکڑی کو کاٹنا شروع کر دیا۔ کچھ ہی دیر میں وائٹ شارک کے ہاتھ بھی ہتھکڑیوں سے آزاد ہو چکے تھے۔

"اپنے باقی ساتھیوں کو لے آؤ تاکہ ان کی ہتھکڑیاں بھی کاٹی جا سکیں اور ای کنگ کو بھی یہاں لے آنا"...... میجر پرمود نے کہا تو وائٹ شارک تیزی سے مڑا اور کمرے سے نکلتا چلا گیا۔ وائٹ شارک کے جانے کے بعد میجر پرمود ای کنگ کے آفس کی ٹیبل کی درازیں کھول کر ان کی تلاشی لینے میں مصروف ہو گیا۔ لیکن وہاں اسے کوئی کام کی چیز نہ ملی۔ کچھ ہی دیر میں وائٹ شارک، ای کنگ کو اٹھائے اندر آ گیا۔ اس کے ساتھ باقی سب ساتھی بھی تھے۔

"وائٹ شارک۔ سب سے پہلے الماری سے ہتھکڑی نکال کر ای کنگ کے ہاتھوں میں ڈال دو اور پھر باری باری اپنے ساتھیوں کی

ہتھکڑیاں بھی کاٹ دو"...... میجر پرمود نے کہا تو وائٹ شارک نے اس کی حکم پر عمل کرنا شروع کر دیا اور پھر تھوڑی ہی دیر میں نہ صرف ای کنگ اسی طرح بندھا ہوا تھا جس طرح اس نے ان سب کو ہتھکڑیوں سے باندھا تھا جبکہ لیڈی بلیک اور اس کے سارے ساتھی ہتھکڑیوں سے آزاد ہو چکے تھے۔

"بلاسٹنگ ریز گن اٹھا لائے ہو وہاں سے"...... میجر پرمود نے وائٹ شارک سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"یس سر"...... وائٹ شارک نے کہا اور اس نے جیب سے بلاسٹنگ ریز گن نکال کر میجر پرمود کی طرف بڑھا دی۔ اس دوران اچانک ای کنگ کے جسم میں حرکت کے آثار پیدا ہوئے۔ وہ ہوش میں آ رہا تھا۔ کچھ ہی دیر میں اسے ہوش آ گیا اور پھر اس نے ہوش میں آتے ہی جیسے ہی اٹھنے کی کوشش کی تو اسے معلوم ہو گیا کہ وہ بندھا ہوا ہے۔

"کیا مطلب۔ یہ سب کیا ہے۔ مجھے کس نے باندھا ہے اور تم آزاد کیسے ہو گئے۔ کیا تم جادوگر ہو"...... ای کنگ نے ہوش میں آتے ہی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سنو ای کنگ۔ تمہیں بلیک ڈائمنڈ کے بارے میں بتانا ہو گا ورنہ تمہارا انجام انتہائی عبرتناک ہو سکتا ہے۔ البتہ یہ میرا وعدہ ہے کہ اگر تم بلیک ڈائمنڈ بغیر تشدد کے میرے حوالے کر دو گے تو میں تمہیں زندہ چھوڑ دوں گا"...... میجر پرمود نے سرد لہجے میں کہا۔

"بلیک ڈائمنڈ۔ یہاں کوئی بلیک ڈائمنڈ نہیں ہے۔ بلیک ڈائمنڈ بگ کنگ کے پاس ہے اور بگ کنگ سی ورلڈ ون میں موجود ہے"...... ای کنگ نے کہا۔

"تم جھوٹ بول رہے ہو۔ ایم سی تو مجھے بتا چکا ہے کہ بگ کنگ نے بلیک ڈائمنڈ تمہیں یہاں محفوظ کرنے کا حکم دیا تھا۔ جس گن میں اسے ایڈجسٹ کر کے سیٹلائٹ پر بھیجا جاتا ہے وہ یہاں کسی سیکشن میں تیار ہو رہی ہے۔ تمہارے لئے بہتر ہے کہ تم بلیک ڈائمنڈ مجھے دے دو"...... میجر پرمود نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں درست کہہ رہا ہوں۔ یہاں کوئی بلیک ڈائمنڈ نہیں ہے"...... ای کنگ نے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔

"بولو۔ کہاں ہے بلیک ڈائمنڈ"...... میجر پرمود نے غراتے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھ ہی اس کا زوردار تھپڑ ای کنگ کے چہرے پر پڑا اور پھر تو جیسے میجر پرمود نے اس کے منہ پر تھپڑوں کی بارش کر دی لیکن ای کنگ مسلسل یہی چیختا رہا کہ اس کے پاس کوئی بلیک ڈائمنڈ نہیں ہے۔

"میں سچ کہہ رہا ہوں۔ میں سچ کہہ رہا ہوں"...... ای کنگ نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا لیکن میجر پرمود نے بغیر کچھ کہے اس مرتبہ الیکٹرک کٹر سے اس کی انگلیاں کاٹ دیں اور کمرہ ای کنگ کے حلق سے نکلنے والی چیخوں سے گونج اٹھا۔ وہ بری طرح دائیں بائیں سر مار رہا تھا کہ اچانک اس کے جسم نے ایک زوردار

جھٹکا کھایا اور اس کے ساتھ ہی اس کا جسم یکلخت ڈھیلا پڑتا چلا گیا۔ میجر پرمود نے کٹر ہٹایا تو وائٹ شارک نے اس کے ہاتھ سے کٹر لے لیا۔ میجر پرمود نے ای کنگ کی آنکھیں کھول کر دیکھیں تو وہ چونک پڑا کیونکہ ای کنگ کی آنکھیں بے نور ہو چکی تھیں۔

"اوہ۔ میں سمجھا کہ یہ بے ہوش ہوا ہے لیکن یہ تو ہلاک ہو گیا ہے"...... میجر پرمود نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں اور میرا خیال ہے کہ یہ واقعی سچ بول رہا تھا"۔ کیپٹن توفیق نے کہا۔

"نہیں۔ ایم سی تو ایک کمپیوٹر ہے اور وہ وہی بات بولتا ہے جو اس کی میموری میں فیڈ کی گئی ہو۔ اس نے کہا تھا کہ بلیک ڈائمنڈ ای کنگ کے پاس ہے تو بلیک ڈائمنڈ اسی کے پاس ہوگا"...... میجر پرمود نے کہا اور اس کے ساتھ ہی ایک بار پھر بلیک ڈائمنڈ تلاش کرنے کے لئے اس کے آفس کی تلاشی لینے لگا۔ لیکن انتہائی باریک بینی سے تلاشی لینے کے باوجود بلیک ڈائمنڈ اسے کہیں نہ ملا تو اس نے باہر جانے کا راستہ تلاش کرنے کے لئے دیواروں کا جائزہ لینا شروع کر دیا لیکن ہر دیوار ہارڈ میٹل سے بنی ہوئی تھی اور بظاہر اس میں کوئی دروازہ بھی نہ تھا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ہمیں کسی اور راستے سے اس سیکشن میں جانا پڑے گا جہاں اب ڈی کنگ اور ایس کنگ موجود ہیں۔ ای کنگ نے تو بلیک ڈائمنڈ کے بارے میں کچھ نہیں بتایا لیکن ڈی

گنگ یا پھر ایس گنگ ضرور بتا دیں گے"...... تھوڑی دیر بعد میجر پرمود نے کہا۔

"راستہ ہی تو نہیں مل رہا"...... لیڈی بلیک نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ بظاہر تو ہماری تمام جدوجہد ناکام رہی ہے۔ اب کیا کیا جا سکتا ہے"...... میجر پرمود نے تھک ہار کر کہا۔ جواب میں سب خاموش رہے۔ ان سب کے چہرے بھی مایوسی سے لٹکے ہوئے تھے اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ اس آفس سے نکل کر راہداری کی طرف بڑھنے لگے۔

سی ورلڈ ون کے مین کنٹرول روم میں اس وقت کافی گہما گہمی دکھائی دے رہی تھی۔ وہاں بے شمار افراد سفید ایپرن پہنے مشینوں پر کام کر رہے تھے۔ انسانوں کے ساتھ ساتھ ہر طرف مشینی روبوٹس بھی دکھائی دے رہے تھے جو مشینوں کو کنٹرول کرنے کے ساتھ ساتھ مختلف کام کرنے میں مصروف تھے۔

مین کنٹرول روم کا چیف ایک ادھیڑ عمر آدمی جس کا نام کروک تھا ایک چھوٹے سے کیبن میں بیٹھا ہوا تھا۔ یہ سی ورلڈ کے تمام سیکشنوں کو کنٹرول کرتا تھا اور سیکشن سیکورٹی آفیسر بگ گنگ کے بعد اسی کے احکامات پر عمل کرتے تھے۔ اسے وہاں کام کرتے ہوئے کافی دیر ہو گئی تھی کہ ایک تیز سیٹی کی آواز سنتے ہی وہ چونک پڑا۔ یہ آواز ایک سائیڈ میں دیوار کے ساتھ لگی ہوئی چھوٹی سی مشین سے آ رہی تھی۔ اس مشین کا تعلق براہ راست ایم سی ون سے تھا۔ کروک نے جلدی سے میز پر پڑے ہوئے ایک انٹر کام نما آلے کا

جس پر بے شمار بٹن تھے ایک بٹن دبا دیا۔

"ہیلو مین کنٹرول سیکشن۔ ایم سی ون کالنگ یو"...... ایم سی.ون کی مشینی آواز سنائی دی۔

"یس چیف آف مین کنٹرول روم کروک انٹنڈنگ یو"۔ کروک نے کرخت لہجے میں جواب دیا کیونکہ بہرحال ماسٹر کمپیوٹر ایم سی ون اور ایم سی ٹو دونوں اسی کے ماتحت تھے۔

"سنو کروک۔ سی ورلڈ ون پر ایم سی ون یعنی میں نے مکمل کنٹرول حاصل کر لیا ہے۔ بگ کنگ اور اس دشمن گروپ کو سی ورلڈ ون سے باہر سمندر میں پھینک دیا گیا ہے۔ جہاں وہ اب تک ہلاک ہو چکے ہوں گے۔ بگ کنگ کا کنٹرول ختم ہو چکا ہے۔ اب ہیڈکوارٹر پر صرف اور صرف میرا کنٹرول ہے اور اس لمحے کے بعد جس نے بھی ایم سی ون کا حکم نہ مانا اسے ہلاک کر دیا جائے گا۔ اس بات کو نوٹ کر لو اور اس بارے میں اپنے تمام ساتھیوں کو بھی آگاہ کر دو۔ ایم سی ون کے احکامات پر عمل نہ کرنے والے کا انجام انتہائی بھیانک اور خوفناک ہو گا۔ اوور"...... ایم سی ون نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

کروک حیرت سے منہ کھولے بت بنا بیٹھا ہوا تھا۔ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کے کان بج رہے ہوں۔ دماغ سائیں سائیں کر رہا تھا۔ بگ کنگ ہلاک ہو گیا تھا اور روبوٹ ایم سی ون نے سی ورلڈ ون کا سارا کنٹرول سنبھال لیا۔ یہ سب کچھ کیسے ممکن ہو

سکتا ہے۔ کوئی بات اس کی سمجھ میں نہ آ رہی تھی۔ وہ اس طرح بت بنا بیٹھا ہوا تھا کہ میز پر رکھے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ کروک نے چونک کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ کروک بول رہا ہوں"...... اس نے خواب جیسے انداز میں بولتے ہوئے کہا۔

"میں زیرو سرکل سے جیکل بول رہا ہوں۔ تمہیں خبر ملی ہے۔ ایم سی ون نے ہیڈکوارٹر پر قبضہ کر لیا ہے"...... دوسری طرف سے ایک حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"ہاں۔ ابھی ابھی پتہ چلا ہے لیکن یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ ایسا ہونا تو ناممکن ہے"...... کروک نے کہا۔

"ہاں۔ واقعی بظاہر ایسا ہونا ناممکن ہے۔ لیکن اب ایسا ہو چکا ہے۔ میں نے وہ فلم دیکھی ہے۔ جس کے ذریعے مجھے اس ساری حقیقت کا علم ہوا ہے"...... جیکل نے کہا۔

"اوہ۔ مجھے بتاؤ کہ یہ سب کیا ہوا ہے اور کیسے ہوا ہے۔ ساری تفصیل سے آگاہ کرو مجھے"...... کروک نے چونکتے ہوئے پوچھا اور جیکل نے بگ کنگ کی عمران اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ بات چیت اس کے بعد ان کے درمیان ہونے والی لڑائی اور آخر میں کنٹرولنگ ریسٹ واچ اور پیڈ کے جل جانے کی تفصیل بتا دی۔

"اس طرح کنٹرولنگ واچ اور پیڈ کے جلتے ہی ایم سی ون کو مکمل کنٹرول حاصل کرنے کا موقع مل گیا اور اس نے نہ صرف

کنٹرول حاصل کر گیا بلکہ ان سب کو اس کمرے کا فرش کھول کر نیچے سمندر میں گرا دیا"...... جیکل نے تفصیل بتانے کے بعد آخر میں کہا۔

"ہونہہ۔ تو یہ سب ہوا ہے"...... کروک نے کہا۔

"ہاں۔ اور اب تم تو جانتے ہی ہو کہ اس قدر گہرائی میں جب یہ سمندر میں گرے ہوں گے تو ان کا کیا حال ہوا ہو گا۔ زیادہ سے زیادہ دس پندرہ منٹوں میں ان کا پورا جسم تڑ مڑ گیا ہو گا۔ پانی کے بے پناہ دباؤ نے ان کی ہڈیوں کو بھی توڑ دیا ہو گا اور ان کی لاشیں شارکس کھا چکی ہوں گی"...... جیکل نے کہا۔

"لیکن ایم سی ون بہرحال ایک کمپیوٹر ہے۔ وہ کیسے سی ورلڈ کو کنٹرول کر سکتا ہے۔ اگر بگ کنگ ہلاک ہو چکا ہے تو ابھی ای کنگ، ڈی کنگ اور ایس کنگ تو زندہ ہیں ان میں سے بھی تو کوئی ایک بگ کنگ کی جگہ لے سکتا ہے۔ سی ورلڈ ایک بین الاقوامی تنظیم ہے۔ اس کے مخصوص مقاصد اور مفادات ہیں۔ اس تنظیم نے پوری دنیا پر قبضہ کرنا ہے۔ اس طاقتور اور ناقابل شکست تنظیم کا چیف ایک کمپیوٹر کیسے ہو سکتا ہے"...... کروک نے غصیلے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں تمہارے جذبات کو سمجھتا ہوں۔ تمہیں تو معلوم ہے کہ ایم سی ون روبوٹ کی ایجاد حیرت انگیز ہے۔ یہ روبوٹ انسانوں کی طرح سوچتا ہے۔ منصوبہ سازی کرتا ہے اور اپنے بنائے ہوئے ہر

پلان پر خود ہی عمل کر سکتا ہے۔ یہ ذہنی اور عملی کارکردگی کے لحاظ سے ہم سب سے زیادہ تیز رفتار ہے"...... جیکل نے کہا۔

"لیکن کم از کم میں اس کی حکومت برداشت نہیں کر سکتا یہ سی ورلڈ سے غداری ہے سراسر غداری ہے"...... کروک نے غصیلے اور مضبوط لہجے میں کہا۔

"تو پھر تم بتاؤ کہ اب کیا کیا جا سکتا ہے"...... جیکل نے کہا۔

"تم میرے پاس آ جاؤ پھر سوچتے ہیں کہ کیا ہو سکتا ہے"۔ کروک نے ایک لمحہ سوچنے کے بعد کہا اور رسیور رکھ دیا اس کے ذہن میں بھونچال سا آیا ہوا تھا۔ تھوڑی دیر بعد ایک لمبا تڑنگا نوجوان اندر داخل ہوا۔

"میں آ گیا ہوں اب بتاؤ کیا کرنا ہے"...... آنے والے نوجوان نے کہا۔ یہ جیکل تھا اس کا نمبر ٹو۔

"آؤ بیٹھو"...... کروک نے کہا تو وہ خاموشی سے کرسی پر بیٹھ گیا۔

"دیکھو۔ سی ورلڈ کا کنٹرول ہم نے ایم سی ون سے واپس لینا ہے کیا اس کام میں تم میرا ساتھ دو گے"...... کروک نے کہا۔

"ہاں۔ یقیناً دوں گا ہم کسی روبوٹ کو اپنا بگ کنگ تسلیم نہیں کر سکتے"...... جیکل کہا۔

"تو پھر ہمیں فوری طور اس کے خلاف کارروائی کرنی پڑے گی۔ میرا خیال ہے۔ ہم دونوں فوری طور پر مین کنٹرول روم میں چلتے

ہیں اور ایم سی ون سے لنکڈ مین کنٹرولنگ مشین کو ہی آف کر دیتے ہیں۔ جیسے ہی مین مشین آف ہو گی۔ ایم سی ون ساکت ہو جائے گا اور پھر ہم اس مشین میں اپنے مطلب کا ڈیٹا فیڈ کر سکتے ہیں۔ ایک بار مشین میں ڈیٹا فیڈ ہو گیا تو پھر ایم سی ون کو ہمارا غلام بننا پڑے گا۔ ہم جو بھی کہیں گے اسے ماننا پڑے گا۔ ای کنگ، ڈی کنگ اور ایس کنگ اس وقت سی ورلڈ تو میں ہیں۔ اگر ہم مین کنٹرولنگ مشین میں رد و بدل کر دیں تو وہ تینوں سی ورلڈ تو تک ہی محدود ہو کر رہ جائیں گے اور یہاں کا سارا کنٹرول ہمارے ہاتھوں میں ہو گا۔ اس کے بعد سی ورلڈ تو کو بھی ہمارے احکامات پر ہی عمل کرنا ہو گا۔ جن میں ای کنگ، ڈی کنگ اور ایس کنگ بھی شامل ہوں گے اور پھر کوئی بھی ہمارے کسی بھی حکم کو رد نہیں کر سکے گا"...... کروک نے کہا۔

"لیکن مین کنٹرول روم میں ہم جائیں گے کیسے۔ وہاں انتہائی سخت سیکورٹی ہے اور وہاں کوئی داخل نہیں ہو سکتا۔ یہ تو طے ہے۔ اس لئے کوئی اور تجویز سوچو"...... جیکل نے کہا۔

"میں بتاتا ہوں۔ اس کا ایک طریقہ ہے۔ یہ ایم سی ون کنٹرولنگ مشین کے ٹرانسمیٹر سسٹم کے تحت چلتا ہے۔ سگنل مسلسل مشین سے تھرو ہوتے ہیں اور ایم سی ون بھی جوابی سگنلز مشین میں تھرو کرتا ہے۔ ہم ان سگنلز کو ختم کر دیں یا پھر ایم سی ون کی گردن کے پیچھے لگے ہوئے سگنل ریسور کو توڑ دیں تو ایم سی ون بے بس ہو

جائے گا"...... کروک نے کہا۔

"اوہ ویری گڈ۔ یہ سب سے اچھی ترکیب ہے"...... جیکل نے خوش ہو کر کہا۔

"لیکن اس میں ایک مسئلہ ہے"...... کروک نے کہا۔

"کیسا مسئلہ"...... جیکل نے پوچھا۔

"ایم سی ون کی گردن کے پیچھے لگا ہوا سگنل ریسور توڑنے کے لئے ہمیں اس کے پاس جانا پڑے گا اور اس کی دیکھنے کی صلاحیت بے حد پاورفل ہے وہ ایک ساتھ اپنے آگے اور پیچھے دونوں جانب نظر رکھ سکتا ہے۔ ہم اس کے پاس گئے تو وہ ہمیں کسی بھی صورت میں زندہ نہیں چھوڑے گا"...... کروک نے کہا۔

"اوہ۔ واقعی اس پہلو پر تو میں نے سوچا ہی نہ تھا"...... جیکل نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی اور ترکیب سوچی جاتی اچانک وہی مشین جس کا تعلق ایم سی ون سے تھا جاگ اٹھی اور اس میں سے سیٹی کی آواز نکلی تو وہ دونوں بری طرح چونک پڑے۔

"ایم سی ون بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے ایم سی ون کی مشینی آواز سنائی دی۔

"یس۔ ایم سی ون۔ بولو"...... کروک نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں نے تم دونوں کی باتیں سن لی ہیں۔ تم دونوں ایم سی ون

یعنی مجھے ناکارہ اور تباہ کرنے کا سوچ رہے ہو۔ مطلب یہ کہ تم دونوں مجھ سے غداری کرنا چاہتے ہو۔ اس لئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ اب تم دونوں زندہ نہیں رہو گے۔ میں تم دونوں کو موت کی سزا سناتا ہوں"...... ایم سی ون کی کرخت آواز سنائی دی۔ اس سے پہلے کہ کروک اور جیکل کچھ کہتے اسی لمحے چھت میں ایک سوراخ ہوا اور اس میں سے تیز سرخ رنگ کی شعاع سی نکلی اور دوسرے لمحے وہ دونوں سرخ روشنی میں نہاتے چلے گئے۔ ایک لمحے کے لئے ان کے جسموں کے رنگ سرخ ہوئے پھر بھک کی تیز آواز سنائی دی اور دونوں ایک ساتھ کرسیوں پر بیٹھے بیٹھے جل کر راکھ ہو گئے۔ ان دونوں کے راکھ بنتے ہی چھت سے نکلنے والی سرخ روشنی ختم ہو گئی تھی۔ سرخ روشنی نے وہاں موجود ان دونوں کو زندہ جلا دیا تھا جبکہ وہاں موجود دوسری کسی بھی چیز کو کوئی نقصان نہ پہنچا تھا۔

پھر تھوڑی ہی دیر گزری ہو گی کہ اچانک مین کنٹرول روم کا بیرونی دروازہ کھلا اور ایم سی ون اور اس کے پیچھے لاتعداد روبوٹس اندر داخل ہوئے۔ ایم سی ون اور دوسرے روبوٹس کو اس طرح مین کنٹرول روم میں داخل ہوتے دیکھ کر وہاں کام کرنے والے افراد بری طرح سے چونک پڑے۔ روبوٹس کے ہاتھوں میں بلاسٹنگ ریز گنیں تھیں۔

"ہر طرف پھیل جاؤ اور یہاں جتنے بھی افراد موجود ہیں ان سب کو ہلاک کر دو۔ یہاں کام کرنے والے انسانوں کے ساتھ

روبوٹس کو بھی ختم کرو اور ان کی جگہ لے کر سارے کنٹرول روم پر قبضہ حاصل کر لو"...... ایم سی ون نے چیختے ہوئے کہا اور اس کی بات سن کر وہاں کام کرنے والے تمام افراد بری طرح سے چونک پڑے۔ ایم سی ون کا حکم سنتے ہی اس کے ساتھ آنے والے روبوٹس تیزی سے آگے بڑھے اور انہوں نے مین کنٹرول روم میں تیزی سے پھیلنا شروع کر دیا۔ دوسرے لمحے مین کنٹرول روم یکلخت تیز انسانی چیخوں اور زور دار دھماکوں کی آوازوں سے گونج اٹھا۔ ایم سی ون کے ماتحت روبوٹس نے اچانک ہی مین کنٹرول روم میں کام کرنے والے افراد پر بلاسٹنگ ریز گنوں سے حملہ کر دیا تھا اور بلاسٹنگ ریز گنوں سے نکلنے والی ریز جس انسان پر پڑتی تھی وہ ایک دھماکے سے پھٹ جاتا تھا اور اس کے ٹکڑے بکھر جاتے تھے۔ آنے والے روبوٹس نے ایم سی ون کے حکم کے تحت کنٹرول روم میں کام کرنے والے روبوٹس کو بھی تباہ کرنا شروع کر دیا تھا اور چونکہ یہاں موجود روبوٹس نہتے تھے اس لئے وہ بھلا ان مسلح روبوٹس کا کیسے مقابلہ کر سکتے تھے۔ اس لئے انسانوں کے ساتھ ساتھ ان کی تعداد بھی تیزی سے کم ہوتی چلی جا رہی تھی۔

عمران کو وہاں سے گئے ہوئے ابھی تھوڑی ہی دیر گزری ہو گی کہ اچانک ایک سائیڈ میں رکھی ہوئی مشین سے سیٹی کی تیز آواز سنائی دی تو وہ سب تیزی سے اس مشین کی طرف مڑ گئے۔ مشین کے اوپر لگی ہوئی اسکرین روشن ہو گئی تھی اور اس پر ایک عجیب ساخت کی آبدوز تیزی سے پانی میں چلتی ہوئی نظر آ رہی تھی۔

"ہیلو گریگ۔ کمانڈر اینڈرس فرام سب مشین تھرٹین کالنگ۔ اوور"...... اچانک مشین سے ایک آواز سنائی دی تو اور وہ سب ایک دوسرے کو دیکھنے لگے کہ اب اس کال کا کیا جواب دیا جائے پھر صفدر آگے بڑھا اور اس نے مشین کے مختلف بٹنوں کو غور سے دیکھنا شروع کر دیا۔ ہر بٹن کے نیچے اس کی کارکردگی کے بارے میں الفاظ لکھے ہوئے موجود تھے۔ پھر ایک بٹن پر اس کی نظر پڑ گئی جس کے نیچے کال کے الفاظ لکھے ہوئے تھے۔ اس نے بٹن پریس کر دیا۔

"یس۔ گریگ اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... صفدر نے منہ پر ہاتھ رکھ کر کہا۔

"کیا بات ہے۔ تمہاری آواز کو کیا ہوا ہے۔ کچھ بدلی بدلی سی معلوم ہو رہی ہے۔ اوور"...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"ہاں میری طبیعت کچھ خراب ہے۔ اوور"...... صفدر نے اسی طرح بھنچے بھنچے لہجے میں کہا۔

"اوہ اچھا۔ کمانڈر مائیکل کہاں ہے۔ اس نے ہمیں سپیشل کال کر کے بلایا ہے۔ کیا کوئی خاص بات ہے۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"معلوم نہیں۔ کمانڈر مائیکل نے بلایا ہے تو پھر کچھ خاص بات ہی ہو گی اور کمانڈر مائیکل نیچے میٹنگ روم میں جنرل میٹنگ کرنے گئے ہیں ان کے ساتھ کچھ اور بھی کمانڈر موجود ہیں۔ اوور"۔ صفدر نے بات بناتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ہم پہنچ رہے ہیں"...... اور اس کے ساتھ ہی دوسری طرف سے اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ ختم کر دیا گیا۔ صفدر نے بھی بٹن دبا دیا۔ اسی لمحے عمران اندر داخل ہوا۔

"کیا ہو رہا ہے"...... عمران نے دروازے میں سے ہی ہانک لگائی اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا اس مشین کے قریب پہنچ گیا جس کی اسکرین پر آبدوز اب بھی نظر آ رہی تھی۔ صفدر نے اسے ساری

بات بتا دی۔

"ہاں میں نے ہی نزدیکی آبدوز کو کمانڈر مائیکل کی آواز میں کال کر کے انہیں یہاں آنے کا کہا تھا۔ اب کسی آبدوز کے بغیر سی ورلڈ پہنچنا ناممکن ہے، یہ آبدوز ہمارے کام آئے گی۔ کیونکہ ہم نے واپس سی ورلڈ پہنچنا ہے"...... عمران نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"لیکن یہ آبدوز کہاں آئے گی اور اس میں کتنے افراد ہوں گے"...... صفدر نے کہا۔

"جہاں بھی پہنچی بہرحال یہ لوگ یہیں آئیں گے۔ آؤ ہم اس زیرو سیل میں لیٹ جاتے ہیں۔ ان لاشوں کو گھسیٹ کر دروازے کے دوسری طرف پھینک دو۔ دروازہ کھلا رہے گا۔ سب کمانڈرز کے ریوالور ہاتھوں میں لے لو۔ کچھ وقفہ ہمیں مل جائے گا۔ پھر ان کا خاتمہ آسان ہو گا"...... عمران نے کہا اور پھر اس کی تجویز کے مطابق تمام لاشیں گھسیٹ کر دروازے کی دوسری طرف بڑے ہال میں پھینک دی گئیں البتہ ان کے ریوالور صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر نے لے لئے۔ کمانڈر مائیکل کا ریوالور عمران کے ہاتھوں میں تھا۔ وہ مطمئن تھا اور پھر شیشے کا دروازہ کھول کر وہ سب پہلے کی طرح بگ کنگ کے ساتھ لیٹ گئے۔ البتہ ان ان کے چہروں کے رخ دروازے کی طرف ہی تھے۔

مشین کی اسکرین پر اب بھی آبدوز نظر آ رہی تھی۔ لیکن اب وہ ایک جگہ آ کر رک گئی تھی اور اب اس کے چاروں طرف لکڑی کا

ایک بڑا کیبن سا نظر آ رہا تھا یہ کیبن شاید اس کمرے کے نیچے کہیں موجود تھا۔ آبدوز کا ڈھکن کھلا اور پھر ایک لمبا تڑنگا نوجوان باہر آ گیا۔ اس کے بعد چار اور افراد باہر نکلے۔ وہ سب ایکریمین بحریہ کی یونیفارم میں تھے پہلے نکلنے والے کے سینے پر کیپٹن کا بیج موجود تھا۔ آخری آدمی نے باہر نکلتے ہی آبدوز کا دروازہ بند کر دیا اور پھر وہ کیبن کی ایک سائیڈ کی طرف بڑھے۔ اسی لمحے مشین آف ہو گئی اور اسکرین بھی تاریک ہو گئی۔ وہ خاموش پڑے یہ سب کچھ دیکھتے رہے۔

چند لمحوں بعد اس کمرے کا فرش ایک کونے سے خود بخود ہٹ گیا اور پھر اسی کیپٹن کا سر باہر دکھائی دیا۔ دوسرے لمحے وہ باہر اس کمرے میں پہنچ گیا۔ البتہ اس کی آنکھیں حیرت سے خالی کمرے اور فرش پر پڑے ہوئے خون کو دیکھ رہی تھیں۔ دیکھتے ہی دیکھتے اس کے تین ساتھی بھی باہر آ گئے۔ آخری آدمی نے باہر آتے ہی ایک سائیڈ پر زور سے پیر مارا تو فرش برابر ہو گیا۔

"یہ کیا ہوا کیپٹن اینڈرس۔ گریگ بھی موجود نہیں ہے اور یہ اتنا خون۔ اور یہ دروازے کی طرف جا رہا ہے۔ زیرو سیل کا دروازہ بھی کھلا ہوا ہے"...... ایک آدمی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور عمران نے کیپٹن اینڈرس کا ہاتھ تیزی سے جیب کی طرف جاتے دیکھا تو اس نے یکلخت اپنا بازو سیدھا کیا اور دوسرے لمحے کمرہ یکے بعد دیگرے چار دھماکوں اور ساتھ ان چاروں کی چیخوں سے

گونج اٹھا۔ عمران کے ریوالور سے نکلنے والی چاروں گولیاں بالکل صحیح نشانوں پر پڑی تھیں اور وہ چاروں فرش پر پڑے تڑپ رہے تھے۔ اس کے ساتھ ہی عمران اور اس کے ساتھی اٹھے اور تیزی سے دوڑتے ہوئے ان کی طرف بڑھ گئے۔

"ان کی جیبوں سے اسلحہ نکال لو۔ جلدی کرو۔ اگر ایکریمین بحریہ کو اس ساری کارروائی کی بھنک پڑ گئی تو پوری فوج ہم پر چڑھ دوڑے گی"...... عمران نے کہا اور پھر جلدی سے اس نے اس جگہ جا کر پیر مارا جہاں آبدوز سے آنے والے آخری آدمی نے پیر مارا تھا۔ اس کے پیر مارتے ہی فرش ایک طرف ہٹ گیا اور لکڑی کی سیڑھیاں نیچے جاتی دکھائی دیں جو ایک بڑے کیبن میں جا کر ختم ہوتی تھیں۔ یہ کیبن لکڑی کا بنا ہوا تھا اور اس کے درمیان میں ایک بڑے سے تالاب کے اندر آبدوز کھڑی تھی۔

"بگ کنگ کو اٹھا لاؤ۔ اور جولیا تم انجکشنوں کا باکس لے لو۔ ہری اپ"...... عمران نے پیچھے مڑ کر اپنے ساتھیوں سے کہا اور سیڑھیاں اترتا چلا گیا۔

تھوڑی ہی دیر بعد وہ آبدوز کے اندر تھا۔ آبدوز چھوٹی تھی۔ یہ پٹرولنگ آبدوز تھی جو بحریہ کی طرف سے معمول کا گشت لگاتی رہتی تھی۔ جب سب لوگ بگ کنگ سمیت آبدوز میں پہنچ گئے تو عمران نے آبدوز کو سمندر کی گہرائی میں اتارنا شروع کر دیا۔

تھوڑی دیر بعد عمران نے آبدوز کو تیزی سے آگے بڑھانا

شروع کر دیا۔ آبدوز کا گہرائی بتانے والا میٹر سمندر کی گہرائی بتا رہا تھا اور اس میٹر کے لحاظ سے وہ خاصی گہرائی میں تھی۔ عمران کو لاشعوری طور پر اس گہرائی کا اندازہ تھا جہاں انہیں سمندر میں پھینکا گیا تھا۔ چنانچہ وہ آبدوز کو اور زیادہ گہرائی میں لے گیا اور پھر اچانک اسے ایک خیال آیا کہ اسی آبدوز کے ذریعے ہی انہیں سب اسٹیشن پر پہنچایا گیا ہوگا۔ اگر ایسا ہی تھا تو لازماً آبدوز کے کمپیوٹر ڈیٹا میں سارے واقعے کی تفصیل کیپٹن اینڈرس نے درج کر دی ہوگی۔ اس نے کمپیوٹر مشین آن کی اور پھر اس پر درج تفصیلات چیک کرنے لگا۔ مشین میں آبدوز کی رفتار، اس کی سمندر میں گہرائی اور فیول ایڈجسٹمنٹ کے ساتھ ساتھ اس بات کی بھی ساری تفصیل درج تھی کہ وہ سمندر کے کس کس حصے میں سفر کرتی ہوئی پہنچی تھی اور سمندر میں کہاں کہاں رکی تھی اور کتنی دیر کے لئے رکی تھی اور پھر اس کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی۔ کیپٹن اینڈرس نے نہ صرف یہ واقعہ درج کیا تھا بلکہ اس نے اس کو انتہائی حیرت انگیز واقعہ قرار دیتے ہوئے اس جگہ کی نشاندہی بھی کی تھی۔ جہاں سے اس نے اجنبیوں کو اٹھایا تھا۔

اس جگہ کے متعلق مکمل تفصیل درج تھی۔ اب عمران کے لئے خاصی آسانی پیدا ہو گئی اور وہ آبدوز کو لئے اس طرف بڑھنے لگا۔ شمال مشرق کی طرف خاصا لمبا سفر طے کرنے کے بعد وہ ان چٹانوں کے قریب پہنچ گیا۔ یہ چٹانیں انتہائی وسیع رقبے میں پھیلی

ہوئی تھیں اور خاصی بلندی تک چلی گئی تھیں۔ عمران نے چٹانوں کے قریب پہنچ کر آبدوز کو روک دیا۔

"اب اس بگ کنگ کو ہوش میں لاؤ تاکہ اب اس سے مزید معلومات حاصل کی جا سکیں"...... عمران نے آبدوز کے نظام کو فکس کر کے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے فرش پر پڑے ہوئے بگ کنگ کے بازو میں انجکشن لگانے کے لئے باکس اٹھایا۔

"ٹھہرو۔ اس کے بازو پیچھے کر کے باندھ دو"...... عمران نے صفدر سے کہا اور پھر صفدر نے نہ صرف بگ کنگ کے بازو پیچھے کی طرف باندھ دیئے بلکہ اسے ایک کرسی پر بٹھا کر اچھی طرح باندھ بھی دیا۔

"ہاں اب لگاؤ اسے انجکشن"...... عمران نے کہا اور خود اس نے ایک باکس کھول کر اس میں سے چمک دار شیشوں والی عینک نکالی اور اسے کرسی پر بیٹھے ہوئے بگ کنگ کی آنکھوں پر چڑھا دیا اور یہ انفراریڈ عینک تھی جو آبدوز کا کیپٹن مخصوص حالات میں استعمال کرتا تھا۔ انفراریڈ شعاعوں والی عینک ہپناٹزم کی لہروں کو زیرو کر دیتی تھی اس لئے اس عینک کے لگانے کے بعد بگ کنگ ہپناٹزم کا استعمال نہ کر سکتا تھا۔ البتہ اسے نظر اسی طرح آئے گا جس طرح عام آنکھوں سے دیکھا جاتا ہے۔ جولیا نے اس دوران بگ کنگ کو انجکشن لگا دیا تھا۔ چنانچہ تھوڑی ہی دیر بعد بگ کنگ کے جسم میں

حرکت پیدا ہوئی اور پھر ایک جھٹکے سے اس کی ڈھلکی ہوئی گردن تن گئی۔

"میں کہاں ہوں"...... بگ کنگ نے حیرت سے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"تم اس وقت ایکریمین بحریہ کی ایک آبدوز میں ہو۔ جو تمہارے سی ورلڈ کے قریب سمندر کے اندر موجود ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور بگ کنگ نے چونک کر عمران کی طرف دیکھا۔ وہ چند لمحے خاموش بیٹھا اسے دیکھتا رہا پھر ایک جھٹکے سے اس نے گردن موڑ دی۔

"تمہارا ہپناٹزم بیکار ہو چکا ہے۔ تمہاری آنکھوں پر انفراریڈ عینک ہے۔ اس لئے دماغ پر زور دینے کی ضرورت نہیں۔ اُس وقت مجھے تمہارے ہپناٹزم کی ضرورت تھی تاکہ تڑخے ہوئے شیشے کو توڑا جا سکے اب نہیں ہے"...... عمران نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا۔

"تم ذہنی طور پر واقعی بے حد عیار ہو عمران۔ مجھے ایک لمحے کے لئے بھی خیال نہ آیا کہ ایسا کرنے کا نتیجہ کیا ہو گا۔ لیکن میں یہاں کیسے پہنچ گیا"...... بگ کنگ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"تمہاری ریسٹ واچ کو آگ لگتے ہی اس کمرے کا فرش کھلا اور پھر ہم سب سمندر میں گر گئے۔ ایکریمین بحریہ کی آبدوز نے جو وہاں پٹرولنگ کر رہی تھی ہمیں اٹھا کر سب اسٹیشن پہنچا دیا۔ اب یہ

اتفاق تھا کہ وہ پہلے مجھے ہوش میں لے آئے۔ چنانچہ میں وہاں موجود لوگوں کا خاتمہ کر کے آبدوز لے اڑا اور تمہیں بھی ساتھ لے آیا۔ تاکہ تمہیں ایک بار پھر سی ورلڈ پہنچا دوں جہاں سے تم میری وجہ سے نکلے تھے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ ہمیں بے ہوش کر دیا گیا۔ لیکن کیوں۔ ایم سی ون نے ایسا کیوں کیا۔ اس قدر گہرائی میں سمندر میں گرنے کے بعد تو ہم چند لمحوں میں ہی مر سکتے تھے"...... بگ کنگ نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ تم نے ٹھیک کہا ہے۔ ہمارا حشر واقعی ایسا ہی ہوتا اگر یہ آبدوز بروقت وہاں نہ پہنچ جاتی۔ اس قدر گہرائی میں سمندر کے پانی کا دباؤ ہمیں توڑ پھوڑ کر رکھ دیتا"...... عمران نے سر ہلا کر بگ کنگ کی بات کی تائید کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن ایم سی ون نے ایسا کیا کیوں۔ اس نے مجھے ہلاک کرنے کی کوشش کیوں کی۔ یہ کیسے ممکن ہے"...... بگ کنگ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس کا ایک ہی مطلب ہو سکتا ہے کہ تمہارا ایم سی ون تمہارے خلاف ہو گیا ہے۔ یہ یقیناً ڈبل ہنڈرڈ کوارڈ پلس ٹائپ کا ماسٹر کمپیوٹر ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"ڈبل ہنڈرڈ کوارڈ پلس اس کے مقابلے میں کیا حیثیت رکھتا ہے۔ وہ تو ایک فرسودہ سی مشین ہے۔ یہ تو دنیا کا واحد کمپیوٹر ہے جو

سوچنے سمجھنے کے ساتھ ساتھ انسانوں کی طرح فیصلے کرنے کی بھی صلاحیت رکھتا ہے۔ یہ سپیشل نائن ہنڈرڈ آئی کور پلس کمپیوٹر ہے"...... بگ کنگ نے فخریہ لہجے میں کہا۔

"نائن ہنڈرڈ آئی کور پلس۔ اوہ پھر تو یہ خوفناک ترین مشین ہو گی میں تو تمہاری ریسٹ واچ دیکھ کر اسے ڈبل ہنڈرڈ کوارڈ پلس سمجھ رہا تھا"...... عمران نے حیرت سے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

"ہاں اب میں سمجھ گیا۔ اس ریسٹ واچ کی وجہ سے اس کا مین سیکشن میرے کنٹرول میں تھا اس ریسٹ واچ کے تباہ ہوتے ہی وہ مکمل طور پر خود کار ہو چکا ہے"...... بگ کنگ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"وہ باغی ہو چکا ہے بگ کنگ۔ اب وہ تمہارے احکامات پر بھی عمل نہیں کرے گا"...... عمران نے کہا۔

"ایسا نہیں ہو سکتا۔ وہ روبوٹ ہے اور اسے میں نے بنایا ہے۔ میرا حکم اسے ماننا ہی پڑے گا"...... بگ کنگ نے کہا۔

"مجھے ایسا نہیں لگتا کہ اب وہ تمہارے کسی حکم پر عمل کرے گا۔ وہ تمہارے کنٹرول سے آزاد ہو چکا ہے۔ اس لئے اور کچھ بھی کر سکتا ہے۔ ایک بار اس نے ہمارے ساتھ تمہیں ہلاک کرنے کی کوشش کی ہے تو یہ کوشش وہ دوبارہ بلکہ متعدد بار بھی کر سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ وہ ایسا نہیں کرے گا۔ اگر اس نے ایسا کیا تو اسے اس کا خمیازہ بھگتنا ہوگا۔ وہ مجھ پر قابو نہیں پا سکتا۔ میں اسے تباہ کر دوں گا۔ میں بگ کنگ ہوں اور اپنی زندگی میں بگ کنگ ہی رہوں گا"...... بگ کنگ نے انتہائی سخت لہجے میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"لیکن کیسے۔ اب تک تو تمہارے اس ایم سی ون نے سی ورلڈ کے اندر جانے کے تمام راستے بند کر دیئے ہوں گے"...... عمران نے کہا۔ وہ بگ کنگ کی ذہنی کیفیت سے فائدہ اٹھانا چاہتا تھا۔

"مجھے ایک ایسا راستہ معلوم ہے جس کا ماسٹر کمپیوٹر کو بھی علم نہیں۔ لیکن میں تو بے بس ہوں۔ کیسے وہاں جا سکتا ہوں"...... بگ کنگ نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"سنو۔ اگر تم اس بات کا وعدہ کرو کہ اندر جا کر ہمیں قتل نہیں کرو گے تو میں تمہیں تمہارے راستے سے اندر بھجوا سکتا ہوں"۔ عمران نے کہا۔

"لیکن کیوں۔ تم ایسا کیوں چاہتے ہو"...... بگ کنگ نے چونکتے ہوئے کہا۔

"میں اس ایم سی ون کو شکست دینا چاہتا ہوں۔ یہ تو طے ہے کہ ہم تمہارا سی ورلڈ کسی طور پر بھی تباہ نہیں کر سکتے۔ لیکن ہم یہ بھی نہیں چاہتے کہ سی ورلڈ جیسی تنظیم کا سربراہ کوئی کمپیوٹر ہو۔ چاہے وہ کوئی بھی کمپیوٹرائزڈ مشین ہو وہ کسی بھی وقت غیر جذباتی انداز میں ایسا فیصلہ کر سکتا ہے کہ پوری دنیا جنگ کی لپیٹ میں آجائے اور

زندگی کرۂ ارض سے ختم ہو جائے۔ انسان بہرحال جذباتی ہوتا ہے اور جو بھی اقدام کرتا ہے سوچ سمجھ کر کرتا ہے اس لئے اس کمپیوٹرائزڈ روبوٹ کا تباہ ہونا ضروری ہے تم میری بات سمجھ رہے ہو نا"...... عمران نے بڑے خلوص بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ ہاں میں تمہاری بات سمجھ گیا۔ سنو میں تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ اگر تم مجھے سی ورلڈ میں بھجوا دو تو میں نہ صرف تم سب کو معاف کر دوں گا بلکہ بحفاظت واپس تمہارے وطن بھی بھیج دوں گا اور یہ بھی وعدہ کرتا ہوں کہ آئندہ یہودی ریاست میں پاکیشیا کو شامل نہ کیا جائے گا۔ میں تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ پاکیشیا کو سی ورلڈ کی طرف سے کبھی کوئی نقصان نہ پہنچایا جائے گا"...... بگ کنگ نے وعدہ کرتے ہوئے کہا۔

"شکریہ ہمارے لئے یہی کافی ہے۔ ہمیں باقی دنیا سے کیا مطلب"...... عمران نے بڑے مطمئن انداز میں کہا اور پھر اس نے آگے بڑھ کر بگ کنگ کی رسیاں کھولنی شروع کر دیں۔ عمران کے ساتھی خاموش تھے۔ انہیں سمجھ نہ آرہی تھی کہ آخر عمران کیا چکر چلا رہا ہے۔ ظاہر ہے بگ کنگ کے اندر جانے کے بعد ان کا سارا مشن ہی ختم ہو جائے گا لیکن چونکہ وہ جانتے تھے کہ عمران جو بھی کرتا ہے سوچ سمجھ کر ہی کرتا ہے۔ اس لئے انہوں نے کوئی تبصرہ نہ کیا۔ بگ کنگ کی رسیاں کھل گئیں تو وہ اٹھ کھڑا ہوا لیکن کاندھوں کے جوڑ اترے ہونے کی وجہ سے وہ خاصی تکلیف محسوس کر رہا تھا

اور پھر اس کے کہنے پر عمران نے اس کے کاندھوں کے جوڑے ایڈجسٹ کر دیئے تو وہ بالکل ٹھیک ہو گیا۔

''اب یہ بتاؤ کہ ہم اس وقت کہاں پر موجود ہیں''...... بگ کنگ نے کہا اور عمران اسے لے کر کنٹرول روم میں پہنچ گیا۔ بگ کنگ کافی دیر تک نقشے کو دیکھتا رہا۔

''وہ راستہ پوائنٹ زیرو فائیو فائیو ساؤتھ ویسٹ پر واقع ہے۔ وہاں آبدوز لے چلو''...... بگ کنگ نے کہا اور عمران نے سر ہلاتے ہوئے آبدوز کو حرکت دی اور پھر وہ اسے مطلوبہ سمت میں لے جانے لگا۔ بگ کنگ ساتھ والی کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔

''یہ بتاؤ کہ سی ورلڈ کو پاور کہاں سے جنریٹ ہوتی ہے۔ کیا سی ورلڈ کا تمام انتظام جنریٹرز پر چلتا ہے یا پھر تم نے سپلائی کے لئے ایٹمی بیٹریوں کا انتظام کر رکھا ہے اور اگر ساری سپلائی بیٹریوں سے ہوتی ہے تو وہ بیٹریاں کہاں ہیں کیونکہ سی ورلڈ مکمل طور پر سیلڈ ہے اور ایٹمی بیٹریوں کو چارجڈ کرنے کے لئے کسی انتہائی ٹھنڈی اور پانی سے بھری ہوئی جگہ کی ضرورت ہوتی ہے جو سی ورلڈ سے ہٹ کر سمندر میں الگ ہی کہیں ہو سکتی ہے''...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ ہم نے اس کے لئے سی بیٹریز کا انتظام کیا ہے۔ جنہیں سمندر کی تہہ میں رکھ دیا گیا ہے۔ ان میں سمندری پانی بھرا رہتا ہے۔ اس طرح یہ بیٹریاں سمندری پانی سے بے پناہ قوت اخذ کر کے کمپیوٹر کو فیڈ کرتی رہتی ہیں اور یہ بیٹریاں چونکہ سمندر کی انتہائی

گہرائی میں رکھی گئی ہیں۔ اس لئے وہاں تک کوئی پہنچ ہی نہیں سکتا۔ پھر یہ بیٹریاں سمندری لہروں کے ذریعے پاور کمپیوٹر کو فیڈ کرتی ہیں اس لئے کسی تار وغیرہ کی بھی ضرورت نہیں ہے''...... بگ کنگ نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا۔

''اوہ واقعی ایسے کمپیوٹر کے لئے ایسا ہی انتظام ہونا چاہئے۔ لیکن ایک بات بتا دوں کہ اتنا بڑا اور طاقتور کمپیوٹر اب دوبارہ تمہارے قابو میں نہیں آئے گا''...... عمران نے بڑے فلسفانہ لہجے میں کہا۔

''میں بگ کنگ ہوں اور مجھے ایسے رازوں کا بھی علم ہے۔ جن سے ان مشینوں کو کنٹرول کیا جا سکتا ہے۔ یہ مشینیں ان باتوں کو نہیں سمجھ سکتیں''...... بگ کنگ نے کہا۔

''راز کیا یہی ہو گا کہ تم اس کا پاس ورڈ یا اس کی فیڈنگ میموری میں کوئی رد و بدل کر دو گے بس''...... عمران نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

''اوہ نہیں۔ پاس ورڈ بدلنے اور میموری ڈسٹربنگ سے کام نہیں چلتا۔ ایم سی ون کی گردن میں ایک مائیکرو چپ لگی ہوئی ہے۔ اس مائیکرو چپ کو نکال کر اسے مین کنٹرول روم کی کنٹرولنگ مشین میں لے جا کر فیڈنگ کرنی پڑے گی۔ اس کے لئے ظاہر ہے سپیشل کوڈز کی ضرورت پڑتی ہے۔ کوڈز سے زیادہ اہم مسئلہ یہ ہے کہ ایم سی ون کی گردن میں لگی ہوئی فیڈنگ چپ کو کیسے نکالا جائے۔ ایک بار اس کی گردن سے وہ چپ نکل جائے تو وہ ساکت ہو جائے گا اور

پھر چپ میں کوئی بھی اپنی مرضی کی فیڈنگ کر کے اسے اپنا غلام بنا سکتا ہے"...... بگ کنگ نے کہا۔

"تو کیا ایسا کوئی طریقہ نہیں ہے کہ ایم سی ون خود ہی گردن میں لگی ہوئی مائیکرو فیڈنگ چپ نکال دے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ البتہ ایک کام ہو سکتا ہے"...... بگ کنگ نے کہا۔

"کون سا کام"...... عمران نے کہا۔

"ایم سی ون اور ایم سی ٹو کے سینوں پر آن آف بٹن لگے ہوئے ہیں۔ اگر وہ بٹن پریس کر دیئے جائیں تو روبوٹس آف ہو جاتے ہیں۔ اسی دوران ان کی گردن سے چپ نکال کر اس میں رد و بدل کیا جا سکتا ہے۔ میں ان کمپیوٹرائزڈ روبوٹس کو ریسٹ واچ اور اس کے ساتھ منسلک کنٹرول پیڈ سے کنٹرول کرتا تھا لیکن اب کنٹرول پیڈ اور ریسٹ واچ تباہ ہو چکے ہیں اس لئے کسی روبوٹ کے سینے پر لگے ہوئے بٹن کو پریس کئے بغیر اسے ساکت نہیں کیا جا سکتا ہے اور یہ کام مشکل ہے بہت ہی مشکل"...... بگ کنگ نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

"ابھی تو تم کہہ رہے تھے کہ تم اس روبوٹ کو تباہ کر دو گے یا اسے دوبارہ اپنا غلام بنا لو گے۔ آخر تم نے اس کا کوئی تو انتظام کیا ہو گا کہ اگر وہ کسی وجہ سے تمہارے کنٹرول سے آزاد ہو کر تمہارا حکم ماننے سے انکار کر دے تو تم اسے ڈسٹرائے کر سکو"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ ایسا کوئی طریقہ نہیں ہے کہ میں اسے تباہ کر سکوں۔ میں نے کبھی تصور بھی نہ کیا تھا کہ وہ اس طرح میرے کنٹرول سے آزاد ہو سکتا ہے"...... بگ کنگ نے کہا۔

"تو پھر اب کیا ہو سکتا ہے۔ تم اس سلسلے میں ہماری کیا مدد کر سکتے ہو"...... عمران نے کہا۔

"میں زیادہ سے زیادہ تمہیں سی ورلڈ کے ایک خفیہ راستے سے اندر لے جا سکتا ہوں اگر تم مجھے ایم سی ون کی گردن میں لگی ہوئی مائیکرو فیڈنگ چپ لا کر دے دو تو میں اسے تبدیل کر کے پھر سے ایم سی ون کو اپنے کنٹرول میں کر سکتا ہوں"...... بگ کنگ نے کہا تو عمران ایک طویل سانس لے کر خاموش ہو گیا۔ تھوڑی ہی دیر میں انہیں سمندر کے نیچے بنی ہوئی سی ورلڈ کی عظیم الشان عمارت دکھائی دینا شروع ہو گئی۔

"لو ہم تمہارے سی ورلڈ پہنچ گئے"...... عمران نے آبدوز کی رفتار آہستہ کرتے ہوئے کہا اب وہ ان چٹانوں کی عقبی سمت میں پہنچ چکے تھے۔

"ہاں ٹھیک ہے۔ یہاں غوطہ خوری کا لباس لازماً ہو گا۔ اب مجھے سمندر میں اترنا ہو گا"...... بگ کنگ نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"لیکن یہاں تو پانی کا زبردست دباؤ ہو گا۔ غوطہ خوری کا لباس تو کوئی فائدہ نہ دے گا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ تم ابھی بچے ہو ان باتوں کو نہیں سمجھتے یہ سپیشل پوائنٹ ہے۔ یہاں ایسی ریز چھوڑی گئی ہے کہ یہاں پانی کا دباؤ عام سمندر جیسا رہے۔ تم دیکھ نہیں رہے کہ چٹانوں کا یہ حصہ گہرے سبز رنگ کا نظر آ رہا ہے"...... بگ کنگ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن تم جیسے ہی پوائنٹ کھولو گے ایم سی ون کو پتہ چل جائے گا"...... عمران نے آبدوز کے اندر موجود ایک بڑی سی الماری کھولتے ہوئے کہا جس میں غوطہ خوری کے لباس موجود تھے۔

"اسے اس پوائنٹ کا علم ہی نہیں ہے۔ ایسے حالات کے لئے ہی یہ پوائنٹ رکھا گیا تھا"...... بگ کنگ نے کہا اور پھر اس نے الماری میں سے نکلا ہوا غوطہ خوری کا لباس پہننا شروع کر دیا۔

"تم خالی ہاتھوں سے کیسے یہ پوائنٹ کھولو گے۔ اس کے لئے تو لازماً کسی خصوصی مشین کی ضرورت ہو گی"...... عمران نے کہا وہ ایسے انداز میں سوال کر رہا تھا جیسے کوئی جاہل آدمی کسی پڑھے لکھے آدمی کی باتوں سے مرعوب ہو کر اس سے سوال کرتا ہے۔

"نہیں۔ اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ یہاں تمام سیٹ اپ میرا بنایا ہوا ہے۔ مجھے بس اس پوائنٹ پر اپنا ہاتھ لگانا ہے۔ ایم سی ون نے سی ورلڈ کے اندر یقیناً بہت سی تبدیلیاں کر دی ہوں گی لیکن اس پوائنٹ کا اس سے نہ کوئی لنک ہے اور نہ ہی اس پوائنٹ کے بارے میں اس میں کوئی فیڈنگ کی گئی ہے اس لئے ہم آسانی سے اس پوائنٹ کے ذریعے اندر داخل ہو جائیں گے"...... بگ

کنگ نے فخریہ لہجے میں کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"یہاں جو شارکس ہیں۔ ان میں سے کسی نے حملہ کیا تو"۔ عمران نے اسکرین پر نظر آنے والی خونخوار شارکس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو بگ کنگ بے اختیار ہنس پڑا۔

"اس میں ہنسنے والی کون سی بات ہے۔ دیکھو یہاں تو شارکس کی تعداد بھی بہت زیادہ ہے"...... عمران نے کہا۔

"جب ہم پہلے سمندر میں گرے تھے تو کیا ان شارکس نے ہم پر حملہ کیا تھا"...... بگ کنگ نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے الٹا اس سے پوچھا۔

"نہیں"...... عمران نے کہا۔

"حالانکہ اس وقت ہم ان کے آسان شکار تھے۔ جیسے ہی ہم سمندر میں گرے تھے یہ اسی وقت ہم پر جھپٹ سکتی تھیں اور ہم اسی وقت ان کے پیٹ میں ٹکڑوں کی شکل میں پہنچ چکے ہوتے لیکن ایسا نہیں ہوا تھا جانتے ہو کیوں"...... بگ کنگ نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران حیرت سے اس کی شکل دیکھنے لگا۔

"اوہ اوہ۔ تو کیا یہ سب نقلی شارکس ہیں"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ یہ سب روبوٹس ہیں مشینی روبوٹس جو اجنبی افراد کو یہاں سے دور رکھنے کے لئے ہیں"...... بگ کنگ نے کہا تو عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ پھر بگ کنگ نے غوطہ خوری کا لباس پہن کر پشت پر لدے ہوئے آکسیجن سلنڈر کے ماسک کو منہ پر

سیٹ کیا اور آبدوز کے ایمرجنسی ڈور کی طرف چل پڑا۔ جہاں سے آبدوز میں سے باہر نکلا جا سکتا تھا۔ یہ ایئر سلنگ ڈور تھا۔ اس دروازے کے کھلنے سے پانی اندر داخل نہ ہو سکتا تھا۔

"ارے کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہیں وہ پوائنٹ ہی نظر نہ آئے۔ تم سلنگ میٹر ساتھ لے لو"...... عمران نے اچانک کہا۔

"سلنگ میٹر کی ضرورت نہیں۔ وہ پوائنٹ بغیر سلنگ میٹر کے بھی نظر آ سکتا ہے۔ سیاہ رنگ کی چٹان پر سرخ رنگ کا دائرہ"۔ جگ کنگ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور پھر ایمرجنسی ڈور کے ہینڈل پر ہاتھ رکھا لیکن دوسرے لمحے وہ اچھل کر ایک طرف فرش پر جا گرا۔ عمران نے اس کا بازو پکڑ کر زور سے جھٹکا دیا تھا۔

"کک۔ کک۔ کیا مطلب"...... جگ کنگ نے تیزی سے اٹھنے کی کوشش کی لیکن اسی لمحے عمران کے ہاتھ میں موجود ریوالور نے شعلہ اگلا اور گولی منہ پر چڑھے ہوئے شیشے کے گیس ماسک کو توڑتی ہوئی اس کی پیشانی میں گھستی چلی گئی اور وہ ایک جھٹکے سے نیچے گرا اور بری طرح تڑپنے لگا۔ اور پھر چند ہی لمحوں میں اس کا جسم ساکت ہو گیا۔

"احمق آدمی۔ نجانے اس قسم کے احمقوں کو کون جگ کنگ بنا دیتا ہے"...... عمران نے حقارت آمیز نظروں سے جگ کنگ کی لاش کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"اس قدر سرد مہری سے قتل کرتے تمہیں پہلی بار میں نے دیکھا

ہے"...... جولیا نے قدرے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یہ وہ درندہ ہے جو پوری دنیا کے انسانوں کو قتل کرنے کا منصوبہ بنا رہا تھا۔ میرا بس چلتا تو میں اس کی ایک ایک بوٹی علیحدہ کر دیتا۔ ابھی تو میں نے اسے آسان موت مارا ہے"...... عمران نے اسی طرح سپاٹ لہجے میں کہا اور پھر اس نے جیب سے ایک کٹر نما چاقو نکالا اور پھر اس نے جگ کنگ کا دایاں ہاتھ پکڑا اور اسے نہایت بے دردی کے ساتھ کلائی سے کاٹنا شروع ہو گیا۔ اس نے جھٹکا دے کر اس کی کلائی کی ہڈی توڑی اور پھر اس نے جگ کنگ کا بازو ایک چھوٹے سے پلاسٹک بیگ میں ڈال لیا اور پھر وہ تیزی سے اس الماری کی طرف بڑھ گیا جس میں غوطہ خوری کے لباس موجود تھے۔

"سب لوگ لباس پہن لیں۔ جلدی کریں۔ ابھی شاید ایکریمین کو سب اسٹیشن پر ہونے والی واردات کا علم نہیں ہوا ہے۔ لیکن کسی بھی لمحے انہیں اس واردات کا علم ہو سکتا ہے"...... عمران نے کہا اور اس نے خود بھی جلدی سے ایک لباس نکال کر پہننا شروع کر دیا۔

"یہ آبدوز انہیں جب یہاں ملے گی تو پھر وہ سمجھ نہیں جائیں گے"...... صفدر نے بھی لباس نکالتے ہوئے کہا۔

"میں آبدوز کا خودکار سسٹم آن کر دوں گا۔ پھر یہ خود بخود ہی آگے کہیں نکل جائے گی"...... عمران نے کہا اور صفدر نے سر ہلا

دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب غوطہ خوری کا لباس پہن کر تیار ہو گئے۔

"یہاں مشین گنیں اور مشین پسٹل موجود ہیں۔ کیا ہم انہیں ساتھ لے لیں"...... جولیا نے پوچھا۔

"ہاں لے لو"...... عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا تو اس کے ساتھیوں نے ایک الماری کھول کر اس میں سے مشین گنیں، مشین پسٹلز اور ان کے فاضل میگزین اٹھانے شروع کر لئے۔ وہاں انہیں چند میگنٹ اور راؤنڈ بم بھی مل گئے تھے۔ انہوں نے وہ سب بھی رکھ لئے پھر عمران نے آبدوز کا خود کار سسٹم آن کر کیا اور پھر سامان والے حصے سے اس نے ایک لمبی سی تار نکال کر اسے مین سوئچ کے ساتھ اٹیچ کر دیا۔ اور دوسرا سرا اس نے کھینچ کر ایمر جنسی ڈور کے ہینڈل سے اٹکا دیا۔ صفدر دروازہ کھول کر اسے پکڑے ہوئے تھا۔ اب جیسے ہی یہ دروازہ بند ہوتا تار کے جھٹکے سے سسٹم آن ہو جاتا اور آبدوز چل پڑتی۔ وہ سب ایک ایک کر کے آبدوز سے باہر نکل گئے۔ واقعی اس حصے میں پانی کا دباؤ موجود نہ تھا۔ البتہ ان کے جسموں کو مسلسل ہلکے ہلکے جھٹکے لگ رہے تھے۔ یہ شاید ان مخصوص ریز کی وجہ سے تھا۔ جنہیں دباؤ کے خاتمے کے لئے استعمال کیا گیا تھا۔ سب سے آخر میں صفدر آبدوز سے باہر آیا اور اس نے تیزی سے دروازہ بند کر دیا۔ دروازہ بند ہوتے ہی آبدوز کو ایک جھٹکا سا لگا اور وہ تیزی سے گھومی اور پھر انتہائی تیز رفتاری سے سائیڈ کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ صفدر نے دروازہ بند کرتے ہی تیزی

سے غوطہ لگایا تھا۔ ورنہ وہ آبدوز کے گھومنے سے لازماً اس سے ٹکرا کر زخمی ہو جاتا۔

آبدوز کھلے سمندر کی طرف خاصی تیز رفتاری سے بڑھی جا رہی تھی اور عمران جانتا تھا جب اس کا فیول ختم ہو جائے گا تو یہ خود بخود رک جائے گی پھر ایکریمین بحریہ جانے اور اس کی آبدوز۔ کم از کم وہ اپنے پیچھے ایسا کوئی نشان نہ چھوڑ آئے تھے۔ جس سے ان کا پتہ چل سکتا۔ باقی وہ اس معمے کے حل کے لئے کیا کچھ کرتے ہیں اس کی اسے پرواہ نہ تھی۔

آبدوز کے آگے بڑھ جانے کے بعد عمران سی گن ہاتھ میں پکڑے اس پوائنٹ کی طرف تیرنے لگا اور پھر قریب جا کر اس نے وہ سرخ دائرہ دیکھا تو اس نے پلاسٹک بیگ سے بگ کنگ کا کٹا ہوا ہاتھ نکالا اور اسے لے جا کر سرخ دائرے میں بنے ہینڈ پرنٹ پر رکھ دیا۔ دوسرے لمحے تیز گڑگڑاہٹ کی آواز سنائی دی۔ اور پھر چٹان کا ایک بڑا حصہ کسی صندوق کے ڈھکن کی طرح اوپر اٹھتا چلا گیا۔

اندر ایک بڑا سا کمرہ نظر آ رہا تھا۔ عمران پانی میں تیرتا ہوا اندر چلا گیا۔ اندر کمرے میں پانی ایک لمحے میں بھر گیا تھا۔ عمران کے ساتھی بھی اسی طرح تیرتے ہوئے اندر پہنچ گئے اور عمران کی نظریں ایک سائیڈ پر لگے ہوئے بڑے سے ہینڈل پر جم گئیں۔ اس نے اس ہینڈل کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر نیچے کی طرف کیا تو ایک بار

پھر گڑگڑاہٹ سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی پانی انتہائی تیز رفتاری سے باہر کی طرف نکلا۔ عمران اور اس کے ساتھیوں نے بڑی مشکل سے اپنے آپ کو پانی کے ساتھ باہر جانے سے روکا۔ اسی دوران راستہ دوبارہ بند ہو چکا تھا اور اس کے ساتھ ہی پانی بھی غائب ہو گیا تھا۔ اب وہ پتھریلے فرش پر کھڑے تھے۔ جیسے ہی دروازہ بند ہوا۔ عقبی سمت ایک چوکور خلاء خود بخود کھل گیا۔ دوسری طرف روشنی واضح طور پر دکھائی دے رہی تھی۔ یہ خلا اتنا بڑا تھا کہ ایک انسان آسانی سے اس سے گزر سکتا تھا۔ چنانچہ سب سے پہلے عمران دوسری طرف گیا۔ دوسری طرف ایک عام سا کمرہ تھا۔ جس میں کسی قسم کا سازو سامان نہ تھا۔ لیکن اس کے دوسری طرف فولادی دروازے کے اوپر سرخ رنگ کی لہریں چمکتی صاف دکھائی دے رہی تھیں۔ اس کا مطلب تھا کہ یہ دروازہ کمپیوٹر کے کنٹرول میں تھا اور شاید یہ کمرہ بھی ہو۔ بہرحال عمران اور اس کے سارے ساتھی اس کمرے میں پہنچ گئے۔ لیکن کمپیوٹر کی طرف سے کوئی ردعمل نہ ہوا۔ تو عمران نے غوطہ خوری کا لباس اتارنا شروع کر دیا۔ عمران کی تیز نظریں اس دروازے پر جمی ہوئی تھیں۔

''اس دروازے کے بعد ہم ماسٹر کمپیوٹر کی نظروں میں ہوں گے''...... عمران نے کہا۔

''لیکن آگے تو بڑھنا ہی ہے''...... تنویر نے کہا۔

''اب وقت آگیا ہے کہ ہم سب ذہنی طور پر الرٹ ہو جائیں۔

اب ہمارا واسطہ ایک ایسے خوفناک روبوٹ سے پڑنے والا ہے جو بیک وقت سوچ سکتا ہے، پلان بھی بنا سکتا ہے، اس پر عمل بھی کر سکتا ہے اور لڑ بھی سکتا ہے۔ طاقت کے لحاظ سے یہ دنیا کا خوفناک ترین روبوٹ ہے''...... عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''لیکن تم نے اس کے مقابلے کے لئے کیا پلان بنایا ہے۔ آخر کوئی منصوبہ بھی تو ہونا چاہئے''...... جولیا نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

''اس روبوٹ پر قابو پانے کے لئے ہمیں اس کے سامنے جانا ہوگا۔ اس کے سینے پر ایک بٹن لگا ہوا ہے۔ جب تک ہم اس کا وہ بٹن پریس نہیں کریں گے وہ ایکٹیو رہے گا۔ ایک بار بٹن پریس ہو گیا تو وہ بے جان ہو جائے گا پھر اس کی گردن میں لگی ہوئی چپ نکال کر اسے مین کنٹرول روم میں لے جا کر اس کی ساری پروگرامنگ بدلی جا سکتی ہے اور اسے اپنے ڈھنگ سے کنٹرول کیا جا سکتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''اوہ۔ لیکن ایم سی ون کا سامنا کر کے اس کے سینے پر لگا ہوا بٹن آف کیسے کرو گے''...... جولیا نے پوچھا۔

''اس کا سامنا تو کرنا ہی پڑے گا البتہ اس کا سوئچ آف کرنے کے لئے ہمیں پہلے اسے اندھا کرنا پڑے گا''...... عمران نے کہا۔

''اندھا کرنا پڑے گا۔ وہ کیسے''...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے آبدوز سے ایک واٹر کلر گن ملی ہے۔ جس سے رنگ کی پچکاری سی نکلتی ہے۔ یہ گن بحریہ والوں نے سمندر میں غوطہ خوری کرتے ہوئے پانی میں رنگ ملانے کے لئے یہاں رکھی ہوئی تھیں تاکہ وہ پانی میں رنگ ملا کر خود کو خطرناک سمندری جانوروں سے بچا سکیں۔ اب یہی گن ایم سی ون روبوٹ کو اندھا کرنے کے کام آئے گی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن اس سے بھی اگر ایم سی ون اندھا نہ ہوا تو"...... تنویر نے کہا۔

"تو پھر میں اسے تمہارے سامنے کر دوں گا۔ وہ تمہیں دیکھتا رہ جائے گا اور میں اس کی ٹانگ پر ٹانگ مار کر اسے نیچے گراؤں گا اور پھر اس کے سینے پر سوار ہو کر اس کا سوئچ آف کر دوں گا"۔ عمران نے اسی انداز میں کہا۔ اب مسئلہ آگے بڑھنے کا تھا اور بظاہر تو اس کا کوئی حل نظر نہ آ رہا تھا اور اب تو وہ واپس بھی نہ جا سکتے تھے کیونکہ آبدوز جا چکی تھی اور اب اس مخصوص حصے سے باہر پانی کے دباؤ میں پہنچتے ہی وہ خود بخود بھیانک موت کا شکار ہو جاتے۔ ان سب کی نظریں اب عمران پر ہی جمی ہوئی تھیں اور عمران خاموش کھڑا بس دروازے کو ہی تکے جا رہا تھا جیسے وہ پیدا ہی اسی کام کے لئے ہوا ہو۔

میجر پرمود اور اس کے ساتھی مختلف راہداریوں میں چکراتے پھر رہے تھے لیکن انہیں آگے بڑھنے کا کوئی راستہ دکھائی نہ دے رہا تھا۔ ان کے راستے میں ابھی تک کوئی دشمن نہ آیا تھا نہ روبوٹ اور نہ کوئی مسلح آدمی۔ لیکن وہ راہداریوں کی بھول بھلیوں میں بس گھومتے ہی پھر رہے تھے۔ مختلف موڑ مڑتے ہوئے وہ گھوم پھر کر پھر اسی مقام پر پہنچ جاتے تھے جہاں سے وہ چلے تھے اور جہاں پر میجر پرمود نے اس کنگ کو ہلاک کیا تھا۔

"...... ہم تو ایک دائرے میں ہی پھنس کر رہ گئے ہیں۔ بھول بھلیوں میں گھوم پھر کر ہم واپس اسی جگہ پہنچ جاتے ہیں"...... لیڈی بلیک نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"ہم نے ہر طرف گھوم پھر کر دیکھا ہے اور میرے خیال میں ان بھول بھلیوں سے نکلنے کا ایک ہی راستہ ہو سکتا ہے"...... اچانک لاٹوش نے کہا تو وہ سب چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔

"کہاں ہے راستہ"..... میجر پرمود نے پوچھا۔

"ہم جس تیسری راہداری میں گئے تھے وہاں ایک کمرہ ہے۔ کمرہ آپ نے بھی دیکھا تھا۔ اس کمرے کی دیوار میں ایک آتش دان ہے۔ میں نے اس آتش دان میں جھانکا تھا۔ آتش دان کی سائیڈ میں ایک تختہ لگا ہوا ہے۔ میرے خیال میں اگر ہم اس تختے کو ہٹا کر دیکھیں تو وہاں ہمیں آگے جانے کا راستہ مل جائے گا کیونکہ میں نے تختے کے کناروں سے ہلکی ہلکی روشنی اندر آتے دیکھی تھی ایسی روشنی جیسے اس تختے کے پیچھے تیز روشنی ہو"..... لاٹوش نے کہا۔

"اگر تمہیں لگتا ہے کہ وہاں راستہ ہو سکتا ہے تو پھر تم نے پہلے کیوں نہیں بتایا"..... وائٹ شارک نے منہ بنا کر کہا۔

"پہلے میرا دل نہیں مان رہا تھا لیکن اب اچانک ہی مجھے اس تختے کا خیال آیا ہے اور یقیناً وہیں راستہ ہو گا"..... لاٹوش نے کہا۔

"ہو گا سے مطلب ہے کہ یہ تمہارا صرف اندازہ ہے"۔ وائٹ شارک نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ لیکن یہ اندازہ یقیناً درست ثابت ہو گا"..... لاٹوش نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مسٹر لاٹوش۔ یہ اہم بات ہے۔ تم پلیز کھل کر بات کرو"۔ کیپٹن توفیق نے کہا۔

"ایک بار چل کر خود دیکھ لو۔ تو تمہیں خود ہی میری باتوں پر یقین آ جائے گا"..... لاٹوش نے منہ بنا کر کہا۔

"اوکے۔ چلو دیکھتے ہیں"..... میجر پرمود نے کہا اور وہ سب ایک بار پھر آگے بڑھ گئے۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ ایک راہداری میں موجود ایک کمرے میں داخل ہو رہے تھے۔ کمرے میں ضرورت کا چھوٹا موٹا سامان تھا۔ سامنے ایک بڑا سا آتش دان تھا۔ میجر پرمود نے وائٹ شارک کو اشارہ کیا تو وہ تیزی سے آگے بڑھا اس نے جھک کر آتش دان میں سر ڈالا اور پھر اس کے دائیں بائیں دیکھنے لگا۔

"یہاں تختہ تو ہے لیکن اس کے کناروں پر مجھے کوئی روشنی نہیں دکھائی دے رہی ہے"..... وائٹ شارک نے کہا۔

"لیکن آتش دان کی سائیڈ میں تختہ لگانے کی کیا ضرورت تھی۔ آتش دان میں آگ جلائی گئی ہوتی تو یہ تختہ بھی اب تک جل کر راکھ بن چکا ہوتا۔ نہیں وائٹ شارک۔ غور سے دیکھو۔ مجھے لاٹوش کی بات میں وزن معلوم ہو رہا ہے۔ یقیناً اس تختے کے پیچھے کچھ نہ کچھ ہے"..... لیڈی بلیک نے کہا۔

"اوکے۔ میں چیک کرتا ہوں"..... وائٹ شارک نے کہا اور پھر آتش دان کے اندر داخل ہو کر اس نے سائیڈ دیوار کے ساتھ لگے ہوئے تختے کو چیک کرنا شروع کر دیا۔ اس نے تختے کو اچھی طرح سے ٹھونک بجا کر چیک کیا لیکن تختہ اپنی جگہ سے نہ ہلا۔ وہ

باہر نکلا تو کیپٹن توفیق اور پھر کیپٹن نوازش نے اس تختے کو چیک کیا۔ تھوڑی سی کوشش کے بعد آخر کار وہ سائیڈ سے تختہ نکالنے میں کامیاب ہو گئے لیکن یہ دیکھ کر ان کی امیدوں پر اوس پڑ گئی کہ تختے کے پیچھے ٹھوس دیوار تھی۔ وہاں کوئی راستہ دکھائی نہ دے رہا تھا۔

''یہ کیا۔ یہاں تو ٹھوس دیوار ہے۔ پھر یہاں تختہ کیوں لگایا گیا تھا''...... لیڈی بلیک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہمیں دھوکہ دینے کے لئے''...... لاٹوش نے منہ بنا کر کہا۔

''ہمیں دھوکہ دینے سے تمہاری کیا مراد ہے''...... لیڈی بلیک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''انہیں یقیناً پتہ چل گیا ہو گا کہ ایک نہ ایک دن ہم یہاں ضرور آئیں گے اس لئے انہوں نے ہمیں پہلے سے ہی اس طرح چکر لگوانے اور دھوکا دینے کا پروگرام ترتیب دے رکھا تھا''۔ لاٹوش نے منہ بناتے ہوئے کہا تو وہ اس کی بے تکی بات پر منہ بنا کر رہ گئے۔

''میرے خیال میں ہمیں یہاں کی بجائے ای کنگ کے دفتر میں راستہ تلاش کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ ہو سکتا ہے کہ اندرونی حصوں میں جانے کے لئے ای کنگ نے اپنے آفس میں کوئی خفیہ راستہ بنا رکھا ہو''...... میجر پرمود نے کہا تو وہ سب چونک پڑے۔

''یقیناً ایسا ہی ہو گا''...... لیڈی بلیک نے کہا اور پھر وہ سب اس کمرے سے نکل کر ای کنگ کے آفس میں پہنچ گئے اور شدت

کے ساتھ راستہ تلاش کرنے لگے اور پھر وہ کافی دیر تک آفس پر مختلف انداز میں زور آزمائی کرتے رہے لیکن یہاں بھی انہیں کوئی خفیہ راستہ نہ ملا۔ آفس کی دیواروں کے ساتھ ساتھ وہاں موجود ہر چیز چیک کی گئی لیکن لاحاصل۔ اس دوران لیڈی بلیک ایک دیوار کے پاس موجود کھڑکی کے پاس جا کر کھڑی ہو گئی۔ کھڑکی کی دوسری طرف راہداری تھی جہاں سے گزر کر وہ آئے تھے۔ تھوڑی دیر میں میجر پرمود اور اس کے ساتھیوں نے ناکامی کا اعلان کیا تو ان سب کے دل بیٹھ گئے۔ لیڈی بلیک نے غصے سے کھڑکی کی سائیڈ پر زور دار مکا مار دیا۔ اس نے ابھی مکا مارا ہی تھا کہ اسی لمحے ہلکی سی گڑگڑاہٹ کی آواز کے ساتھ کھڑکی کے پاس فرش میں ایک خاصا بڑا خلاء نمودار ہوا۔ گڑگڑاہٹ کی آواز سن کر میجر پرمود اور باقی سب تیزی سے اس طرف بڑھے تھے۔

''اوہ۔ اوہ۔ راستہ۔ مل گیا راستہ''...... وائٹ شارک نے چیختی ہوئی آواز میں کہا۔ اس خلاء میں سیڑھیاں نیچے جا رہی تھیں اور نیچے تیز روشنی دکھائی دے رہی تھی۔

''ہاں۔ یہ واقعی راستہ ہے۔ لیڈی بلیک کیا یہ تم نے کھولا ہے''...... میجر پرمود نے لیڈی بلیک سے مخاطب ہو کر کہا۔

''بس یہ اتفاقاً ہی کھلا ہے۔ میں نے کھڑکی کے قریب مکا مارا تھا اور بس''...... لیڈی بلیک نے کہا تو میجر پرمود نے کھڑکی کے قریب آ کر اس جگہ کو غور سے دیکھا جہاں لیڈی بلیک نے مکا مارا

تھا۔ یہ دیکھ کر اس کے ہونٹ بے اختیار سکڑ گئے کہ جس حصہ پر
لیڈی بلیک نے مکا مارا تھا وہاں ایک چھوٹا سا سرخ رنگ کا سرکل بنا
ہوا تھا جو باہر کی جانب ابھرا ہوا تھا۔ میجر پرمود نے سرکل پر انگلی
رکھ کر دبائی تو اسی لمحے گڑگڑاہٹ کی آواز کے ساتھ وہ خلاء تیزی
سے بند ہوتا چلا گیا۔

"ارے ارے۔ راستہ بند ہو رہا ہے"...... لاٹوش نے چیخ کر
کہا۔ میجر پرمود نے اس سرکل کو پھر پریس کیا تو خلاء ایک بار پھر
کھل گیا۔ میجر پرمود اور اس کے ساتھی خلاء کے پاس آ کر کھڑے
ہو گئے۔ انہوں نے نیچے جھانکا لیکن سیڑھیوں پر انہیں کوئی دکھائی نہ
دیا۔

"آؤ"...... میجر پرمود نے کہا اور سیڑھیاں اترنے لگا۔ اس کے
پیچھے لیڈی بلیک اور باقی افراد بھی سیڑھیاں اترنا شروع ہو گئے۔
سیڑھیاں اتر کر وہ ایک کمرے میں پہنچ گئے۔ کمرہ خالی تھا البتہ
سامنے ایک بڑا سا دروازہ دکھائی دے رہا تھا۔

"تو سی ورلڈ کے اندر جانے کا راستہ اس دروازے کے پیچھے
ہے"...... وائٹ شارک نے کہا۔ میجر پرمود نے اثبات میں سر ہلایا
اور پھر اس نے آگے بڑھ کر دروازے کا ہینڈل پکڑ کر اسے اپنی
جانب کھینچا تو دروازہ کھلتا چلا گیا۔ دوسری طرف ایک تنگ سی
راہداری تھی۔ اس پورے ایریا میں روشنی اور تازہ ہوا کا شاید کوئی
خفیہ انتظام کیا گیا تھا کہ انہیں نہ صرف ہر چیز نظر آ رہی تھی بلکہ

انہیں باقاعدہ تازہ ہوا بھی مل رہی تھی۔ اس راہداری کا اختتام ایک
بڑے ہال کمرے میں ہوا۔ میجر پرمود اور وہ سب یہ دیکھ کر چونک
پڑے کہ ہال کمرے میں خالی باکسز پڑے ہوئے تھے۔ ایسے باکسز
جن میں انتہائی قیمتی مشینری پیک کی جاتی ہے لیکن ہال کا کوئی
دروازہ نہ تھا۔ صرف سپاٹ دیواریں دکھائی دے رہی تھیں۔

"لگتا ہے یہ بھی بلیک سیل جیسا ہی کوئی کمرہ ہے"...... لیڈی
بلیک نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ یہاں کوئی نہ کوئی راستہ ضرور موجود ہے۔ یہ بڑی بڑی
مشینوں کے باکسز ہیں جو کم از کم اس راستے سے نہیں لائے جا سکتے
ہیں جہاں سے ہم آئے ہیں"...... میجر پرمود نے کہا۔

"تو پھر ہم راستہ ڈھونڈتے ہیں"...... وائٹ شارک نے کہا اور
وہ ایک بار پھر راستہ تلاش کرنے میں مصروف ہو گئے لیکن باوجود
کوشش کے کوئی راستہ چیک نہ ہو سکا۔

"راستہ ہے۔ لیکن ہمیں مل نہیں رہا ہے۔ البتہ میرا خیال ہے کہ
لیڈی بلیک خفیہ راستہ تلاش کرنے کی ماہر ہیں"...... لاٹوش نے
مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ نہیں۔ وہ تو اتفاق سے راستہ سامنے آ گیا تھا"...... لیڈی
بلیک نے فوراً کہا۔

"یہ اتفاق دوبارہ بھی تو ہو سکتا ہے"...... لاٹوش نے مسکراتے
ہوئے کہا۔

"یہاں سے باکسز ہٹانے ہوں گے پھر ہی شاید راستہ سامنے آئے گا"...... میجر پرمود نے کہا۔

"تو ہم ہٹا دیتے ہیں۔ خالی باکسز کو ہٹانے میں کتنا وقت لگے گا"...... وائٹ شارک نے کہا تو میجر پرمود نے اثبات میں سر ہلا دیا اور وہ سب وہاں سے باکسز ہٹانے میں مصروف ہو گئے۔

"یہ سی ورلڈ تو پوری بھول بھلیاں ہے"...... لیڈی بلیک نے کہا۔

"اسی لئے تو ڈی کنگ اور ایس کنگ ہمارے خلاف کوئی کارروائی نہیں کر رہے ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ ہم ان تک نہ پہنچ سکیں گے"...... میجر پرمود نے کہا تو لیڈی بلیک نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ سامان ہٹانے کے بعد انہوں نے دوبارہ بھرپور کوشش کی لیکن کہیں کوئی راستہ نہ مل سکا۔

"لگتا ہے یہاں واقعی کوئی راستہ نہیں ہے"...... لیڈی بلیک نے کہا۔

"نہیں۔ ایسا نہیں ہے۔ راستہ موجود ہے"...... میجر پرمود نے مسکراتے ہوئے کہا تو لیڈی بلیک چونک پڑی۔ باقی سب نے بھی میجر پرمود کی بات سن لی تھی وہ بھی اس کی طرف متوجہ ہو گئے تھے۔

"کہاں ہے راستہ۔ ہم تو ڈھونڈ ڈھونڈ کر تھک گئے ہیں"۔ لاٹوش نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"دائیں ہاتھ والی دیوار کے درمیان ایک ابھری ہوئی اینٹ پر ہاتھ ماریں تو راستہ کھل جائے گا"...... میجر پرمود نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ سب چونک کر دائیں دیوار کی طرف دیکھنے لگے اور پھر ان کی نظریں کچھ بلندی پر موجود ایک اینٹ پر جم گئیں جو قدرے ابھری ہوئی تھی۔

"اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ ٹھیک ہے"...... لیڈی بلیک نے کہا اور تیزی سے دائیں ہاتھ پر موجود دیوار کی طرف بڑھ گئی۔

"یہ میجر صاحب واقعی جادوگر ہیں۔ ہمیں سامان ہٹانے پر لگا دیا اور خود ایک جگہ کھڑے ہو کر نظروں نظروں میں اس اینٹ کو ڈھونڈ لیا"...... وائٹ شارک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جادوگر تو ہیں لیکن عمران کی طرح احمق جادوگر نہیں ہیں"۔ لاٹوش نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے گڑگڑاہٹ کی آواز کے ساتھ ہی دیوار درمیان سے ہٹ گئی۔ اب ایک چوڑی راہداری دوسری طرف نظر آ رہی تھی جو آگے جا کر مڑ گئی تھی۔

"آؤ"...... میجر پرمود نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

"تو کیا سی ورلڈ کے اندر جانے کا یہ راستہ ہے"...... لیڈی بلیک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ یہ سی ورلڈ انتہائی حیرت انگیز انداز میں ڈیزائن کی گیا ہے ایسے راستے اور بھول بھلیاں میں نے آج سے پہلے کسی جگہ نہیں دیکھے"...... میجر پرمود نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"باقی دو گنز یہاں ہوں گے"...... کیپٹن نوازش نے کہا۔

"امید تو کی جا سکتی ہے"...... میجر پرمود نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ہم واپس ای کنگ کے آفس میں جا کر اس کی الماری کے خفیہ خانے سے سپر میگا بموں کا پورا باکس لے آئیں اور اسے یہاں رکھ کر فائر کر دیں اس طرح بی ورلڈ کھل کر ہمارے سامنے آجائے گا"...... وائٹ شارک نے کہا۔

"ان صاحب کی بات درست ہے لیکن ہمیں کافی وقت لگ جائے گا"...... لانوش نے فوراً ہی وائٹ شارک کی تائید کرتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے وائٹ شارک نے ٹھیک کہا ہے اب سوائے اس کے مشورے پر عمل کرنے کے اور کوئی راستہ بھی نہیں رہا"۔ لیڈی بلیک نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ چلو"...... میجر پرمود کہا۔ چنانچہ وہ سب واپس چل پڑے۔ لیکن ابھی وہ تھوڑا ہی آگے گئے ہوں گے کہ اچانک راہداری کی چھت سے چٹک کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی پوری راہداری میں ہر طرف سفید رنگ کا دھواں سا پھیلتا چلا گیا اور اس کے ساتھ ہی میجر پرمود اور اس کے سب ساتھی اس طرح فرش پر گر گئے جیسے ان کے جسموں سے توانائی یکلخت بھاپ بن کر اڑ گئی ہو۔ وہ تھے ہوش میں لیکن صرف دیکھ اور سن سکتے تھے۔ اس کے علاوہ ان میں پلک جھپکنے کی قوت بھی باقی نہ رہی تھی۔ دھواں

جیسے ہی غائب ہوا راہداری کی چھت میں موجود ایک سوراخ سے تیز روشنی نکل کر ان سب پر پڑی اور اس کے ساتھ ہی چٹک کی آواز سنائی دی اور پھر ایک انسانی آواز ان کے کانوں میں پڑی۔

"اب تو یہ بے حس ہو گئے ہیں۔ پڑے رہیں یہیں"۔ بولنے والا کوئی ادھیڑ عمر آدمی تھا۔ اس لئے اس کی آواز بھرائی ہوئی تھی۔

"پھر بھی ان کا ہلاک ہونا ضروری ہے ڈی کنگ"...... ایک اور آواز سنائی دی اور اپنی آواز سے یہ آدمی بھی ادھیڑ عمر معلوم ہوتا تھا۔

"ایس کنگ۔ تمہیں معلوم تو ہے کہ اس وقت ہم کس قدر مصروف ہیں اور کامیابی کے بالکل قریب ہیں۔ تمہارا مطلب ہے کہ ہم یہ سارا کام پیک اپ کر کے انہیں ہلاک کریں اور پھر ہم کام کو دوبارہ ری اوپن کریں۔ تمہیں معلوم تو ہے کہ ایسا کرنے سے ہمارا کام کئی روز آگے جا پڑے گا۔ ویسے تم فکر مت کرو۔ اب یہ کچھ نہیں کر سکیں گے"...... ڈی کنگ کی آواز سنائی دی اور پھر خاموشی طاری ہو گئی۔ میجر پرمود اس کے تمام ساتھی واقعی بے بسی کے عالم میں راہداری کے فرش پر پڑے تھے۔

سی ورلڈ کے شعبہ سپیشل گیٹ ون وے سیکشن کا انچارج ہسل
ایک مشین کے سامنے بیٹھا اس کی مرمت میں مصروف تھا۔ یہ مشین
اچانک خراب ہو گئی تھی۔ اور ہسل نے سوچا کہ اس مشین کی فوری
مرمت کر دی جائے۔ یہ مشین عام طور پر کام میں نہ آتی تھی۔ اس
کا تعلق سنٹرل کمپیوٹر سے نہ تھا۔

یہ مشین سی ورلڈ کو سمندری زلزلے سے بچانے کے لئے نصب
کی گئی تھی۔ ہسل اس مشین کی مرمت میں مصروف تھا کہ اچانک
ایک سائیڈ میں موجود مشین سے سیٹی کی تیز آواز گونجی۔ ہسل یہ
آواز سنتے ہی چونک پڑا۔ وہ تیزی سے اٹھا اور اس مشین کی طرف
بڑھا۔ یہ ایک خصوصی مشین تھی۔ اس کا تعلق براہ راست بگ کنگ
سے تھا اور اس مشین سے سیٹی کی آواز اس وقت نکلتی تھی جب بگ
کنگ کی زندگی کو کوئی خطرہ درپیش ہوتا۔ یہ مشین یہاں اس لئے
رکھی گئی تھی کہ اگر کبھی بگ کنگ کی زندگی کو کوئی خطرہ محسوس ہو تو

ہسل فوراً ہنگامی انتظامات کر سکے اور ہسل کی زندگی میں پہلی بار
اس مشین نے کاشن دیا تھا۔ اس لئے وہ بے حد حیران بھی تھا۔

ہسل جلدی سے مشین کے پاس پہنچا۔ اس نے اس کی سکرین
پر ایک عجیب سا منظر دیکھا۔ ایک بڑے سے کمرے میں بگ کنگ،
دس مرد اور دو عورتیں موجود تھیں۔ بگ کنگ کی حالت غیر تھی اور
ایک آدمی، بگ کنگ پر مسلسل تشدد کر رہا تھا۔

ہسل کی آنکھیں یہ دیکھ کر پھیل گئیں کیونکہ یہ افراد وہی تھے
جن کی لاشیں سی رنر کے ذریعے سی ورلڈ میں لائی گئی تھیں۔ پھر
ہسل کے سامنے ہی بگ کنگ کی ریسٹ واچ اور کنٹرولنگ پیڈ
اتارا گیا اور پھر ریسٹ واچ کو آگ لگتے اس نے خود بھی دیکھا۔
ابھی ہسل کا ذہن اس ساری صورتحال کو سمجھنے کی کوشش ہی کر رہا تھا
کہ اس نے فرش کو درمیان سے کھلتے دیکھا اور پھر پلک جھپکنے میں
بگ کنگ اور دوسرے افراد غائب ہو چکے تھے۔ فرش دوبارہ برابر
ہو چکا تھا۔

"اوہ اوہ انہیں سمندر میں گرایا گیا ہے۔ اوہ یہ تو قتل ہے بگ
کنگ کا قتل"...... ہسل نے بری طرح گھبرائے ہوئے لہجے میں
کہا۔ اتنا تو وہ جانتا تھا کہ یہ کام صرف ایم سی ون ہی کر سکتا ہے۔
چنانچہ وہ اٹھ کر اس مشین کی طرف دوڑا جس کا تعلق ایم سی ون
سے تھا۔ لیکن دوسرے لمحے وہ رک گیا کیونکہ اس مشین کا لنک اس
مشین سے تھا جو زیر مرمت تھی۔ اس وجہ سے وہ اسے استعمال نہ کر

سکتا تھا۔ جب تک وہ پہلی مشین درست نہ ہو جاتی۔ مسلسل چند لمحے
کھڑا سوچتا رہا کہ وہ اب کیا کرے کہ اچانک اسے ایک خیال
آ گیا کہ بگ کنگ کے خاتمے کے بعد وہ سی ورلڈ میں سب سے
سینئر ہو گیا ہے۔ اس لئے اب اسے بگ کنگ بننا چاہئے۔

سنیارٹی کی وجہ سے ہی اسے سب سے اہم شعبہ سپیشل گیٹ
وے کی سیکورٹی کا کام سونپا گیا تھا لیکن وہ بگ کنگ کا عہدہ کیسے
حاصل کرے اس کے لئے اسے کوئی لائحہ عمل نہ سوجھ رہا تھا۔ پھر
اس نے یہی فیصلہ کیا کہ پہلے وہ مشین کی مرمت کرے۔ اس کے
بعد ایم سی ون سے رابطہ کر کے اسے اپنے حق میں سیٹ کر کے بگ
کنگ بن جائے گا۔ لیکن اسی لمحے اس کے ذہن میں ایک اور خیال
آ گیا تو وہ بری طرح اچھل پڑا۔ بگ کنگ کی ریسٹ واچ جلتی
اس نے خود دیکھی تھی اور اس کے بعد ہی ایم سی ون نے سب کو
سمندر میں گرا دیا تھا۔ اس کا صاف مطلب تھا کہ ماسٹر کمپیوٹر غداری
کر رہا ہے اس نے بگ کنگ کو قتل کر دیا ہے کیونکہ یہ تو یقینی امر تھا
کہ سمندر میں گرنے کے بعد پانی کے بے پناہ دباؤ کی وجہ سے وہ
ختم ہو چکے ہوں گے اور اب ایم سی ون لازماً تمام کنٹرول خود
سنبھال لے گا اور ہو سکتا ہے وہ سی ورلڈ میں موجود سب انسانوں کا
خاتمہ کر دے۔

یہ خیال آتے ہی وہ تیزی سے ایک ملحقہ کمرے کی طرف
دوڑا۔ اس کمرے کا دروازہ اس بڑے ہال کے ایک کونے میں تھا۔

کمرے میں داخل ہو کر اس نے ایک الماری کھولی اور اس میں
سے ایک چھوٹا سا باکس جس کے ساتھ بیلٹ بندھی ہوئی تھی نکال کر
اپنی کمر سے باندھ لیا اور پھر اس نے باکس کی سائیڈ میں لگا ہوا
بٹن دبا دیا۔ اب اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمایاں ہو
گئے تھے۔ اس باکس میں سے ایسی ریز نکلتی تھیں جس نے اس کے
گرد ایسا پروٹیکشن سرکل بنا دیا تھا جس کی وجہ سے اس پر کوئی ریز یا
ہتھیار اثر نہ کر سکتا تھا۔

یہ باکس اس کی اپنی ایجاد تھا۔ سی ورلڈ آنے سے پہلے وہ کارمن
کی ایک دفاعی لیبارٹری میں سائنسدان تھا اور اس نے خود سی ورلڈ
میں کام کرنے کی خواہش ظاہر کی تھی۔ بگ کنگ بھی اس کی بے حد
قدر کرتا تھا۔ ماسٹر کمپیوٹرز کی تنصیب میں اس کا بھی حصہ شامل تھا۔
اور نجانے کس لئے وہ یہ باکس لیبارٹری سے ساتھ لے آیا تھا۔ آج
تک تو اس کے استعمال کی نوبت نہ آئی تھی۔ لیکن آج اسے اس
کے استعمال کی ضرورت پڑ گئی تھی۔ باکس کمر سے باندھ کر وہ واپس
ہال میں آ گیا اور اس کے بعد اس نے تیزی سے مشین کی مرمت
کرنی شروع کر دی۔ کافی دیر تک وہ اس مشین کی مرمت میں
مصروف رہا۔

جب مشین تیار ہو گئی تو اس نے اس کا کنکشن بحال کیا اور اس
کے بعد وہ اٹھ کر کمپیوٹر ایم سی ون سے رابطے کی مشین کی طرف
بڑھ گیا۔ اس نے مشین کے دو تین بٹن دبائے تو مشین پر لگی ہوئی

سکرین روشن ہو گئی لیکن سکرین روشن ہوتے ہی وہ بری طرح اچھل پڑا۔ اس نے سکرین پر ایک منظر دیکھا کہ ایک کمرے میں مین کنٹرول روم کا چیف اور اس کا نمبر ٹو اکٹھے تھے۔ وہ آپس میں باتیں کر رہے تھے اور پھر اسے ایم سی ون کی کھڑکھڑاتی ہوئی آواز سنائی دی۔ مشین کا تعلق چونکہ ایم سی ون کے مین سیکشن سے تھا۔ اس لئے جو کچھ کمپیوٹر کر رہا تھا وہ سب کچھ اس مشین کے ذریعے ہسل کو دکھائی دے رہا تھا۔ پھر ہسل نے ان دونوں کو سرخ رنگ کی شعاع سے جل کر ہلاک ہوتے دیکھا۔ اس کے بعد ہسل نے دیکھا کہ مین کنٹرول روم کا دروازہ کھلا اور دوسرے لمحے روبوٹ ایم سی ون اور اس کے پیچھے بے شمار روبوٹس مین کنٹرول روم میں داخل ہوئے اور پھر ان روبوٹس نے نہ صرف مین کنٹرول روم میں موجود افراد کو ہلاک کرنا شروع کر دیا بلکہ مین کنٹرول روم میں جو روبوٹس کام کر رہے تھے ان سب کو بھی بلاسٹنگ ریز سے تباہ کرنا شروع کر دیا تھا۔

"یہ۔ یہ۔ یہ ایم سی ون کیا کر رہا ہے۔ کیا یہ پاگل ہو گیا ہے"...... ہسل نے چیختی ہوئی آواز میں کہا۔ مین کنٹرول روم میں موت کا بھیانک رقص جاری تھا۔ ایم سی ون اور اس کے ساتھ آنے والے روبوٹس انسانوں کو انتہائی بے دردی سے ہلاک کرتے جا رہے تھے اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے وہاں خون اور انسانی لاشوں کے ڈھیر لگ گئے۔ تباہ ہونے والے روبوٹس کے پرزے بھی وہاں

بکھیل گئے تھے۔

"یہ غداری ہے سراسر غداری۔ میں ایم سی ون کو اس طرح سی ورلڈ پر قبضہ نہیں کرنے دوں گا۔ یہ جو کر رہا ہے غلط کر رہا ہے۔ میں اسے اس غداری کی سزا ضرور دوں گا"...... ہسل نے غراتے ہوئے کہا۔

"اب تم کنٹرول روم کی مکمل صفائی کرو اور پھر اس کنٹرول روم کو سنبھال لو۔ یاد رہے۔ یہاں جتنے روبوٹس ہیں وہ سب یہیں رہیں گے۔ تم سب کے علاوہ یہاں نہ تو کوئی انسان داخل ہو گا اور نہ ہی کوئی اور روبوٹ۔ یہاں تک کہ اگر میں بھی دوبارہ کنٹرول روم میں آؤں تو تم مجھ پر بھی اٹیک کر سکتے ہو۔ میرے جاتے ہی تم مین کنٹرول روم کو سیلڈ کر دو گے ہمیشہ کے لئے"...... ایم سی ون نے چیختے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ کیا کر رہا ہے نانسنس۔ یہ تو مین کنٹرول روم کو ہی سیلڈ کر رہا ہے۔ اگر اس نے مین کنٹرول روم کو سیلڈ کر دیا تو پھر میں وہاں کیسے جاؤں گا۔ میرے پاس جو کنٹرولر ہے اسے میں اس مین کنٹرول روم میں ہی جا کر ایم سی ون اور سی ورلڈ کے تمام سسٹمز سے لنکڈ کر سکتا ہوں"...... ہسل نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ وہ چند لمحے سوچتا رہا۔ اس دوران ایم سی ون مین کنٹرول روم میں جگہ لینے والے روبوٹس کو خصوصی ہدایات دیتا رہا پھر وہ مڑا اور تیز تیز چلتا ہوا مین کنٹرول روم سے نکلا چلا گیا۔

"یہ تو انتہائی خوفناک مسئلہ ہے۔ اب اس سے کیسے نپٹا جائے"...... ہسل کمرے میں ٹہلتے ہوئے سوچنے لگا لیکن کوئی صورت اسے سمجھ نہ آ رہی تھی۔ اس سیکشن سے وہ ایم سی ون کی مرضی کے بغیر باہر نہ نکل سکتا تھا اور یہاں رہ کر وہ ایم سی ون کو نہ ہی تباہ کر سکتا تھا اور نہ ہی اسے کنٹرول کر سکتا تھا۔ بڑی عجیب سی صورتحال تھی اور پھر اسے اچانک ایک خیال آیا تو وہ بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ اوہ۔ اگر ایسا ہو گیا تو بے حد خطرناک بات ہو گی اور پوری دنیا میں خوفناک تباہی پھیل جائے گی"...... ہسل نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اسے خیال آ گیا تھا کہ کہیں ایم سی ون سی ورلڈ کے فائنل آپریشن کے احکامات جاری نہ کر دے۔ فائنل آپریشن کی تیاریاں تو ہو رہی تھیں۔ لیکن اسے مخصوص حالات دیکھ کر ہی عمل میں لانا تھا اور ہسل کے خیال کے مطابق ابھی مخصوص حالات پیدا نہ ہوئے تھے۔ یہ آپریشن دنیا میں موجود ان ممالک کی روبوٹس کے ذریعے سرکوبی کرنا تھی جنہوں نے ابھی تک روبوٹس کے سامنے گھٹنے نہ ٹیکے تھے یا ابھی وہ بگ کنگ کے سامنے سر جھکانے سے پس و پیش سے کام لے رہے تھے۔ بگ کنگ نے فیصلہ کیا تھا کہ پہلے وہ پوری دنیا میں ہر طرف روبوٹس پھیلا دے گا اور اس کے بعد وہ فائنل آپریشن کے احکامات دے گا۔ دنیا کے تمام ممالک میں روبوٹس پہنچ چکے ہوں گے اور پھر جو بھی ملک اس کے سامنے

گھٹنے ٹیکنے سے انکار کرے گا وہ اس کے خلاف روبوٹس کو ان ایکشن ہونے کا حکم دے دے گا اور پھر بھی اگر کسی ملک نے اس کا تسلط قبول کرنے سے انکار کیا تو وہ روبوٹس اور ریڈ کرافٹس کے ذریعے ان ممالک کو نیست و نابود کر دے گا۔

"ایم سی ون کو روکنا چاہئے۔ ہر قیمت پر روکنا چاہئے"۔ ہسل نے سوچا اور پھر وہ دوڑتا ہوا دوبارہ اسی مشین کی طرف بڑھا۔ جس سے پہلے اس نے یہ سارا منظر دیکھا تھا۔ اس نے جلدی سے مشین کے بٹن دبائے تو مشین پر موجود اسکرین دوبارہ روشن ہو گئی۔

"اوہ۔ تم ابھی زندہ ہو۔ تم مرکرین شعاع سے بچ گئے ہو ہسل۔ یہ کیسے ممکن ہے"...... ماسٹر کمپیوٹر ایم سی ون کی آواز سنائی دی۔

"ایم سی ون۔ سنو۔ تم صرف ایک مشین ہو جبکہ میں انسان ہوں۔ اور انسانی ذہن بہرحال تم جیسے کمپیوٹروں پر فوقیت رکھتا ہے۔ تم مجھے کسی صورت نہیں مار سکتے۔ جبکہ میں تمہیں تباہ کرنے کا راز جانتا ہوں"...... ہسل نے سخت اور تیز لہجے میں کہا۔

"یہ تمہاری غلط فہمی ہے ہسل۔ میں ایم سی ون ہوں ماسٹر کمپیوٹر اور میں تم انسانوں سے کہیں زیادہ ذہین ہوں۔ سی ورلڈ ون پر اب مکمل طور پر میرا قبضہ ہو چکا ہے۔ میں نے بگ کنگ کے تمام وفاداروں کو ہلاک کرانا شروع کر دیا ہے چاہے وہ انسان ہوں یا پھر روبوٹس۔ تم بھی بگ کنگ کے وفاداروں میں سے ایک ہو اور

مجھے معلوم ہے کہ اگر تم زندہ رہے تو تم میرا کام خراب کر سکتے ہو اس لئے میں تمہیں بھی ہلاک کر دوں گا۔ تم مجھ سے اپنا بچاؤ نہیں کر سکو گے۔ دیکھو میں تمہیں کیسے ختم کرتا ہوں"...... ایم سی ون کی کھڑکھڑاتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"سنو۔ ایم سی ون میں نے خود اپنے ہاتھوں سے تمہاری تنصیب کی ہے اور میں جانتا ہوں کہ تم میں کون کون سی خامیاں ہیں اور تم کس طرح تباہ ہو سکتے ہو۔ اگر تمہیں معلوم نہ ہو تو میں بتا دوں کہ تمہارا ڈی ایس ہنڈرڈ چارجر لیول پر ہے اور اس کا لیول ڈاؤن ہوتے ہی تم ناکارہ ہو جاؤ گے اور تمہیں یہ اچھی طرح معلوم ہے کہ چارجر لیول کا کنٹرول میرے پاس موجود ہے۔ میں نے اسے اپنے وائس کنٹرول پر رکھا ہوا ہے۔ میرے منہ سے نکلنے والے چند الفاظ لیول ڈاؤن کر دیں گے۔ بولو کیا چاہتے ہو"...... ہمسل نے ایک داؤ کھیلتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ تمہارے الفاظ سے لیول کیسے ڈاؤن ہو سکتا ہے"...... ایم سی ون نے کہا۔

"اس کا راز صرف بگ کنگ اور مجھے معلوم ہے۔ بگ کنگ ہلاک ہو چکا ہے اور میں زندہ ہوں اور میری کمر سے فاسٹ چارجڈ کنٹرولر بندھا ہوا ہے۔ اس کی موجودگی میں تمہارا کوئی بھی جارحانہ حملہ مجھ پر اثر انداز نہیں ہو سکتا۔ تم نے مرکرین شعاع کا اثر دیکھ لیا"۔ ہمسل نے کہا۔

"اگر ایسی بات ہے تو پھر میرے لئے تمہارا خاتمہ لازمی ہو گیا ہے"...... ایم سی ون نے کہا۔

"کر کے دیکھ لو۔ جیسے ہی تم نے مجھ پر کوئی حربہ استعمال کیا۔ میں لیول ڈاؤن کر کے ہمیشہ کے لئے تمہیں ناکارہ کر دوں گا۔ البتہ اگر تم چاہو تو تمہارے ساتھ بارگیننگ ہو سکتی ہے۔ کیونکہ بہرحال بحیثیت ایک سائنس دان میں تم جیسی مشین کو ناکارہ نہیں کرنا چاہتا۔ تم جیسی مشینیں صدیوں میں بھی نہیں بنائی جا سکتیں لیکن جب میری اپنی جان کا مسئلہ ہو گا تو پھر میں یہ بھی کر گزروں گا"...... ہمسل نے کہا۔

"تم کیا چاہتے ہو"...... ایم سی ون نے پوچھا اور ہمسل کا دل خوشی سے اچھل پڑا۔ وہ صرف اپنی ذہانت سے اس خوفناک روبوٹ کو ذہنی طور پر کنٹرول کرنے میں کامیاب ہو گیا تھا۔

"میں چاہتا ہوں کہ تم اور میں بیک وقت سی ورلڈ کے بگ کنگ بن جائیں تم روبوٹ بگ کنگ اور میں انسان بگ کنگ"...... ہمسل نے فوراً جواب دیتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ دو بگ کنگ کیسے ہو سکتے ہیں۔ بگ کنگ تو ایک ہی ہوتا ہے"...... مشین نے اپنی فیڈنگ شدہ ذہانت کے بل بوتے پر کہا۔

"تو پھر ایسا کرتے ہیں کہ تم بگ کنگ نمبر ایک بن جاؤ میں بگ کنگ نمبر دو بن جاتا ہوں۔ یہ تو ممکن ہے"...... ہمسل نے کہا۔

''ہاں ایسا ہو سکتا ہے۔ لیکن اس کا فائدہ تمہیں کیا ہو گا''۔ ماسٹر کنٹرول نے پوچھا۔

''فائدہ صرف اتنا ہو گا کہ تم میرے مشورے کے پابند ہو گے۔ بس میرے لئے اتنا ہی کافی ہے''...... ہسل نے کہا۔

''نہیں۔ تمہیں مجھ سے مشورہ کرنا ہو گا''...... ایم سی ون نے عین ہسل کے توقع کے مطابق جواب دیا۔

''ایسی صورت میں پھر میں بگ کنگ نمبر ایک ہوں گا اور تم نمبر دو''...... ہسل نے کہا۔

''ٹھیک ہے مجھے منظور ہے''...... ایم سی ون نے کہا۔

''تو پھر سپیشل کاشن کوڈ بولو تا کہ اس فیصلے پر عمل کیا جا سکے''...... ہسل نے جلدی سے کہا۔

''او کے''...... ایم سی ون نے کہا اور چند لمحے کھڑکھڑاہٹ اور سیٹیوں کی ملی جلی آوازیں سنائی دیتی رہیں۔ پھر اچانک ایم سی ون میں سے سائرن کی آوازیں سنائی دینے لگیں تو ہسل نے اطمینان کا طویل سانس لیا۔ وہ ایم سی ون کو ڈاج دینے میں کامیاب ہو چکا تھا۔ مشین نے فریکوئنسی خود ہی بدل لی تھی۔ اب وہ ہسل کے کنٹرول کو تسلیم کر چکی تھی۔ یہ ہسل کی بہت بڑی کامیابی تھی اس نے اطمینان کا ایک طویل سانس لیا اور مشین بند کر کے وہ اٹھا اور بگ کنگ کے آفس کی طرف چل پڑا۔

اب دروازے کھل رہے تھے اور وہ مختلف راہداریوں سے بڑے

فاتحانہ انداز میں گزرتا ہوا بگ کنگ کے مخصوص کمرے میں پہنچ گیا۔ خوشی سے اس کی باچھیں کھلی جا رہی تھیں۔ ابھی وہ بگ کنگ کی کرسی پر بیٹھ کر ادھر ادھر کا جائزہ لے رہا تھا کہ سامنے رکھی ہوئی مشین چل پڑی اور ایم سی ون کی آواز سنائی دی۔

''بگ کنگ نمبر ون۔ میں فائنل آپریشن کا حکم دے رہا ہوں تا کہ سی ورلڈ کے اصل مقاصد حاصل کئے جا سکیں''...... ایم سی ون کی آواز سنائی دی۔

''اوہ نہیں ایم سی ون۔ ابھی حالات سازگار نہیں ہیں۔ جب تک تمام ملکوں میں پھیلی ہوئی ہماری تنظیمیں پوری طرح فعال اور طاقتور نہ ہو جائیں اور پوری دنیا میں ہم روبوٹس فورس نہ پھیلا دیں اور دنیا کا کنٹرول سنبھالنے کے قابل نہ ہو جائیں فائنل آپریشن کامیاب نہیں ہو سکے گا''...... ہسل نے جلدی سے کہا۔

''میں تمہارے مشورے کا پابند نہیں ہوں۔ البتہ معاہدے کے مطابق تم میرے مشورے کے پابند ہو۔ اس لئے میں تمہاری بات نہیں مانتا''...... ایم سی ون نے کہا۔

''سنو ایم سی ون۔ میں بگ کنگ نمبر ایک ہوں اور چونکہ تم کاشن دے چکے ہو۔ اس لئے اب تم میری اجازت اور مرضی کے بغیر کوئی قدم نہیں اٹھا سکتے۔ تمہارا سسٹم ایسا قدم اٹھاتے ہی خود بخود بند ہو جائے گا''...... ہسل نے کہا۔

''اوہ لیکن تم نے تو کہا تھا''...... ایم سی ون نے کہا۔

''جو میں نے کہا تھا وہ درست ہے۔ سنو ایم سی ون کوئی مشین کبھی کسی انسان کے ذہن تک نہیں پہنچ سکتی۔ اب تم دیکھو کہ میں نے کس طرح تمہارے ساتھ ذہانت کا کھیل کھیلا اور تم میرے داؤ میں آ کر کاشن دے بیٹھے۔ اب میں بگ کنگ ہوں میرے حکم کے بغیر تم کوئی اقدام نہیں کر سکتے۔ اگر یقین نہ آئے تو کر کے دیکھ لو''...... ہسل نے فاتحانہ انداز میں کہا تو جواب میں چند لمحے گڑگڑاہٹ کی آوازیں سنائی دیتی رہیں پھر یکلخت خاموشی چھا گئی۔

''تم درست کہہ رہے ہو بگ کنگ۔ تم نے مجھے کنٹرول کر لیا ہے۔ ٹھیک ہے پھر کبھی موقع آئے گا''...... ایم سی ون کی کھرکھراتی ہوئی آواز سنائی دی اور ہسل بے اختیار ہنس پڑا۔

''مجھے فارن رپورٹس بھیجو تاکہ میں سب کو ہدایات دے سکوں۔ اٹ از مائی آرڈر''...... ہسل نے کہا۔

''یس بگ کنگ''...... ایم سی ون نے کہا اور اس کے ساتھ ہی مشین خاموش ہو گئی۔ دوسرے لمحے میز کی سطح کا ایک حصہ ڈھکن کی طرح اٹھا اور یکے بعد دیگرے پانچ فائلیں باہر آ گئیں۔

ہسل نے ایک فائل کھول کر اسے پڑھنا شروع کر دیا یہ بیرونی سیکشن کی طرف سے سی ورلڈ کے لئے مختلف رپورٹس تھیں۔ ابھی ہسل پہلی فائل کا مطالعہ کر رہا تھا کہ اچانک ایم سی ون کی آواز سنائی دی۔

''بگ کنگ۔ ٹیں ون سیکشن نمبر سکس سے مجھے کچھ انسانوں کی

موجودگی کی رپورٹ ملی ہے''...... ایم سی ون نے کہا۔

''ٹیں ون سیکشن نمبر سکس۔ یہ کون سا سیکشن ہے''...... ہسل نے چونکتے ہوئے پوچھا اور ایم سی ون نے اسے بیرونی کمرے کے متعلق بتا دیا۔

''میں اس سیکشن کو آن کر رہا ہوں۔ آپ چیک کریں اور مجھے حکم دیں''...... ایم سی ون نے کہا اب واقعی وہ مکمل طور پر ہسل کے کنٹرول میں آ چکا تھا اور دوسرے لمحے مشین کے اوپر لگی ہوئی سکرین پر جھماکے سے ہونے لگے اور پھر ایک منظر ابھر آیا اس منظر کو دیکھتے ہی ہسل بری طرح کرسی سے اچھل پڑا۔

یہ ایک راہداری تھی جس میں دو عورتیں اور دس مرد تیزی سے آگے بڑھ رہے تھے۔ یہ وہی گروپ تھا۔ جو بگ کنگ کے ساتھ بے ہوش ہو کر سمندر میں جا گرا تھا۔ لیکن اب وہ ہسل کو صحیح سلامت نظر آ رہا تھا اور سب افراد نہ صرف صحیح سلامت نظر آ رہے تھے بلکہ سی ورلڈ میں بھی موجود تھا۔ بگ کنگ اسے عمران گروپ کہتا تھا۔

''یہ لوگ یہاں کیسے پہنچ گئے''...... ہسل نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یہ انسان ٹیں ون سیکشن سے آئے ہیں۔ یہ ٹیں ون سیکشن میرے کنٹرول سے باہر ہے۔ یہ وہاں سے نکلنے پر میری رینج میں آئے ہیں۔ اب ان کے متعلق کیا حکم ہے''...... ایم سی ون نے

پوچھا۔

"سنو۔ انہیں کسی ایسے کمرے میں قید کر دو جہاں میں ان سے پوچھ گچھ کر سکوں اور مجھے کوئی خطرہ بھی نہ ہو"...... ہسل نے کچھ سوچتے ہوئے کہا اسے دراصل خیال آ گیا تھا کہ یہ لوگ بگ کنگ کے ساتھ بے ہوش ہو کر سمندر میں گرے تھے۔ اگر یہ زندہ سی ورلڈ میں واپس آ سکتے ہیں تو پھر بگ کنگ جو کہ بے پناہ طاقتوں کا مالک بھی تھا لازماً زندہ ہو گا۔ اور ایسی صورت میں اس کا بگ کنگ کا عہدہ سخت خطرے میں تھا بلکہ بگ کنگ نے تو اسے فوراً ہلاک کر دینا ہے۔ کیونکہ بگ کنگ کی زندگی میں اس کی جگہ لینا تنظیم سے غداری تھی۔ اس لئے وہ ان سے پوچھ گچھ کر کے تسلی کر لینا چاہتا تھا۔

"یس بگ کنگ۔ میں انہیں بلیو روم میں پہنچا دیتا ہوں۔ یہ جب تک وہاں رہیں گے بے حس رہیں گے صرف ان کا ذہن اور زبان کام کر سکے گی۔ آپ وہاں ان سے آسانی سے پوچھ گچھ کر سکتے ہیں"...... ایم سی ون نے کہا۔ ہسل نے دیکھا کہ راہداری میں بھاگتے ہوئے ان افراد کے گرد ہلکے سفید رنگ کا دھواں تیزی سے پھیلتا گیا اور پھر وہ مری ہوئی مکھیوں کی طرح وہیں راہداری میں ہی ڈھیر ہوتے گئے۔ اس کے ساتھ ہی سکرین پر منظر غائب ہو گیا۔ اب سکرین پر جھماکے سے ہوتے ہوئے نظر آ رہے تھے۔ اور تھوڑی دیر بعد ایک دوسرا منظر ابھر آیا۔ یہ ایک خاصے بڑے کمرے کا منظر

تھا۔ جس کی دیواروں چھت اور فرش کا رنگ گہرا نیلا تھا۔ اس کمرے کے فرش پر عمران گروپ لاشوں کی صورت میں پڑا ہوا تھا۔ ان سب کی آنکھیں بند تھیں۔

"یہ سب دس منٹ بعد خود بخود ہوش میں آ جائیں گے"...... ایم سی ون نے کہا اور اس کے ساتھ ہی مشین بند ہو گئی۔ ہسل کرسی سے اٹھا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے چہرے پر اب گہرا اطمینان جھلک رہا تھا۔ اس نے اپنی ذہانت کے بل بوتے پر نہ صرف ایم سی ون کو اپنی گرفت میں لے لیا تھا بلکہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو بھی ایم سی ون کے ذریعے بے ہوش کرا دیا تھا۔ وہ اب جب چاہتا ان سب کو آسانی سے ہلاک کر سکتا تھا۔

"عمران"...... اچانک جولیا نے کہا تو عمران چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

"اگر تنویر اور باقی سب نہ ہوتے تو جس انداز میں تم نے میرا نام لیا ہے میں جواباً تمہیں جانِ عمران کہتا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"شٹ اپ۔ فضول باتیں نہ کرو"...... جولیا نے جھلاہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

"تو کیا کروں"...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

"اب کچھ کرنا بھی ہے یا اسی طرح دروازے کو دیکھتے رہو گے"...... جولیا نے جھنجلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"جولیا۔ تم اب بدذوق ہوتی جا رہی ہو۔ دیکھو کتنا خوبصورت دروازہ ہے۔ میں اس کی ساخت پر غور کر رہا تھا کہ اپنا گھر بنواؤں گا تو اس میں ایسا ہی دروازہ لگواؤں گا"...... عمران نے مسکراتے

ہوئے کہا۔

"کیا خاصیت ہے اس دروازے میں"...... جولیا نے اور زیادہ جھنجلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"جب میں اور میری بیوی کمرے میں جائیں گے تو پھر یہ دروازہ کھل ہی نہیں سکے گا۔ اور تنویر میری طرح اس دروازے کو گھورتا ہی رہ جائے گا"...... عمران نے کہا اور کمرہ قہقہوں سے گونج اٹھا۔

"یو شٹ اپ"...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔ اس کے انداز میں شرماہٹ تھی جبکہ تنویر نے منہ پھیر لیا۔

"تمہیں تو بس یہی بکواس کرنی آتی ہے"...... جولیا نے مصنوعی غصے سے کہا۔

"مجھے تو بہت کچھ آتا ہے لیکن بس رقیب سفید سے ڈر لگتا ہے"...... عمران جو پوری طرح موڈ میں تھا نے کہا اور جولیا یوں آگے کی طرف بڑھی جیسے عمران پر جھپٹ رہی ہو۔ عمران تیزی سے آگے کی طرف بڑھا اور پھر سیدھا اس دروازے کے قریب جا کر رک گیا۔

"ارے میں خواہ مخواہ اس دروازے کی تعریف کر رہا تھا"۔ عمران کی چونکتی ہوئی آواز سنائی دی اور اس نے جھک کر دروازے کے ساتھ دیوار میں نصب ایک چھوٹے سے بٹن کو پریس کر دیا۔ بٹن پریس ہوتے ہی دروازے پر چمکنے والی سرخ رنگ کی لہریں

غائب ہو گئیں۔ بٹن اتنا چھوٹا تھا کہ صرف قریب سے ہی نظر آ سکتا تھا۔ اس لئے وہ اب تک عمران کی نظروں پر نہ چڑھا تھا۔

لہروں کے ختم ہوتے ہی دروازہ خود بخود کھل گیا۔ سامنے ایک طویل راہداری نظر آ رہی تھی۔ عمران نے آگے بڑھ کر پہلے اپنا ایک ہاتھ راہداری میں آگے کر دیا۔ جب اس کے ہاتھ [illegible] کا کوئی ردعمل نہ ہوا تو وہ دروازہ کراس کر گیا۔ اور پھر باقی ساتھی بھی اس کے پیچھے دروازہ کراس کر کے راہداری میں پہنچ گئے۔

"جلدی کرو۔ ہمیں فوراً کسی محفوظ جگہ پہنچنا ہے"...... عمران نے آہستہ سے کہا اور پھر وہ بے آواز قدموں سے دوڑنے لگے۔ ابھی انہوں نے آدھی راہداری کراس کی ہو گی کہ اچانک ان کے گرد سفید رنگ کا دھواں سا پھیلتا چلا گیا یہ دھواں اس قدر اچانک اور تیزی سے پھیلا تھا کہ جب تک وہ اس کی موجودگی سے آگاہ ہوتے دھواں ان کی سانسوں کے ساتھ ان کے پھیپھڑوں میں پہنچ گیا اور پھر عمران کو یکلخت راہداری گھومتی ہوئی دکھائی دی اور پھر اس کے ذہن پر اندھیروں نے یلغار کر دی۔

پھر جب تاریکی کا پردہ اس کے ذہن سے غائب ہوا تو اس نے اپنے آپ کو نیلے رنگ کے ایک کمرے میں پڑا ہوا دیکھا۔ اس کمرے کی دیواریں اور چھت گہرے نیلے رنگ کی تھی۔ عمران نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن اس کے جسم نے اس کا ساتھ دینے سے انکار کر دیا۔ جسم پوری طرح بے حس ہو چکا تھا۔ وہ صرف اپنی گردن

ادھر ادھر موڑ سکا تھا۔

گردن سے نیچے اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے جسم موجود ہی نہ ہو اور گردن موڑ کر اس نے دیکھا تو اس کے سب ساتھی فرش پر اسی طرح پڑے ہوئے تھے اور وہ سب بھی اسی طرح گردنیں موڑ موڑ کر ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔

"یہ ہم کہاں پہنچ گئے"...... صفدر نے کہا۔

"نیلی جنت میں"...... عمران نے کہا۔

"لیکن بگ کنگ تو ختم ہو چکا ہے۔ پھر یہ سب کچھ کس نے کیا ہو گا"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اندر موجود لوگوں میں سے کسی نے بگ کنگ کا عہدہ سنبھال لیا ہو گا۔ یہاں صرف بگ کنگ ہی تو نہیں تھا یا پھر یہ کام ایم سی ون کا بھی تو ہو سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ ہاں"...... صفدر نے کہا۔

"ہمارا سارا اسلحہ بھی غائب ہے۔ ہمیں مکمل طور پر نہتا کر دیا گیا ہے"...... تنویر نے کہا۔

"ویسے عمران اگر سوچا جائے تو ہم احمقوں کا ایک گروہ ہی لگ رہے ہیں۔ نہ ہمارے پاس کوئی ہتھیار ہیں اور نہ ہی کوئی ایسا سامان جس سے ہم سی ورلڈ کو تباہ کر سکیں اور سی ورلڈ بھی ایسا جو کمپیوٹر کنٹرول ہو"...... جولیا نے خشک لہجے میں کہا۔

"تم نے وہ مصرعہ نہیں سنا ہوا کہ مومن ہو تو بے تیغ بھی لڑتا

ہے سپاہی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ظاہر ہے اس کے سوا وہ اور کہہ بھی کیا سکتا تھا۔ لیکن اس کی بات کا جواب ملنے سے پہلے ہی ان کے سامنے موجود نیلے رنگ کی دیوار میں ایک کھٹاکے سے دروازہ نمودار ہوا اور دوسرے لمحے ایک لمبا تڑنگا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کی کمر کے ساتھ ایک باکس بندھا ہوا تھا۔ چہرے مہرے سے وہ کوئی سائنس دان ہی لگتا تھا۔ اس کی آنکھوں میں ذہانت کی جھلکیاں موجود تھیں۔

"تو تم لوگ نہ صرف زندہ بچ گئے بلکہ واپس سی ورلڈ میں داخل ہونے میں کامیاب بھی ہو گئے"...... آنے والے نے ان کے سامنے پہنچ کر کہا۔

"اگر یہ سی ورلڈ ہے تو پھر تمہاری بات درست ہے"...... عمران نے کہا۔

"تو تمہیں معلوم نہیں کہ یہ سی ورلڈ ہے"...... آنے والے نے چونکتے ہوئے کہا۔ اس کی آنکھیں سکڑ سی گئی تھیں۔

"معلوم تو تھا لیکن میں نے سوچا کہ تصدیق کر لوں۔ ویسے جناب کی تعریف کیا ہے۔ میں نے کسی کتاب میں پڑھا تھا کہ مہذب افراد بات چیت کرنے سے پہلے اپنی تعریف ضرور کرتے ہیں اگر وہ کسی تعریف کے قابل ہوں تو ورنہ احمقوں کی طرح سر ہلاتے رہ جاتے ہیں"...... عمران کی زبان پوری روانی سے چل رہی تھی۔

"میں بگ کنگ ہسل ہوں"...... آنے والے نے بڑے فخریہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ ویسے عمران کی بات سن کر اس کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ تیر گئی تھی اور اس کی مسکراہٹ نے عمران کو اس کی ٹائپ سمجھنے میں خاصی مدد دی۔

"یہاں سی ورلڈ میں کتنے بگ کنگ ہیں۔ میرے خیال میں تو یہ سی ورلڈ نہیں بلکہ بگ کنگ بنانے والی کوئی فیکٹری ہے"...... عمران نے کہا اور اس بار ہسل بے اختیار ہنس پڑا۔

"تمہارا خیال غلط ہے۔ میں اکیلا ہی بگ کنگ ہوں۔ پہلا بگ کنگ تو تمہارے ساتھ ہی سمندر میں جا گرا تھا"...... ہسل نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تو اس سی ورلڈ میں بگ کنگ بننے کے لئے کیا تم ہی رہ گئے تھے"...... عمران نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہاں واقعی مجبوری تھی۔ ایم سی ون نے سی ورلڈ پر اپنی حکومت قائم کر لی تھی۔ لیکن میں اس باکس کی وجہ سے بچ گیا اور پھر میں نے اپنی ذہانت سے اس خوفناک روبوٹ کو شکست دے کر اس کا کنٹرول سنبھال لیا۔ لیکن تم لوگ کیسے اندر داخل ہوئے اور بگ کنگ کہاں ہیں"...... ہسل نے کہا۔ وہ اطمینان سے ساری باتیں اس لئے کر رہا تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی حرکت بھی کرنے سے معذور ہیں اور وہ جب چاہے ایک اشارے سے انہیں جلا کر راکھ کر سکتا ہے۔

"لیکن پہلے بگ کنگ کی موجودگی میں تم کیسے بگ کنگ بن سکتے ہو"...... عمران نے اچانک ایک خیال کے تحت پوچھا۔

"پہلے بگ کنگ کی موجودگی میں۔ کیا مطلب۔ وہ تو بے ہوشی کے دوران ہی ختم ہو چکا ہو گا"...... ہسل نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا تو عمران کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی۔ کیونکہ اس کے ذہن میں آنے والا خیال کہ انہیں اب تک زندہ اس لئے رکھا گیا ہے تاکہ بگ کنگ کے متعلق تسلی کر لی جائے۔ درست ثابت ہوا تھا۔

"ارے تو تمہیں علم ہی نہیں ہے کہ بے ہوش ہو جانے کے بعد تمہارے بگ کنگ پر کیا گزری۔ اسے ایکریمین بحریہ کی ایک آبدوز نے بچا لیا۔ ہم بھی اس کے ساتھ ہی بچ گئے تھے پھر میں نے تمہارے بگ کنگ سے ایک معاہدہ کر لیا۔ بگ کنگ کمپیوٹر پر دوبارہ قبضہ کرنے کے لئے اس کا سپریم کوڈ بھی بدلنا چاہتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"سپریم کوڈ۔ اوہ۔ مگر وہ کہاں ہے۔ سی ورلڈ میں تو نہیں ہے۔ اگر یہاں ہوتا تو تمہاری طرح ایم سی ون مجھے اس کی بھی اطلاع دے دیتا کہ وہ زندہ ہے"...... ہسل نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"وہ واقعی سی ورلڈ میں نہیں ہے۔ لیکن معاہدے کے تحت اس نے مجھے ایک ایسا کام سونپا ہے جو میں نے کرنا ہے اور اس کام کے ہوتے ہی بگ کنگ سی ورلڈ میں واپس آ کر یہاں پر قبضہ کر

لے گا"...... عمران نے کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ تم نے کیا کام کرنا ہے"...... ہسل نے چونک کر پوچھا۔

"تم سائنس دان ہو تو تم اچھی طرح جانتے ہو گے کہ سپریم کوڈ کو تبدیل کرنے کے لئے کتنے پرزے استعمال ہوتے ہیں۔ یہ پرزے ویسے تو سی ورلڈ کے اندر نہیں آ سکتے کیونکہ کمپیوٹر انہیں چیک کر لے گا۔ اس لئے معاہدہ یہ ہوا ہے کہ یہ سب پرزے ہم ساتھ لے کر جائیں۔ چنانچہ اب یہ پرزے ہمارے جسموں کے اندر موجود ہیں۔ اور بگ کنگ چونکہ بے حد شکی مزاج واقع ہوا ہے۔ اس لئے اس نے ان پرزوں کے ساتھ ڈبلیو ٹی بم بھی فکس کر دیئے ہیں تاکہ اگر تم انہیں غلط جگہوں پر لگانا چاہو تو یہ پھٹ جائیں گے اور یہ تو تم اچھی طرح جانتے ہو گے کہ ڈبلیو ٹی بم اکیلا ہی بے پناہ طاقت رکھتا ہے۔ پھر یہ بم ایک دوسرے سے کراوٹ ریز کے ذریعے منسلک کر دیئے ہیں۔ اگر ایک بم پھٹتا ہے تو سب پھٹ جائیں گے۔ یہ پرزے صرف ایگرو کام روم کے مخصوص ٹمپریچر میں ہی نکالے جا سکتے ہیں۔ وہاں ڈبلیو ٹی بم خود بخود بے ضرر ہو جائیں گے"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔

"ڈبلیو ٹی بم۔ کراوٹ ریز۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ میں نے کبھی ان کا نام تک نہیں سنا"...... ہسل نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"پھر تم کیسے سائنس دان ہو۔ تمہیں ڈگری لینے کے لئے یونیورسٹی میں داخلہ لے لینا چاہئے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن اس معاہدے سے تمہیں کیا فائدہ ہو گا"...... ہسل نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

"اس معاہدے کے تحت ہمیں یہ فائدہ ہو گا کہ بگ کنگ سی ورلڈ کے آئندہ تمام منصوبوں میں ہمارے ملک پاکیشیا کے خلاف کبھی کوئی کارروائی نہیں کرے گا۔ باقی دنیا سے ہمیں کوئی مطلب نہیں"...... عمران نے کہا۔

"لیکن میں تمہیں اس کی اجازت نہیں دے سکتا۔ میں تمہیں یہاں سے نکال دوں گا۔ باہر جا کر بم کیا کرتے ہیں اور کیا نہیں کرتے۔ یہ تمہارا مسئلہ ہے"...... ہسل نے کہا۔

"تم نے ایم سی ون پر قبضہ کر لیا۔ جب کہ اس کی گردن میں لگی ہوئی چپ کو نکالے اور اس چپ کو مین کنٹرول روم کی سپیشل ہارڈ مشین سے پروگرامنگ تبدیل کئے بغیر ایسا نہیں ہو سکتا"۔ عمران نے اچانک بات بدلتے ہوئے کہا۔

"میں نے اسے ذہنی عیاری سے شکست دے کر اسے سپیشل کاشن دینے پر مجبور کر دیا۔ اور سپیشل کاشن دینے کے بعد وہ خود بخود میرا ماتحت ہو گیا"...... ہسل نے کہا۔

"اوہ کتنی دیر ہو گئی ہے"...... عمران کے لہجے میں اس قدرے

تشویش نمایاں تھی کہ ہسل بھی چونک پڑا۔

"دو گھنٹے ہو چکے ہیں۔ کیوں"...... ہسل نے بھی پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ پھر تو صرف ایک گھنٹہ باقی رہ گیا مسٹر ہسل۔ تم ابھی تک کمپیوٹر سائنس میں طفل مکتب ہو۔ تمہیں معلوم ہی نہیں کہ سپیشل کاشن کی لمٹ صرف ایک سو اسی منٹ ہوتی ہے۔ اس کے بعد ایم سی ون خود بخود فعال ہو جائے گا اور تم جانتے ہو کہ اس کے بعد ایم سی ون تمہارا کیا حشر کرے گا۔ یہ مشینی روبوٹ جذبات اور رحم سے عاری ہوتے ہیں"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ مگر یہ کیسے ہو سکتا ہے"...... ہسل نے متذبذب سے لہجے میں کہا۔ جیسے وہ عمران کی بات پر یقین کرنا بھی چاہتا ہو اور نہیں بھی۔

"سنو ہسل مجھے تمہارے پہلے بگ کنگ سے کوئی دلچسپی نہیں مجھے تو صرف اپنے ملک سے دلچسپی ہے۔ اگر تم وعدہ کرو کہ تم پاکیشیا کو نقصان نہیں پہنچاؤ گے تو یہی معاہدہ میں تمہارے ساتھ کرنے کے لئے تیار ہوں۔ ابھی ایک گھنٹہ باقی ہے۔ اس ایک گھنٹے کے دوران سپریم کوڈ بدلا جا سکتا ہے اور ایم سی ون کی میموری چپ نکال کر اس کی ری پروگرامنگ کی جا سکتی ہے۔ اور اس طرح تم ہمیشہ ہمیشہ کے لئے بگ کنگ بن جاؤ گے"...... عمران نے فوراً اسے چکمہ دیتے ہوئے کہا۔

"اگر ایسی بات ہے تو میں وعدہ کرتا ہوں کہ پاکیشیا کو بھی سی ورلڈ سے نقصان نہیں پہنچے گا"...... ہسل نے جلدی سے کہا۔

"تو پھر ہمیں فوراً سپر کنٹرولنگ روم میں پہنچا دو۔ تاکہ وہاں پرزے نکال کر سپریم کوڈ بدل دیا جائے اور وقتی طور پر ایم سی ون کو آف کر کے اس کی گردن میں موجود میموری چپ نکال دی جائے۔ اس کے بعد ہم اسے مین کنٹرول روم میں لے جائیں گے اور پھر اسے ری پروگرام کریں گے"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں ابھی بندوبست کرتا ہوں"...... ہسل نے کہا اور تیزی سے گھوم کر وہ اس کمرے سے باہر نکل گیا اور عمران کے حلق سے اطمینان کا ایک طویل سانس نکل گیا۔ اس نے اپنی ذہانت سے پورے گروپ کو فوری موت کے منہ سے نکال لیا تھا۔ ہسل ذہین ضرور تھا لیکن اس قدر بھی نہ تھا کہ عمران کا مقابلہ کر سکتا۔ عمران نے فرضی اور خود ساختہ ریز اور بموں کا نام لے کر اسے آسانی سے احمق بنا لیا تھا۔

ابھی ہسل کو گئے ہوئے چند لمحے ہی گزرے تھے کہ اچانک کمرے کی چھت سے دھوئیں کا بھبکا سا نکلا اور دوسرے لمحے عمران اور اس کے ساتھیوں کے جسموں میں توانائی کی لہریں سی دوڑنے لگیں تو عمران اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے ساتھی بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔ وہ بار بار اپنے آپ کو جھٹکے دے کر اپنا دوران خون ٹھیک کر رہے تھے۔

"آؤ میرے ساتھ"...... اسی لمحے دروازے سے ہسل کی آواز سنائی دی تو عمران سر ہلاتا ہوا اس کے پیچھے چل پڑا۔ ظاہر ہے باقی ساتھیوں نے اس کی پیروی ہی کرنی تھی۔

"میں نے ایم سی ون کو تم پر اس وقت تک حملہ کرنے سے روک دیا ہے جب تک تم مجھ پر حملہ نہیں کرتے۔ اگر تم نے مجھ پر حملہ کرنے کی کوشش کی تو ایک لمحے میں ایم سی ون تمہیں ہلاک کر دے گا"...... ہسل نے مڑ کر اونچی آواز میں کہا۔

"ارے ہمیں پاگل کتے نے کاٹا ہے کہ ہم تم پر حملہ کر کے اپنی موت کو آواز دیں جبکہ اس معاہدے کی بدولت ہمارا ملک بھی بچ رہا ہو اور ہم بھی"...... عمران نے کہا اور ہسل سر ہلاتا ہوا آگے بڑھ گیا۔

مختلف راہداریوں سے گزرنے کے بعد وہ ایک بڑی راہداری میں پہنچ گئے۔ وہاں پہنچتے ہی عمران نے یوں سر ہلایا جیسے سب کام اس کی مرضی کے مطابق ہوا ہو۔ اس نے جان بوجھ کر اس خاص روم کا نام لیا تھا۔ کیونکہ اسے معلوم تھا کہ وہاں موجود مشین میں تبدیلی کر کے وہ کمپیوٹر آئی کو اس سیکشن کی حد تک اندھا کر چکا تھا۔

"اب نکالو وہ پرزے"...... ہسل نے کمرے میں داخل ہوتے ہی کہا۔

"ہاں لیکن"...... اچانک عمران کچھ کہتے کہتے رک گیا۔

"لیکن کیا"...... ہسل نے چونک کر پوچھا۔

"تم نے بتایا تھا کہ اس باکس کی وجہ سے تم ایم سی ون کے حملے سے بچ گئے لیکن اب اس باکس کی یہاں موجودگی خطرناک ثابت ہو سکتی ہے۔ بم پھٹ بھی سکتے ہیں۔ تم ایسا کرو اسے کمر سے اتار کر باہر رکھ آؤ"...... عمران نے کہا۔

"میں تمہیں یہاں اکیلے چھوڑ کر باہر نہیں جانا چاہتا۔ البتہ میں اس کا بٹن آف کر دیتا ہوں"...... ہسل نے کہا اور پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر اس باکس کی سائیڈ میں لگا ہوا چھوٹا سا بٹن پریس کر دیا اور پھر اس کا ہاتھ جیسے ہی باکس سے علیحدہ ہوا عمران بھوکے عقاب کی طرح اس پر جھپٹا اور پلک جھپکنے میں اس نے اس کے دونوں ہاتھ موڑ کر اس کے عقب میں کر دیئے اور اپنا ایک بازو اس کی کمر پر رکھ کر اس کے بازوؤں کو پیچھے کی طرف کھینچ لیا۔ ہسل کے حلق سے بے اختیار چیخیں نکلنے لگیں۔

"حملہ کرو ایم سی ون انہیں مار ڈالو"...... ہسل نے بری طرح چیختے ہوئے کہا۔

"یہاں تمہارا ایم سی ون ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا احمق آدمی۔ صفدر جلدی سے اس کی کمر سے یہ باکس اتار دو"...... عمران نے کہا اور صفدر نے پھرتی سے اس کی کمر میں بندھی ہوئی بیلٹ کھولی اور باکس ہٹا لیا۔ اسی لمحے عمران نے اپنے بازو کو ایک زوردار جھٹکا دیا تو ہسل کے حلق سے ایک خوفناک چیخ نکل گئی اس کی ریڑھ کی ہڈی ٹوٹ چکی تھی۔ عمران نے اسے اچھال کر فرش پر گرا دیا تو وہ

فرش پر اوندھے منہ بے حس و حرکت پڑا رہ گیا۔

"یہ باکس مجھے دو"...... عمران نے کہا اور صفدر کے ہاتھ سے وہ بیلٹ لے کر اپنی کمر سے باندھ لی اور پھر اس کا وہ چھوٹا سا بٹن آن کر دیا۔

"یہ زندہ ہے یا مر چکا ہے"...... صفدر نے پوچھا۔

"اگر یہ مر چکا ہوتا تو ایم سی ون حرکت میں آ جاتا۔ مکمل کنٹرول حاصل ہوتے ہی یہ کمرہ بھی اس کی رینج میں آ جاتا۔ اس لئے تو میں نے اسے مارا نہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اب کیا پروگرام ہے"...... صفدر نے پوچھا۔

"اب ہماری جنگ ماسٹر کمپیوٹر ایم سی ون سے شروع ہو گی۔ ایسے کمپیوٹر سے جو انتہائی خوفناک اور طاقتور ہے۔ اس کمرے سے باہر نکلتے ہی ایم سی ون کو معلوم ہو جائے گا کہ کیا ہوا ہے۔ اور وہ حرکت میں آ جائے گا۔ اور تم جانتے ہو یہاں کی ایک ایک اینٹ اس کے کنٹرول میں ہے۔ تم سب اس کمرے میں رہو۔ میں باہر جاؤں گا۔ اس باکس کی وجہ سے ایم سی ون کا کوئی حربہ مجھ پر نہ چل سکے گا۔ اور جب تک یہ ہسل زندہ ہے۔ یہ کمرہ بھی محفوظ رہے گا۔ اب میں نے اس ایم سی ون پر کنٹرول حاصل کرنا ہے"...... عمران نے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔ اس نے اپنا بیگ کھول کر ایک عجیب ساخت کی گن نکال لی تھی جس کے ساتھ ایک پمپ لگا ہوا تھا۔ اس پمپ میں سیاہ رنگ کا محلول بھرا ہو

تھا۔

"اگر تم نے سب کچھ اکیلے ہی کرنا تھا تو ہمیں ساتھ لگائے رکھنے کا فائدہ۔ ہمیں بتاؤ ہم نے کیا کرنا ہے"..... تنویر نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"چلو میں یہاں رہ جاتا ہوں تم باہر چلے جاؤ"..... عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ دروازے کے پاس پہنچتا اچانک کمرہ یوں لرزنے لگا جیسے زلزلہ آ گیا ہو۔

"دیواروں کے ساتھ لگ جاؤ"..... عمران نے چیخ کر کہا۔ اور وہ سب اچھل کر اپنی اپنی سائیڈ کی دیواروں کے ساتھ لگ گئے۔ اسی لمحے کمرے کا فرش درمیان سے تیزی سے کھلا اور پلک جھپکنے میں واپس بند ہو گیا۔ اس دوران ہسل غائب ہو چکا تھا۔

"آؤ اب باہر چلیں۔ اب یہاں رکنا بے کار ہے۔ ایم سی ون اب پھر سپریم کنٹرولر بن چکا ہے"..... عمران نے چیخ کر کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھا۔ اس کے قریب جاتے ہی دروازہ کھلا اور عمران نے راہداری میں چھلانگ لگا دی۔

اس کے ساتھیوں نے بھی اس کے پیچھے ہی راہداری میں چھلانگ لگائیں لیکن دوسرے لمحے پوری راہداری عمران کے ساتھیوں کے حلق سے نکلنے والی چیخوں سے گونج اٹھی۔ موت کے خوف میں ڈوبی ہوئی چیخیں۔

ڈی کنگ کنٹرول روم میں بیٹھا اسکرین پر روبوٹس بنانے والی مشینوں کو کام کرتے دیکھ رہا تھا۔ اس کے قریب دوسری کرسی پر ایس کنگ بیٹھا ہوا تھا۔ ڈی کنگ اور ایس کنگ سی ورلڈ ٹو کے جس سیکشن میں موجود تھے وہاں سے ای کنگ کا سیکشن بالکل الگ تھا اور چونکہ ای کنگ ان سے اپنے سیکشن میں آرام کرنے کا کہہ کر گیا تھا اس لئے وہ یہ نہیں جانتے تھے کہ اس کے سیکشن میں کیا ہوا ہے اور ای کنگ کا کیا حشر ہوا ہے۔ وہ دونوں خاموشی سے اسکرین کی طرف دیکھ رہے تھے کہ اچانک فون کی گھنٹی بج اٹھی تو وہ دونوں چونک پڑے۔ اور چونکہ یہ ایس کنگ کا سیکشن تھا اس لئے ایس کنگ نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھا لیا۔

"یس"..... ایس کنگ نے تیز لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر رائز بول رہا ہوں جناب"..... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"کیوں کال کیا ہے ڈاکٹر رائز"...... ایس کنگ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اسے شاید اس وقت ڈاکٹر رائز کا کال کرنا ناگوار گزرا تھا۔ ڈاکٹر رائز کا الگ سیکشن تھا جہاں وہ کنٹرولنگ کمپیوٹروں کے ذریعے تمام مشینری کو ساتھ ساتھ چیک کرتا رہتا تھا اور اگر کسی مشین یا روبوٹ میں کوئی خرابی پیدا ہو جاتی تو وہ اسے ٹھیک کرتا تھا۔

اس طرح کام میں رکاوٹ پیدا نہ ہوتی تھی اور کام تیزی سے آگے بڑھتا رہتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ اس کی کال آنے پر ایس کنگ کو حیرت بھی ہو رہی تھی کیونکہ سی ورلڈ کی تمام مشینری اوکے تھی اور مسلسل کام جاری تھا۔

دونوں ایم سی ٹو کے تباہ ہونے سے بھی انجان تھے کیونکہ ایم سی ٹو کا دائرہ اختیار الگ تھا اور وہ صرف بگ کنگ کو جوابدہ تھا اور جب سے میجر پرمود اور اس کے ساتھی سی ورلڈ ٹو میں آئے تھے۔ وہ ان کے خلاف کارروائیوں میں مصروف تھا اس لئے انہیں اس کے بارے میں کچھ معلوم نہ تھا۔

"ایس کنگ۔ زیرو پورشن کی بلیک ٹنل میں چند افراد موجود ہیں اور وہ مسلسل اس کوشش میں ہیں کہ کسی طرح سی ورلڈ ٹو کے مین کنٹرول روم کا راستہ تلاش کر سکیں"...... ڈاکٹر رائز کی آواز سنائی دی تو ایس کنگ بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔ اسے اس طرح چونکتے اور حیرت زدہ ہوتے دیکھ کر ڈی کنگ بھی چونک پڑا۔

"کیا ہوا"...... ڈی کنگ نے کہا تو ایس کنگ نے ہاتھ بڑھا کر فون کا لاؤڈر آن کر دیا تاکہ وہ بھی ڈاکٹر رائز کی باتیں سن سکے۔

"کیا کہہ رہے ہو ڈاکٹر رائز۔ زیرو پورشن میں لوگ۔ یہ کیسے ممکن ہے"...... ایس کنگ نے کہا تو یہ بات سن کر ڈی کنگ بھی چونک پڑا اور اس کے چہرے پر بھی حیرت کے تاثرات نمودار ہو گئے۔

"میں ٹھیک کہہ رہا ہوں ایس کنگ۔ میرے سیکشن میں زیرو پورشن کو چیک کرنے والی ایک مشین موجود ہے۔ چونکہ سپلائی پہلے زیرو پورشن میں آتی ہے اور پھر اسے یہیں سے میرے سیکشن میں لایا جاتا ہے۔ میں نے اس مشین کو روٹین کے تحت چیک کرنے کے لئے آن کیا تو اسکرین پر مجھے یہ لوگ دکھائی دیئے"...... ڈاکٹر رائز نے کہا۔

"ویری بیڈ۔ ان کے خلاف تو ایم سی ٹو کام کر رہا تھا پھر وہ یہاں تک کیسے پہنچ گئے"...... ایس کنگ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"معلوم نہیں ایس کنگ"...... ڈاکٹر رائز کی آواز سنائی دی۔

"کتنے افراد ہیں وہ"...... ایس کنگ نے پوچھا۔

"چھ افراد ہیں"...... ڈاکٹر رائز نے کہا۔

"کہاں تک پہنچے ہیں وہ"...... ایس کنگ نے پوچھا۔

"ابھی وہ زیرو پورشن کی کراسنگ وال کے پاس ہیں۔ چھ افراد میں ایک عورت بھی شامل ہے جبکہ پانچ افراد نوجوان مرد ہیں"۔ ڈاکٹر رائز نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ویری بیڈ۔ رئیلی ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ انہوں نے مین کنٹرول روم کا راستہ ڈھونڈ نکالا ہے جبکہ یہ سب اسی وقت ممکن ہوسکتا ہے جب وہ ای کنگ کے سیکشن کو پار کرلیں اور ایسا ممکن ہی نہیں تھا کیونکہ ایم سی ٹو ان کے خلاف کام کر رہا ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو ایم سی ٹو کو ان کا پتہ چل چکا ہوتا اور وہ انہیں وہیں ہلاک کر دیتا"...... ایس کنگ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"وہ زندہ ہیں اور ای کنگ کے سیکشن سے آگے نکل آئے ہیں تو اس سے پتہ چلتا ہے کہ یہ لوگ کس قدر سخت جان اور خطرناک ہیں"...... ڈاکٹر رائز نے کہا۔

"ہم یہاں سے تو ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے ہیں۔ وہ ای کنگ کے سیکشن میں ہیں۔ انہیں ای کنگ ہی آگے جانے سے روک سکتا ہے"...... ایس کنگ نے کہا۔

"میں نے ای کنگ سے کئی بار رابطہ کرنے کی کوشش کی ہے جناب لیکن ای کنگ سے میرا رابطہ قائم نہیں ہو رہا ہے اور آپ کو یہ سن کر بھی حیرت ہوگی کہ میں نے ان کے بارے میں ایم سی ٹو کو بھی رپورٹ کرنے کی کوشش کی تھی لیکن ایم سی ٹو بھی خاموش ہے۔ وہ بھی مجھے کوئی جواب نہیں دے رہا ہے"...... ڈاکٹر رائز نے کہا۔

"ای کنگ اور ایم سی ٹو خاموش ہیں۔ ایسا کیسے ہوسکتا ہے۔ ای کنگ تو ہوسکتا ہے کہ اپنے بیڈ روم میں آرام کرنے چلا گیا ہو۔ جب وہ آرام کرنے چلا جاتا ہے تو پھر وہ صرف اور صرف بگ کنگ کی کال سنتا ہے کسی اور کی بات سننا بھی وہ گوارا نہیں کرتا لیکن ایم سی ٹو کو تو یہاں حفاظت کے طور پر بھیجا گیا ہے۔ اس کا کام ہے سی ورلڈ ٹو کی حفاظت کرنا اور دشمنوں کا خاتمہ کرنا ہے پھر وہ تمہاری بات کا جواب کیوں نہیں دے رہا ہے ایس کنگ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہی تو میری سمجھ میں نہیں آ رہا ہے جناب"...... ڈاکٹر رائز نے کہا۔

"کیوں سمجھ نہیں آ رہا ہے نانسنس۔ تم دوبارہ اس سے رابطہ کرو اور اسے ان افراد کے بارے میں بتاؤ۔ وہ تمہاری بات ضرور سنے گا اور ان افراد کے خلاف ایکشن لے گا"...... ڈی کنگ نے چیختی ہوئی آواز میں کہا۔

"میں متعدد بار کوشش کر چکا ہوں جناب۔ میں نے ایم سی ٹو کو سپیشل کال کرنے کی کوشش بھی کی تھی لیکن اس سے کسی طرح بھی رابطہ نہیں ہو رہا ہے"...... ڈاکٹر رائز نے کہا۔

"ایسا کیسے ممکن ہے"...... ایس کنگ نے انتہائی حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

"کہیں ان افراد نے ای کنگ کو ہلاک اور ایم سی ٹو کو تباہ تو

نہیں کر دیا ہے"...... ڈاکٹر رائز نے کہا۔

"ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔ ای کنگ تک پہنچنا اور ایم سی ٹو کو تباہ کرنا کیسے ممکن ہے۔ ایم سی ٹو ایک طاقتور اور خوفناک مشینی روبوٹ ہے جو سوچنے سمجھنے کی صلاحیت بھی رکھتا ہے اور اپنے فیصلوں پر عمل بھی کر سکتا ہے۔ وہ ناقابل شکست بھی ہے جسے کوئی انسان کسی بھی صورت میں تباہ نہیں کر سکتا ہے"...... ایس کنگ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ جناب۔ ایم سی ٹو انسانی ہاتھ کا بنا ہوا روبوٹ ہے اور کوئی بھی مشین جو انسانی ہاتھوں سے بنی ہوئی ہو کسی بھی حال میں ناقابل شکست نہیں ہو سکتی۔ اگر اسے بنایا جا سکتا ہے تو اسے تباہ بھی کیا جا سکتا ہے۔ اگر آپ دونوں کنگز مجھے اجازت دیں تو میں الیکٹرک بلیو ریز فائر کر کے ای کنگ کے سیکشن کو چیک کروں۔ اس ریز سے پورا سیکشن میری نظروں کے سامنے آ جائے گا اور مجھے پتہ چل جائے گا کہ ای کنگ کہاں ہیں اور ایم سی ٹو کس پوزیشن میں ہے"...... ڈاکٹر رائز نے کہا۔

"کیا یہ کام تم ای کنگ کی نظروں سے چھپا کر کر سکتے ہو۔ اسے اس بات کا پتہ نہ چلے کہ اس کے سیکشن کو الیکٹرک بلیو ریز سے چیک کیا جا رہا ہے"...... ایس کنگ نے پوچھا۔

"یس ایس کنگ۔ میں ڈبل راڈ لگا کر ریز فائر کروں گا۔ اس سے ریز کا اثر دوگنا ہو جائے گا اور یہ چاروں طرف پھیل جائے

گی۔ ڈبل پاور کی وجہ سے اس ریز کا رنگ ختم ہو جائے گا۔ اس کے بارے میں ایم سی ٹو کو تو پتہ چل سکتا ہے ڈی کنگ کو نہیں۔ جیسے ہی مجھے کہیں ایم سی ٹو دکھائی دیا تو میں پاور آف کر کے اس سے ڈائریکٹ لنک ہو جاؤں گا"...... ڈاکٹر رائز نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم چیکنگ کرو اور پھر ہمیں رپورٹ دو"...... ایس کنگ نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

"حیرت ہے۔ یہ ای کنگ اور ایم سی ٹو آخر کر کیا رہے ہیں کہ ڈاکٹر رائز جیسا آدمی انہیں کال دے اور وہ اس کی کال سننا گوارا نہ کریں۔ بگ کنگ کا ہم تینوں کنگز کے لئے سختی سے حکم ہے کہ ہم کسی اور کی بات سنیں یا نہ سنیں لیکن ڈاکٹر رائز کی ہر کال سنیں اور اسے اگر کسی معاملے میں مدد کی ضرورت ہو تو ہر حال میں اس کی مدد کریں"...... ڈی کنگ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ ڈاکٹر رائز ہمارے بعد سی ورلڈ کی اہم ہستی ہے۔ اسی کی مدد سے یہاں سپیشل سیلائٹ ویپن تیار کیا جا رہا ہے جسے سیلائٹ کے ذریعے اوپر بھیجا جانا ہے اور پھر یہی وہ انسان ہے جو سیلائٹ پر موجود پاور گن کو آپریٹ کر سکتا ہے اور ایک ہی بٹن پریس کرنے سے دنیا کے کسی بھی ملک کو ایک لمحے میں تباہ و برباد کر سکتا ہے اچھا ان باتوں کو چھوڑو۔ فی الحال ہمیں یہ سوچنا ہے کہ ہم یہاں سے ان دشمنوں کے خلاف کیا کر سکتے ہیں"...... ایس

کنگ نے کہا۔

"میں نے بھی اس پر سوچا ہے ایس کنگ۔ میرے ذہن میں ایک تجویز آئی ہے اس پر عمل کر کے ان لوگوں کو اسی راہداری میں بے حس کیا جا سکتا ہے"...... ڈی کنگ نے کہا۔

"اچھا۔ وہ کیسے"...... ایس کنگ نے حیران ہو کر پوچھا۔

"یہاں زیرو سیکشن میں ایسا سسٹم موجود ہے کہ اگر اس سسٹم کو آن کر دیا جائے تو اس میں سے بے حس کر دینے والی انتہائی طاقتور گیس فائر ہوتی ہے"...... ڈی کنگ نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ جلدی سے اس کے انتظامات کرو۔ واقعی یہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں"...... ایس کنگ نے کہا۔

"اوکے"...... ڈی کنگ نے کہا اور پھر وہ اٹھا اور تیز تیز چلتا ہوا وہاں سے نکلتا چلا گیا۔ اسی لمحے اچانک ایس کنگ کو خیال آیا کہ سی ورلڈ ٹو کے سیکورٹی انچارج گریس کو ان افراد کے بارے میں علم کیوں نہیں ہوا اور اس نے انہیں کیوں نہیں روکا اور ان کے بارے میں اطلاع کیوں نہیں دی۔ اس نے تیزی سے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے لیکن دوسری طرف گھنٹی بجتی رہی اور کسی نے رسیور نہ اٹھایا تو ایس کنگ نے کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"مارجر بول رہا ہوں چیف سیکورٹی آفیسر آف سی ورلڈ ٹو"۔

دوسری طرف سے ایک مردانہ اور بھاری آواز سنائی دی۔

"ایس کنگ بول رہا ہوں۔ چیف سیکورٹی انچارج تو گریس تھا پھر تم کون ہو"...... ایس کنگ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ایس کنگ۔ دشمنوں نے چیف سیکورٹی آفیسر کا خاتمہ کر دیا گیا ہے۔ اسی لئے میں نے نمبر ٹو ہونے کی وجہ سے چیف سیکورٹی آفیسر کا چارج سنبھال لیا ہے"...... ڈی کنگ نے کہا۔

"اوہ۔ ویری بیڈ۔ یہ کیسے لوگ ہیں کہ سب کچھ ختم کرتے جا رہے ہیں"...... ایس کنگ نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا اور ایک بار پھر سکرین کی طرف متوجہ ہو گیا پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔ ڈی کنگ وہاں سے اٹھ کر چلا گیا تھا۔

"یس"...... ایس کنگ نے کہا۔

"ڈی کنگ بول رہا ہوں۔ میں نے تمام انتظامات کر دیئے ہیں تم میرے سیکشن میں آ جاؤ۔ میں تمام کارروائی تمہارے سامنے کرنا چاہتا ہوں تاکہ تم انہیں دیکھ بھی سکو"...... ڈی کنگ نے کہا۔

"تم خود ہی ساری کارروائی کر ڈالو۔ میں بے حد مصروف ہوں۔ اب کام اختتام کے قریب پہنچ چکا ہے"...... ایس کنگ نے کہا اور رسیور کریڈل پر پٹخ دیا اور پھر تقریباً مزید پانچ منٹ کے بعد فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو اس نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... ایس کنگ نے کہا۔

"ڈی کنگ بول رہا ہوں۔ میں نے ان سب کو وہیں راہداری

میں بے حس کر دیا ہے"۔ ڈی کنگ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا

"گڈ۔ تم نے واقعی کام کیا ہے۔ رئیلی ویری گڈ"...... ایس کنگ نے کہا۔

"ان کا ارادہ بے حد خطرناک تھا۔ یہ سپر میگا بموں کا پورا باکس یہاں زیرو سیکشن میں فائر کرنا چاہتے تھے اس طرح تو مین کنٹرول روم کا راستہ خود بخود سامنے آ جاتا"...... ڈی کنگ نے کہا۔

"اب تو یہ بے حس ہو گئے ہیں۔ پڑے رہیں"...... ایس کنگ نے جان چھڑانے کے سے انداز میں کہا۔ وہ دراصل ذہنی طور پر الجھا ہوا تھا جبکہ ڈی کنگ بات لمبی کئے چلا جا رہا تھا۔

"پھر بھی ان کا ہلاک ہونا ضروری ہے ایس کنگ"...... ڈی کنگ نے کہا۔

"ڈی کنگ تمہیں معلوم تو ہے کہ اس وقت ہم کس قدر مصروف ہیں اور کامیابی کے بالکل قریب ہیں۔ تمہارا مطلب ہے کہ ہم یہ سارا کام پیک اپ کر کے انہیں ہلاک کریں اور پھر ہم کام کو دوبارہ ری اوپن کریں۔ تمہیں معلوم تو ہے کہ ایسا کرنے سے ہمارا کام کئی روز آگے جا پڑے گا۔ تم فکر مت کرو اب یہ کچھ نہیں کر سکیں گے"...... ایس کنگ نے کہا۔

"اگر تم کہو تو میں اس سلسلے میں کوشش کروں"...... ڈی کنگ نے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا تم اپنے سیکشن میں بیٹھے بیٹھے انہیں ہلاک کر

سکتے ہو"...... ایس کنگ نے چونک کر کہا۔

"فوری طور پر تو ایسا نہیں ہو سکتا لیکن ایسا محلول تیار کیا جا سکتا ہے جیسے زیرو سیکشن میں گیس کی طرح فائر کر دیا جائے تو یہ لوگ اسی بے حسی کے عالم میں ہلاک ہو سکتے ہیں"۔ ڈی کنگ نے کہا۔

"ٹھیک ہے جو چاہے کرتے رہو لیکن یہ سن لو کہ اگر تمہاری وجہ سے مشن کی تکمیل میں کوئی رکاوٹ پڑی تو تمام تر ذمہ داری تم پر ہو گی"...... ایس کنگ نے کہا۔

"تم بے فکر رہو ایس کنگ۔ میں سب سمجھتا ہوں"...... ڈی کنگ نے کہا۔

"او کے۔ پھر میری طرف سے تمہیں مکمل اجازت ہے۔ جو چاہے کرتے رہو"...... ایس کنگ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور کریڈل پر رکھا اور ایک بار پھر مشین کی طرف متوجہ ہو گیا۔ ویسے پہلے کی نسبت اب اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔ اس نے تیزی سے ایک مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ ابھی چند ہی لمحے گزرے ہوں گے کہ ایک بار پھر فون کی گھنٹی بج اٹھی تو ایس کنگ نے منہ بناتے ہوئے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ ایس کنگ بول رہا ہوں"...... اس نے ناگوار سے لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر رائز بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے ڈاکٹر رائز کی

گھبرائی ہوئی آواز سنائی دی۔

"یس ڈاکٹر رائز۔ کیا رپورٹ ہے"...... ایس کنگ نے سنبھل کر کہا۔

"بہت بری سچوایشن ہے ایس کنگ۔ ان افراد نے نہ صرف ای کنگ کو ہلاک کر دیا ہے بلکہ ایم سی ٹو کو بھی تباہ کر دیا ہے"۔ دوسری طرف سے ڈاکٹر رائز نے پریشانی کے عالم میں کہا تو ایس کنگ بری طرح سے اچھل پڑا۔

"ای کنگ ہلاک ہو گیا ہے اور ایم سی ٹو تباہ کر دیا گیا ہے۔ یہ۔ یہ۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو ڈاکٹر رائز۔ تم ہوش میں تو ہو"۔ ایس کنگ نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

"میں نے الیکٹرک بلیو ریز فائر کر کے ای کنگ کے سیکشن کو چیک کیا ہے ایس کنگ۔ ای کنگ کی لاش اس کے دفتر کے قریب ایک راہداری میں پڑی ہوئی ہے جبکہ تباہ شدہ ایم سی ٹو بلیک سیل میں موجود ہے۔ بلیک سیل کی چھت بھی کھلی ہوئی ہے۔ ایم سی ٹو کو میں نے کلوز چیک کیا ہے۔ اس کی آنکھوں پر بلاسٹنگ ریز فائر کی گئی تھی اور پھر اس کی تباہ شدہ آنکھوں پر گن رکھ کر اس کے اندر لگی ہوئی مشینری کو بھی مکمل طور پر جلا دیا گیا ہے جس سے ایم سی ٹو مکمل طور پر ناکارہ ہو چکا ہے"...... ڈاکٹر رائز نے کہا تو ایس کنگ کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا۔

"ول ول۔ لیکن ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔ ایم سی ٹو تو ناقابل شکست

اور ناقابل تسخیر تھا"...... ایس کنگ نے جیسے کھوئے کھوئے سے لہجے میں کہا۔

"وہ انتہائی طاقتور اور دنیا کا خوفناک ترین روبوٹ تھا ایس کنگ لیکن اس کے وجود کا کمزور ترین حصہ اس کی آنکھیں تھیں اس کی آنکھوں پر ہی وار کیا گیا تھا اور پھر اسے اس کی آنکھوں سے ہی تباہ کیا گیا ہے۔ ہم ایک طاقتور اور ناقابل تسخیر روبوٹ سے محروم ہو چکے ہیں"...... ڈاکٹر رائز نے کہا۔

"تو کیا یہ کام انہی افراد کا ہے۔ انہوں نے ہی ای کنگ کو ہلاک کیا ہے اور ایم سی ٹو کو تباہ کیا ہے"...... ایس کنگ نے کہا۔

"ظاہر ہے۔ ان کے سوا یہ کام اور کون کر سکتا ہے"...... ڈاکٹر رائز نے کہا۔

"اوہ اوہ۔ یہ تو انتہائی خطرناک لوگ ہیں۔ ایسے لوگوں کو تو جلد سے جلد ہلاک کر دینا چاہئے ورنہ وہ سی ورلڈ کو بھی تباہ کر دیں گے اور ہمیں بھی زندہ نہیں چھوڑیں گے"...... ایس کنگ نے چیختے ہوئے کہا۔

"یس ایس کنگ۔ لیکن میں اپنے سیکشن سے انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ وہ کافی آگے بڑھ گئے ہیں اور کنٹرول روم کے قریب ہیں۔ انہیں آپ یا ڈی کنگ ہی اپنے سیکشنوں سے ہلاک کر سکتے ہیں"...... ڈاکٹر رائز نے کہا۔

"ڈی کنگ ان کے خلاف کارروائی کر رہا ہے۔ اس نے ان

سب کو راہداری میں بے حس و حرکت کر دیا ہے اور وہ اب انہیں ہلاک کرنے کے لئے کام کر رہا ہے۔ امید ہے جلد ہی ان سب کا خاتمہ ہو جائے گا''...... ایس کنگ نے کہا۔

''ایسا ہونا ہی بہتر ہے۔ ورنہ ہمارے لئے بگ کنگ کو جواب دینا مشکل ہو جائے گا''...... ڈاکٹر رائز نے کہا۔

''نہیں۔ ایسا کچھ نہیں ہو گا۔ میں خود جا کر ایم سی ٹو کو چیک کروں گا اور اسے ٹھیک کرنے کی کوشش کروں گا۔ اگر وہ ٹھیک ہو گیا تو پھر وہ دوبارہ سے اسی طرح فعال ہو جائے گا جیسے وہ پہلے تھا''...... ایس کنگ نے کہا۔

''ہاں۔ اسے منی آسٹر مشین ہی اب ٹھیک کر کے اصل حالت میں لا سکتی ہے لیکن آسٹر مشین سی ورلڈ ون میں ہے۔ آپ کو یہ مشین وہیں سے منگوانی پڑے گی''...... ڈاکٹر رائز نے کہا۔

''میں منگوا لوں گا۔ پہلے ان افراد کی ہلاکت ہو جائے تب میں بگ کنگ سے خود بات کروں گا اور انہیں ساری صورتحال سے بھی آگاہ کر دوں گا''...... ایس کنگ نے کہا۔

''اوکے''...... ڈاکٹر رائز نے کہا تو ایس کنگ نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا اور ہونٹ بھینچ کر سوچنے لگا کہ وہ بگ کنگ کو کیسے اس بارے میں بتائے۔ یہ سن کر ہی بگ کنگ کو غصہ آ جانا ہے کہ ایک چھوٹا سا گروپ کسی کے قابو میں نہیں آیا اور اس نے نہ صرف ای کنگ کو ہلاک کر دیا ہے بلکہ ایم سی ٹو کو بھی ناکارہ بنا دیا ہے۔

ہسل منہ کے بل فرش پر گرا ہوا تھا۔ اس کے پورے جسم میں درد کی تیز لہریں دوڑ رہی تھیں۔ لیکن اس کا جسم بے حرکت تھا۔ اس لئے سوائے کراہنے کے وہ کچھ اور نہ کر سکتا تھا حتیٰ کہ وہ اپنا سر بھی ہلا نہ سکتا تھا۔ درد اس قدر شدید تھا کہ اس کا ذہن بار بار اندھیرے میں ڈوب جاتا تھا۔ اور پھر شاید درد ہی اسے جھنجھوڑ دیتا تھا۔ لیکن درد کی شدت لمحہ بہ لمحہ بڑھتی گئی اور پھر جیسے بلب فیوز ہو کر تاریک ہو جاتا ہے اس طرح اس کے ذہن میں ایک جھماکا ہوا اور اس کا ذہن تاریکی میں مکمل طور پر ڈوب گیا۔ پھر اس کے ذہن میں روشنی بھی جھماکے کی طرح ہی نمودار ہوئی اور اس کی آنکھیں کھل گئیں۔ اس نے اپنے آپ کو ایک بیڈ پر پڑے ہوئے دیکھا۔ ایم سی ون اس کے قریب موجود تھا۔

''تت۔ تت۔ تم۔ یہ میں کہاں ہوں''...... ہسل نے بے اختیار بیڈ سے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر پہلی بار اسے احساس ہوا کہ اس کا

جسم پوری طرح حرکت کر سکتا ہے۔ وہ بالکل نارمل ہو گیا تھا۔

"تم میرے پاس محفوظ ہو ہسل میں تمہیں ماسٹر کمپیوٹر سیل میں لے آیا ہوں"...... ایم سی ون نے کہا۔

"اوہ اوہ۔ لیکن میں یہاں کیسے پہنچ گیا۔ میں تو......" ہسل نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہیں ان افراد سے میں نے بچایا ہے ہسل۔ اگر میں تمہیں بروقت وہاں سے نہ نکال لاتا تو وہ تمہارا خاتمہ کر دیتے۔ تمہیں ان سے بچانے کے لئے میں نے فوری کارروائی کی تھی۔ تمہارا باکس بھی ناکارہ ہو چکا ہے لیکن میں چونکہ تمہیں کاشن دے چکا ہوں اس لئے بگ کنگ تم ہی ہو"...... ایم سی ون نے کہا۔

"اوہ اوہ۔ لیکن......" ہسل نے پریشانی کے عالم میں کہنا چاہا۔

"تمہارے حکم پر ان دشمنوں کو بے حس و حرکت کر کے بلیو روم میں پہنچانے کے بعد میں وہیں بلیو روم کے قریب ہی موجود تھا جب میں نے تمہیں دشمنوں کے اس گروپ کے ساتھ وہاں دیکھا پھر اس دشمن عمران نے تمہاری ریڑھ کی ہڈی توڑ کر تمہیں ناکارہ کر دیا اور پھر میں نے اس گروپ کے افراد کی باتیں بھی سنیں۔ چونکہ تم بگ کنگ ون تھے۔ اس لئے میں از خود ان کے خاتمے کا فیصلہ نہ کر سکتا تھا۔ اس لئے میں نے فوری طور پر تمہیں وہاں سے نکالا اور یہاں لا کر تمہاری ریڑھ کی ہڈی درست کر دی۔ یہ کام بھی اس وجہ سے ممکن ہوا کہ میں روبوٹ کی شکل میں ہوں ورنہ ایسا ہونا ناممکن

تھا۔ تم مکمل طور پر ناکارہ ہو چکے تھے۔ بہرحال اب تم بالکل نارمل ہو"...... ایم سی ون نے جواب دیا۔

"اوہ ٹھیک ہے۔ تمہارا یہ فیصلہ واقعی درست ہے۔ تم ان سے دور ہی رہو۔ ایسا نہ ہو کہ وہ تمہیں بھی نقصان پہنچانے کی کوشش کریں اور چونکہ انہوں نے میرا کنٹرول باکس چھین لیا ہے اس لئے وہ تمہیں یقیناً اس کنٹرول باکس سے کنٹرول کرنے کی کوشش کر سکتے ہیں۔ اور ہو سکتا ہے کہ وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائیں اس لئے تم ان کی رینج سے جس قدر دور جا سکتے ہو چلے جاؤ۔ یہی تمہارے لئے اور سی ورلڈ کے لئے بہتر ہو گا"...... ہسل نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ تم اس کی فکر نہ کرو۔ اب وہ مجھے کنٹرول نہیں کر سکیں گے۔ میں نے تمہارے کنٹرول باکس کو مکمل طور پر ناکارہ کر دیا ہے۔ اب وہ اس باکس سے نہ تو مجھے ٹریس کر سکیں گے اور نہ ہی مجھے اپنے کنٹرول میں لے سکیں گے۔ بلکہ اب ایسا کوئی طریقہ نہیں ہے کہ وہ مجھے اپنے کنٹرول میں لے کر مجھ سے اپنے احکامات پر عمل کرا سکیں۔ میں نے اپنی حفاظت کا بھی بندوبست کر لیا ہے۔ میں مکمل طور پر سائنسی حصار میں ہوں۔ مجھ پر کوئی حربہ کامیاب نہیں ہو سکتا"...... ایم سی ون نے کہا۔

"لیکن تم چاہتے تو مجھے ختم کر کے مکمل کنٹرول حاصل کر سکتے تھے پھر تم نے ایسا کیوں نہیں کیا"...... ہسل نے مسکرا کر پوچھا۔

”میرے مائنڈ میں فیڈنگ موجود ہے کہ میں دانستہ طور پر بگ کنگ کو ختم نہیں کروں گا۔ پہلے بگ کنگ کو بھی میں نے دانستہ ختم نہ کیا تھا۔ بگ کنگ نے مجھے ان کے خاتمے کا آرڈر دیا تھا اور یہ اور بات ہے کہ بگ کنگ کو یہ خیال نہ رہا تھا کہ ان کے بے ہوش ہوتے ہی وہ خود بھی بے ہوش ہو جائے گا“...... ایم سی ون نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

”اوہ تو یہ بات تھی۔ میں بھی سوچتا رہا ہوں کہ تمہاری ایسی فیڈنگ تو نہیں کی گئی پھر تم نے بگ کنگ کا خاتمہ کیسے کیا۔ وہ عمران گروپ ابھی کنٹرول روم میں ہی ہے“...... ہمسل نے سر جھٹکتے ہوئے پوچھا۔

”نہیں۔ وہ تمہارے فرش میں غائب ہوتے ہی دروازے سے باہر راہداری میں آئے۔ میں نے ان پر فلاکس ٹران ریز فائر کر کے انہیں بے ہوش کر دیا۔ اور اب وہ دوبارہ بلیو روم میں پہنچ چکے ہیں۔ اب جیسے تم حکم کرو۔ بہرحال آخری فیصلہ تم نے کرنا ہے“...... ایم سی ون نے کہا۔

”لیکن وہ تو کہتے تھے کہ ان کے جسموں میں بم فٹ ہیں۔ وہ سپیشل کوڈ بدلنا چاہتے تھے“...... ہمسل نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

”نہیں۔ میں نے ان کی مکمل سکریننگ کی ہے۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے“...... ایم سی ون نے کہا۔

”اوہ لیکن وہ میرا باکس کہاں ہے جو انہوں نے زبردستی میری

کمر سے اتار لیا تھا“۔ ایک خیال کے تحت ہمسل نے چونک کر کہا۔

”کنٹرول باکس“...... ایم سی ون نے کہا۔

”ہاں“...... ہمسل نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور ایم سی ون نے اپنا مصنوعی ہاتھ اونچا کیا۔ اس کے منہ پر موجود گیس ماسک پر مختلف رنگوں کی لہریں سی چمکنے لگیں اور پھر اس نے ہاتھ نیچے کر لیا۔ لہریں ختم ہو گئیں۔

”کنٹرول باکس کی نشاندہی نہیں ہو رہی۔ وہ میری رینج میں نہیں آ رہا۔ شاید وہ تباہ ہو چکا ہے۔ میں نے تمہیں بتایا ہے کہ میں نے اسے مکمل طور پر ناکارہ کر دیا ہے اس لئے اب وہ مجھے اس باکس کے ذریعے اپنے کنٹرول میں نہیں لے سکیں گے لیکن چونکہ تم نے اس باکس کے ذریعے میرے مائنڈ میں پہلے ہی فیڈنگ کر دی تھی اس لئے میں ذہنی طور پر اب بھی تمہارا نمبر ٹو ہوں اور تم میرے لئے بگ کنگ ون ہی ہو“...... ایم سی ون نے کہا۔

”گڈ۔ یہ بتاؤ کہ بلیو روم میں اب کتنے افراد موجود ہیں“۔ ہمسل نے پوچھا۔

”گیارہ افراد۔ جن میں دو عورتیں بھی ہیں“...... ایم سی ون نے کہا۔

”اوہ۔ اس کا مطلب ہے ایک آدمی غائب ہے۔ کنٹرول باکس یقیناً اس کے پاس ہو گا“۔ ہمسل نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ کنٹرول باکس کی وجہ سے ہی شاید وہ میری رینج میں نہیں

آ رہا۔ اب اسے کیسے تلاش کیا جائے“..... ایم سی ون نے پوچھا۔

”ایس ایس ٹی ریز پاور آن کر دو۔ چونکہ اب مجھے تمہارے متعلق تسلی ہو چکی ہے۔ اس لئے میں تمہیں بتا رہا ہوں۔ اس ریز کے آن ہوتے ہی کنٹرول باکس تمہاری رینج میں آجائے گا اور اس کنٹرول باکس کی مدد سے اس بات کا بھی پتہ چل جائے گا کہ وہ آدمی کہاں پر موجود ہے“..... ہسل نے کہا اور ایم سی ون کا ہاتھ اوپر کو اٹھا اور ماسک پر ایک بار پھر بجلیاں سی چمکنے لگیں۔

”اوہ ہاں وہ رینج میں آ گیا ہے۔ وہ کی روم کی طرف بڑھ رہا ہے“..... ایم سی ون نے اپنی کھڑکھڑاتی ہوئی آواز میں کہا۔

”کی روم۔ اوہ۔ یہ تو مین آپریشن روم ہے۔ اسے ختم کر دو“۔ ہسل نے چیختے ہوئے کہا۔ اور ایم سی ون کا اٹھایا ہوا ہاتھ اور زیادہ اٹھ گیا۔ اور اس کے اندر سے گڑگڑاہٹ کی تیز آوازیں سنائی دینے لگیں۔ چند لمحوں بعد آوازیں بند ہو گئیں۔

”وہ زد میں آ چکا ہے۔ میں نے اس پر براکس ریز فائر کر دی ہے۔ کیونکہ کنٹرول باکس کی وجہ سے اور کوئی ریز اثر انداز نہ ہوتی لیکن براکس ریز سے وہ صرف بے ہوش ہوا ہے۔ اس کے خاتمے کے لئے اس سے کنٹرول باکس کو علیحدہ کرنا پڑے گا۔ چلو اس کے پاس چلیں“..... ایم سی ون نے کہا۔

”ہاں چلو“..... ہسل نے کہا اور پھر وہ دونوں دروازے کی طرف بڑھنے لگے۔

وہ سب تاریک کمرے میں موجود تھے اور اندھیرے میں آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر ادھر ادھر دیکھنے کی کوشش کر رہے تھے لیکن گھپ اندھیرے میں بھلا انہیں کیسے کچھ دکھائی دے سکتا تھا۔

وہ جس کمرے میں گرے تھے وہاں انہیں ابھی کچھ دیر پہلے ہی ہوش آیا تھا۔ ہوش میں آنے کے باوجود انہیں یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے ان کے جسم مکمل طور پر مفلوج ہوں۔ وہ بول اور سن سکتے تھے لیکن اندھیرا ہونے کی وجہ سے اس وقت وہ دیکھنے سے قاصر تھے اور ان کے اعصاب جیسے مکمل طور پر مفلوج ہو چکے تھے۔ انتہائی کوششوں کے باوجود وہ ابھی تک اپنی ایک انگلی کو بھی جنبش نہ دے پائے تھے۔

”یہ عجیب مصیبت میں پھنس گئے ہیں کہ بوریوں کی طرح لدے لدے پھر رہے ہیں اور اب تو عمران بھی غائب ہے آخر وہ ہے کہاں اور کیا کرتا پھر رہا ہے“..... تنویر کی آواز سنائی دی۔

"اس کا کچھ پتہ نہیں ہے کہ وہ کہاں ہے اور کیا کرتا پھر رہا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"تو پھر ہمیں کیا کرنا چاہئے۔ کیا ہمیں عمران کی مدد کا انتظار کرنا چاہئے"...... تنویر نے جیسے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ ضروری نہیں ہے کہ ہم اس کی مدد کے انتظار میں ہی بیٹھے رہیں"...... جولیا نے کہا۔

"تو پھر"...... تنویر نے کہا۔

"ہمیں خود بھی کچھ کرنا چاہئے"...... جولیا نے کہا۔

"کیا کریں حرکت تو کر نہیں سکتے"...... نعمانی نے کہا۔

"حرکت کرنے کے لئے میرے ذہن میں ایک آئیڈیا موجود ہے"...... اچانک کیپٹن شکیل نے کہا۔

"کون سا آئیڈیا"...... سب نے حیران ہو کر پوچھا۔

"عام طور پر جب ہمارے جسموں کو فاکم ایس ریز سے مفلوج کیا جاتا ہے جس کا اثر ہمارے جسمانی اور اعصابی نظام پر ہوتا ہے۔ اس ریز سے مفلوج ہو کر ہم نہ تو اپنی جگہ سے حرکت کر سکتے ہیں اور نہ بول سکتے ہیں۔ فاکم ریز کے اثرات سونگھنے یعنی قوت شامہ اور سننے یعنی قوت سماعت کے ساتھ ساتھ قوت بصارت کو متاثر نہیں کرتے۔ مفلوج ہونے کے بعد ہم سن سکتے ہیں دیکھ بھی سکتے ہیں اور سونگھ بھی سکتے ہیں لیکن اعصابی نظام معطل ہونے کی وجہ سے ہماری زبان بھی بند ہو جاتی ہے اور ہم بول بھی نہیں سکتے"......

کیپٹن شکیل نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہاں تو پھر"...... جولیا نے کہا۔

"اس بار ایسی پوزیشن نہیں ہے۔ ہم مکمل طور پر بے ہوش ہوئے تھے اور ہوش میں آنے کے بعد ہمیں پتہ چلا ہے کہ ہمارے جسم مفلوج پڑے ہوئے ہیں جبکہ جسم مفلوج ہونے کے باوجود نہ صرف ہم دیکھ اور سن بھی سکتے ہیں بلکہ سونگھنے کے ساتھ ساتھ ہماری زبانیں بھی چل رہی ہیں۔ اس کا مطلب واضح ہے کہ ہمیں اس بار فاکم ریز سے نہیں بلکہ الٹرا ایگزم لائٹ ریز سے مفلوج کیا گیا ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"الٹرا ایگزم لائٹ۔ اب یہ کیا ہے"...... صدیقی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس ریز کے اثر سے انسان فوری طور پر بے ہوش ہو جاتا ہے اور ہوش میں آنے کے باوجود اس کا جسم بے حس و حرکت رہتا ہے۔ اس اثر سے نکلنے کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ پھر سے اسی ریز کو فائر کیا جائے۔ جب تک ہم پر دوبارہ یہی ریز فائر نہیں ہو گی اور ہم بے ہوش ہو کر دوبارہ ہوش میں نہیں آئیں گے اس وقت تک ہم اسی طرح بے حس و حرکت رہیں گے اور ہم کچھ بھی نہیں کر سکیں گے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اوہ۔ تو کیا اب ہم اسی طرح پڑے رہیں گے۔ اس طرح تو دشمن آسانی سے ہمیں اسی بے حسی کے عالم میں گولیاں سے چھلنی کر

دیں گے اور ہم ان سے کسی طرح اپنا بچاؤ بھی نہ کر سکیں گے“...... خاور نے کہا۔

”نہیں۔ ایسا نہیں ہے۔ ہم اپنے جسموں کو حرکت میں لا سکتے ہیں“...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

”لیکن کیسے۔ تم کہہ رہے ہو کہ جب تک ہم پر دوبارہ الٹرا ایگزم لائٹ فائر نہیں ہو جاتی اور ہم بے ہوش ہو کر ہوش میں نہیں آ جاتے اس وقت تک ہمارے جسم حرکت نہیں کریں گے تو پھر اور کیا طریقہ ہو سکتا ہے۔ بولو“...... جولیا نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

”ہمیں اپنے سانس روکنے پڑیں گے اور وہ بھی پانچ منٹ تک“...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

”پانچ منٹ تک سانس روکنے پڑیں گے۔ کیا مطلب“۔ صفدر نے چونک کر کہا۔

”اس ریز سے نکلنے کا دوسرا راستہ یہی ہے کہ ہم اپنی زبان کو بھی جنبش نہ دیں اور اپنے جسم کو مکمل طور پر ڈھیلا چھوڑ کر اپنا سانس بھی روک لیں۔ پانچ منٹ تک اگر ہم اپنے سانس روک لیں تو ہمارے نظام تنفس پر شدید دباؤ پڑے گا۔ اس دباؤ کا اثر یہ ہو گا کہ ہمارے دلوں کی دھڑکنیں تیز ہو جائیں گی۔ خون کا فشار بھی بلند ہو جائے گا اور پھر ہمارے جسموں کے ہر حصے کو جھٹکے لگیں گے۔ یہ جھٹکے ایسے ہوں گے جیسے ہمارے جسموں سے روح کھینچی جا رہی ہو۔ ایسا ہوتے ہی ہمارے مفلوج شدہ جسمانی اعضاء حرکت میں آ

جائیں گے اور پھر کچھ ہی لمحوں میں ہمارے جسموں کی ساری طاقت اور توانائی بحال ہو جائے گی اور ہم اس عذاب سے باہر آ جائیں گے“...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

”اوہ۔ لیکن ایسا کیسے ہو سکتا ہے اور یہ سب تم کیسے جانتے ہو“...... صالحہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”میں اکثر گیسوں اور ریز کے بارے میں جاننے کے لئے سائنسی میگزین کا مطالعہ کرتا رہتا ہوں ہمیں مشنز کے دوران چونکہ اکثر ریز اور گیسوں سے بے ہوش کیا جاتا ہے اس لئے میں خصوصی طور پر ایسے رسالوں کا مطالعہ کرتا رہتا تھا تاکہ ان ریز اور گیسوں کے اثرات اور ان سے بچاؤ کے طریقے معلوم ہو سکیں۔ کن گیسوں سے اور کن ریز سے انسانی جسموں پر کیا اثرات ہوتے ہیں اس کے بارے میں، میں نے خاصی معلومات حاصل کی ہیں اور پھر میں نے ان معلومات پر باقاعدہ ریسرچ بھی کر کے دیکھا تھا۔ میری ریسرچ اسی پرسنٹ درست ثابت ہوئی تھی اور میں نے گیسوں اور خاص طور پر ریز کے اثرات سے بچنے کے بہت سے طریقے جان لئے تھے اور یہ ان طریقوں میں سے ہی ایک ہے“...... کیپٹن شکیل نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”تو کیا تمہیں یقین ہے کہ پانچ منٹ تک اگر ہم سانس روک لیں تو ہمارے مفلوج شدہ جسم ٹھیک ہو جائیں گے“...... تنویر نے پوچھا۔

"ہاں۔ اگر یہ الٹرا ایگزم لائٹ کا اثر ہے تو یہ اثر پانچ منٹ تک سانس روکے رکھنے سے ختم ہو جائے گا لیکن یہ بھی بتا دوں کہ پانچ منٹ تک ہمیں خود کو مکمل طور پر بے حس حرکت رکھنا ہے۔ سانس روکنے کے بعد اگر ہم نے پانچ منٹ سے پہلے ایک بار بھی سانس لینے کی کوشش کی تو اس کے اثرات اور زیادہ جان لیوا ہو سکتے ہیں۔ خون کا دباؤ بڑھ سکتا ہے جس کا اثر سیدھا دل یا دماغ پر ہو سکتا ہے۔ جسمانی جھٹکے یا تو دماغی شریان پھاڑ سکتے ہے یا پھر دل بھی فیل ہو سکتا ہے۔ اس لئے اس بات کو ہمیں یقینی بنانا ہو گا کہ ہم ہر حال میں پورے پانچ منٹ تک سانس روکے رکھیں چاہے اس دوران ہمیں اپنے جسم میں مکمل توانائی اور طاقت بھرتی کیوں نہ محسوس ہو"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"لیکن ہمیں کیسے پتہ چلے گا کہ ہم نے پانچ منٹ تک سانس روکا ہے یا نہیں۔ ظاہر ہے اس حالت میں ہم ریسٹ واچ تو دیکھ نہیں سکتے اور اگر اس کمرے میں کوئی وال کلاک ہے تو وہ اندھیرے میں ہمیں نظر ہی نہیں آ رہا ہے"...... چوہان نے کہا۔

"دل کی دھڑکن سیکنڈ کی سوئی کے حساب سے چلتی ہے۔ ہم اپنی توجہ دل کی دھڑکن پر مرکوز کر دیں گے تو سانس روکنے سے ہمیں دل کی دھڑکن واضح محسوس ہو گی۔ ایک منٹ میں ساٹھ سیکنڈ ہوتے ہیں۔ اس طرح پانچ منٹ میں تین سو سیکنڈ ہوتے ہیں۔ ہمیں دل کی دھڑکن کے ساتھ تین سو تک ذہن میں گننا ہے اور

جیسے ہی تین سو سیکنڈ پورے ہوں گے ہم آہستہ آہستہ پہلے اپنے ہاتھوں اور پیروں کو حرکت دیں گے۔ اگر حرکت ہوئی تو ہم آہستہ آہستہ سانس لیں گے اور مجھے یقین ہے کہ ہم مکمل طور پر ٹھیک ہو جائیں گے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ضروری تو نہیں ہے کہ ہمیں کسی ریز سے ہی مفلوج کیا گیا ہو یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ بے ہوش کرنے کے بعد کوئی دوا ہمارے جسموں میں انجکٹ کی گئی ہو"...... نعمانی نے کہا۔

"نہیں۔ اگر ہمارے جسموں میں کوئی دوا انجیکٹ کی گئی ہوتی تو ہمارے جسموں میں سوئی کی چبھن کا احساس ضرور ہوتا۔ میرے جسم میں تو ایسا کوئی احساس نہیں ہے اور نہ مجھے کوئی چبھن محسوس ہو رہی ہو"...... صفدر نے کہا۔

"یہ احساس جسم کے مفلوج ہونے کی وجہ سے بھی تو ختم ہو سکتا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ ہونے کو تو بہت کچھ ہو سکتا ہے لیکن ہم جس طرح سے بول رہے ہیں اس کی بنا پر میں یہی کہوں گا کہ ہم پر الٹرا ایگزم لائٹ کا ہی اٹیک کیا گیا ہے اور اسی وجہ سے ہمارے جسم مفلوج ہیں۔ کسی دوا کے اثر سے نہیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"تو پھر ایسا کیوں نہیں کرتے کہ پہلے یہ تجربہ تم خود پر ہی کر لو۔ اگر پانچ منٹ گزرنے کے بعد تم زندہ رہے اور تمہارا جسم حرکت کے قابل ہو گیا تو ہم بھی ایسا ہی کر لیں گے ورنہ ایک

ساتھ سب کو مرنے کی کیا ضرورت ہے"...... ٹرومین نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ویسے تو اس کام میں عمران صاحب ماہر ہیں۔ لیکن اب مجبوری ہے او کے۔ پہلے میں ہی تجربہ کر لیتا ہوں"...... کیپٹن شکیل نے سنجیدگی سے کہا اور پھر اس نے اپنا جسم ڈھیلا چھوڑتے ہوئے سانس روک لیا۔

"کیا تم نے واقعی اپنا سانس روک لیا ہے"...... جولیا نے پوچھا لیکن کیپٹن شکیل نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔

"سانس روکے ہونے کی وجہ سے یہ آپ کی بات کا جواب کیسے دے سکتا ہے مس جولیا"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ سب ہنس پڑے۔

"ٹھیک ہے۔ اگر کیپٹن شکیل کو اتنا ہی یقین ہے کہ ایسا کرنے سے ہمارے جسم ٹھیک ہو سکتے ہیں تو پھر میں بھی سانس روک رہا ہوں"...... ٹرومین کی آواز سنائی دی۔

"میرا خیال ہے کہ اب ہمیں بھی اس ترکیب پر عمل کر لینا چاہئے۔ ایسا نہ ہو کہ ہم اسی طرح بک بک کرتے رہ جائیں اور دشمن یہاں آ کر ہمیں ہلاک کر دیں"...... تنویر نے کہا۔

"چلو پھر سب ہی روک لیتے ہیں سانس۔ جو ہوگا دیکھا جائے گا"...... جولیا نے کہا اور پھر وہ سب سانس روک کر بے حس و حرکت ہو گئے۔ جولیا نے سانس روکا تو اسے اپنے جسم میں ہلکا ہلکا

سا تناؤ سا محسوس ہونے لگا۔ وہاں پہلے ہی خاموشی تھی۔ ان کے خاموش ہونے پر وہاں خاموشی اور گہری ہوئی تو اسے واضح طور پر اپنے دل کی دھڑکن سنائی دینے لگی۔ جولیا نے اپنی توجہ دل کی دھڑکن کی طرف مرکوز کی اور پھر وہ دھڑکنوں کو گننا شروع ہو گئی۔

پانچ منٹ تک اس حالت میں سانس روکے رکھنا ان کے لئے محال ہو رہا تھا۔ ان کے جسموں پر دباؤ بڑھتا جا رہا تھا۔ دل کی دھڑکن کے ساتھ ساتھ ان کے خون کا دباؤ بھی تیز ہو گیا تھا۔ انہیں اپنے دماغ کے ساتھ ساتھ دل بھی کبھی ڈوبتا اور کبھی ابھرتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔ ان کے دل و دماغ میں آکسیجن نہ پہنچ رہی تھی اس لئے ان کے پھیپھڑے پھٹنے کے قریب ہو رہے تھے لیکن وہ ہمت ہارنے والے نہ تھے۔ وہ دم سادھے پڑے رہے۔ وقت گزرتا جا رہا تھا۔ وہ سانس روکے اپنے دل کی دھڑکنیں گن رہے تھے اور پھر اچانک ان کے جسم حرکت میں آ گئے۔ اپنے جسموں میں حرکت ہوتے دیکھ کر ان کے مرجھائے ہوئے چہروں پر یکلخت خوشگوار حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"میں حرکت کر سکتا ہوں"...... اچانک کیپٹن شکیل کی آواز سنائی دی۔ چند لمحوں بعد جولیا اور پھر باری باری وہ سب یہ کہتے ہوئے اٹھ کر بیٹھ گئے کہ وہ سب حرکت کر سکتے ہیں۔ وہ سب اچھل کر پہلے بیٹھے اور پھر کھڑے ہو گئے۔

"کمال ہے۔ یہ تو معجزہ ہی ہو گیا ہے۔ زندہ باد کیپٹن شکیل۔

آج پتہ چلا کہ مطالعہ کا واقعی فائدہ ہوتا ہے اور وہ بھی گیسز اور ریز کے بارے میں پڑھنے سے"...... نعمانی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"واقعی کمال ہو گیا ہے۔ کیپٹن شکیل کا تجربہ کامیاب رہا ہے۔ بہرحال اب نکلیں یہاں سے"...... جولیا نے ہنستے ہوئے کہا۔ دروازہ عام طریقے سے کھل گیا اور وہ باہر راہداری میں پہنچ گئے۔ راہداری کا اختتام ایک کمرے کے دروازے پر ہوا۔ صفدر نے آگے بڑھ کر دروازے پر دباؤ ڈالا تو دروازہ کھل گیا اور وہ سب اندر پہنچ گئے۔

"ارے یہ تو اسلحہ خانہ ہے"...... صفدر نے خوشی سے چیختے ہوئے کہا۔ واقعی اس کافی بڑے کمرے میں بڑے بڑے صندوق اور الماریاں موجود تھیں۔ جن میں عجیب و غریب اسلحے کا ڈھیر لگا ہوا تھا۔ ان سب نے ایک دوسرے سے مشورہ کر کے میزائل گنیں اٹھائیں اور پھر مختلف قسموں کے بم اور میزائل اٹھا کر جیبوں میں بھر لیے۔

"چلو کچھ تو ہاتھ آیا"...... چوہان نے کہا۔

"میرا خیال ہے ایک اور کام کیا جائے۔ اس سارے اسلحے خانے کو کیوں نہ اڑا دیا جائے خاصا خوفناک دھماکہ ہو گا اور ہو سکتا ہے سی ورلڈ ہی تباہ ہو جائے"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں یہ ٹھیک ہے۔ یہاں ٹائم بموں پر بیس منٹ کا وقت لگا دیا جائے"...... صفدر نے کہا اور وہ دوبارہ کمرے میں چلا گیا۔ جبکہ باقی افراد گنیں پکڑے وہیں کھڑے رہے۔

"آؤ اب نکل چلیں۔ میں نے بیس منٹ کا وقت لگا دیا ہے"...... صفدر نے تیز لہجے میں کہا اور وہ سب تیزی سے واپس پلٹے۔ بلیو روم کے دروازے کے سامنے سے نکل کر وہ اب راہداری کی دوسری طرف بڑھے جا رہے تھے۔ تھوڑا آگے جانے پر وہ ایک ایسے کمرے میں پہنچے جہاں دیواروں کے ساتھ بڑی بڑی مشینیں نصب تھیں اور یہ ساری مشینیں چل رہی تھیں سارا نظام شاید خودکار انداز میں کام کر رہا تھا۔

"یہ کیا چکر ہے"...... جولیا نے غور سے ان مشینوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"یہ سارا سائنسی کھیل ہے۔ میرا خیال ہے ان سب مشینوں کو اڑا دیا جائے اور پالیسی بھی یہی رکھی جائے کہ جو مشین نظر آئے اسے اڑا دو۔ جس راستے سے گزرا جائے اسے تباہ کر دیا جائے۔ اس طرح ہی ہم اس سی ورلڈ کو تباہ کر سکتے ہیں"...... جولیا نے کہا۔ ویسے بھی عمران کی عدم موجودگی میں وہی ٹیم کی لیڈر تھی اور جولیا کے کہنے پر سب نے اپنی اپنی میزائل گنیں سیدھی کیں۔ لیکن پھر اس سے پہلے کہ وہ فائر کرتے ان کے جسموں کو زوردار جھٹکے لگے۔ وہ لڑکھڑا کر رہ گئے اور اسی لمحے سرر کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی ہر ممبر کے گرد شفاف شیشے کی دیواریں فرش سے اٹھ کر چھت تک چلی گئیں اور وہ سب ان میں قید ہو گئے۔ یوں لگ رہا تھا جیسے شیشے کے ستونوں میں انہیں قید کر دیا گیا ہو اور یہ ستون اس قدر تنگ

تھے کہ وہ ذرا سی بھی حرکت نہ کر سکتے تھے۔ صفدر اور تنویر نے کوشش بھی کی لیکن بے سود۔ وہ بری طرح پھنس گئے تھے۔ اور پھر ان شیشے کے ستونوں میں دودھیا رنگ کا دھواں بھرتا چلا گیا۔ چند لمحوں بعد جب دھواں غائب ہوا تو ستون خالی تھے۔ سیکرٹ سروس کے تمام ممبر غائب ہو چکے تھے۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ سب دھویں میں تحلیل ہو گئے ہوں اور دھواں فضا میں غائب ہو گیا ہو۔

چیخوں کے آوازیں ابھرتے ہی آگے جاتے ہوئے عمران نے چونک کر پیچھے دیکھا تو اس کے سب ساتھی فرش پر گر چکے تھے اور ان کے جسم اس کے دیکھتے ہی دیکھتے خود بخود گھسٹ کر سائیڈ کی دیواروں میں نمودار ہونے والے سوراخوں میں غائب ہو گئے یوں لگ رہا تھا جیسے کوئی لوہا مقناطیس کی طرف لپکتا ہے۔ چند لمحوں میں راہداری صاف ہو چکی تھی اور عمران اکیلا کھڑا پلکیں جھپکا رہا تھا۔ اسے کوئی گزند نہ پہنچی تھی اور وہ اس کی وجہ بھی سمجھ گیا تھا۔ کنٹرول باکس اس کی کمر کے ساتھ موجود تھا اور اسی کی وجہ سے وہ بچ نکلا تھا۔ دوسرے لمحے وہ تیزی سے دوڑتا ہوا آگے بڑھ گیا۔ اور پھر ایک اور راہداری سے ہوتا ہوا وہ ایک دروازے کے سامنے پہنچ کر رک گیا اس دروازے کے اوپر مین آپریشن روم کی تختی لگی ہوئی تھی۔

عمران نے دروازے کو ہاتھ لگایا تو وہ کھل گیا۔ سی ورلڈ میں

شاید دروازے بند کرنے کا رواج ہی نہ تھا۔ کمرے میں داخل ہوتے ہی وہ ٹھٹھک کر رک گیا۔ یہاں ایک طرف ایک پوری دیوار جتنی لمبائی کی مشین موجود تھی۔ جس پر ہزاروں کی تعداد میں مختلف بلب جل بجھ رہے تھے۔ وہ تیزی سے اس مشین کی طرف بڑھا لیکن ابھی وہ مشین کے قریب پہنچا ہی تھا کہ اس کا سر تیزی سے چکرایا اور وہ لڑکھڑا سا گیا۔ اس نے تیزی سے اپنے آپ کو سنبھال لیا لیکن دوسرے لمحے اس کے سر میں شدید خارش شروع ہو گئی اور عمران حیرت بھرے انداز میں بے اختیار اپنے سر کو کھجانے لگا اس کے ہاتھ تیزی سے چل رہے تھے۔ لیکن خارش لمحہ بہ لمحہ بڑھتی جا رہی تھی پھر یکلخت جیسے سر پر ٹھنڈے پانی کی پھوار پڑی اور خارش غائب ہو گئی تو عمران نے اطمینان کا طویل سانس لیا لیکن دوسرے لمحے اس کو حیرت کا شدید جھٹکا لگا۔ اس کا جسم اس کے دماغ کے تابع نہ رہا تھا۔

جسم نے اس کے دماغ کے احکامات ماننے سے انکار کر دیا تھا وہ آگے بڑھنا چاہتا تھا لیکن بجائے ٹانگوں کے حرکت میں آنے کے دونوں بازو ہلنے لگے اور پھر وہ دو قدم پیچھے ہٹ گیا اور پھر اس کا سر یوں ہلنے لگا جیسے کوئی قوالی میں مست ہو کر وجد کی حالت میں سر دھنتا ہے۔ اس کے بعد پھر بازو مشین کی طرح حرکت میں آ گئے اور عمران کو یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ کوئی جوکر ہو جو سرکس کے سٹیج پر کھڑا عجیب و غریب حرکات کر رہا ہو۔ کسی حرکت میں کوئی

ربط نہ تھا۔ وہ ایک جگہ کھڑا کبھی ہاتھ ہلاتا کبھی اس کے پیر حرکت میں آ جاتے، کبھی سر، کبھی کندھے اوپر نیچے ہونے لگ جاتے۔ اس کیفیت سے وہ زندگی میں پہلی بار گزر رہا تھا۔ عجیب و غریب کیفیت تھی۔ کرنا وہ کچھ چاہتا تھا اور ہو کچھ اور رہا تھا اور اس انداز میں عجیب و غریب حرکتیں کرتے ہوئے اسے دس منٹ گزر گئے لیکن وہ باوجود کوشش کے اپنی اس عجیب و غریب کیفیت پر قابو نہ پا سکا اور پھر اسے باہر راہداری میں قدموں کی آوازیں سنائی دیں۔ اس نے مڑ کر پیچھے دیکھنا چاہا۔ لیکن اس کا جسم مشین کی طرف گھوم گیا اور پھر آگے کی طرف خود بخود ہو گیا۔

”تو یہ یہاں ہے“...... ایک مشینی آواز سنائی دی اور عمران چونک پڑا۔ یہ آواز ایم سی ون کی تھی۔ اس نے دیکھا سامنے سے ایک لمبا چوڑا روبوٹ چلا آ رہا تھا۔ اس کے ساتھ ایک نوجوان تھا۔ اس نوجوان کو دیکھ کر عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ وہ ہسل تھا جو اچانک غائب ہو گیا تھا۔

”کنٹرول باکس اتار دو اپنی کمر سے۔ جلدی کرو۔ نہیں تو جلا کر بھسم کر دوں گا“...... ایم سی ون نے چیختی ہوئی آواز میں کہا اسی لمحے ہسل تیزی سے عمران کی طرف بڑھا اور اس نے عمران کی کمر سے باکس کی بیلٹ کھول کر اسے کھینچ لیا۔ عمران نے اسے روکنے کی کوشش کی لیکن اس کے ہاتھ ہینڈز اپ کے انداز میں خود بخود اوپر کو اٹھ گئے۔ اور اسی لمحے وہ خود بخود گھوم گیا۔ اس نے ہسل کو کھڑے

دیکھا۔ وہ کنٹرول باکس کو اپنی کمر سے باندھ رہا تھا۔

عمران ابھی اسے دیکھ ہی رہا تھا کہ ایک بار پھر کسی لٹو کی طرح اس کا جسم تیزی سے گھومنا شروع ہو گیا اور پھر جیسے بجلی کوندتی ہے۔ اس طرح یکلخت عمران کا جسم ساکت ہو گیا۔ دوسرے لمحے اس کے ہاتھ پیچھے کی طرف ہوئے اور ان میں لوہے کے کلپ ڈال دیئے گئے اور اس کے ساتھ ہی اس کا جسم حرکت میں آ گیا۔ اور اب وہ بالکل نارمل تھا۔ اس کے جسم اور دماغ کے درمیان مکمل جنگ جاری تھی۔ عمران نے گھوم کر ان دونوں کی طرف دیکھا اور بے اختیار مسکرا دیا۔ اس کے دونوں ہاتھ پشت پر جکڑے ہوئے تھے۔

"اب اس کا کیا کرنا ہے بگ کنگ ون"...... روبوٹ نے کھڑکھڑاتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"اچار ڈال لو۔ میرے اندر کھٹاس کی وافر مقدار موجود ہے"...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔ پھر اس سے پہلے کہ ہسل یا روبوٹ کوئی جواب دیتا۔ اچانک روبوٹ کے اندر سے تیز سیٹی کی آواز سنائی دی۔ اور روبوٹ کا ایک ہاتھ تیزی سے اٹھا اور اس کے ماسک پر بجلیاں سی کوندنے لگیں اس کا ہاتھ اور زیادہ اوپر کو اٹھا اور چمکتی ہوئی بجلیاں تیز ہو گئیں۔ اور پھر ایک جھٹکے سے اس کا ہاتھ نیچے ہو گیا اور ماسک پر چمکنے والی بجلیاں بھی غائب ہو گئیں۔

"بگ کنگ ون۔ اس عمران کے ساتھی بلیو روم سے نکل کر الیون سکس روم میں پہنچ گئے تھے۔ ان کے ہاتھوں میں میزائل گنیں

موجود تھیں۔ میں نے انہیں کرسٹل ٹیوبز میں ڈال کر زیرو روم میں پہنچا دیا ہے اب ان کے متعلق کیا حکم ہے"...... ایم سی ون نے ہسل سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے ایم سی ون۔ بلیو روم سے وہ کیسے نکل سکتے ہیں اور پھر میزائل گنیں"...... ہسل نے چونکتے ہوئے کہا۔

"ان کے متعلق فیصلہ کرو۔ تم کوئی فیصلہ نہیں کر رہے۔ جلدی کرو"...... ایم سی ون نے جواب دینے کی بجائے اپنی بات پر اصرار کرتے ہوئے کہا۔ عمران خاموش کھڑا سن رہا تھا وہ غور سے اس روبوٹ کی حرکات اور اس کے جسم کا جائزہ لے رہا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ یہ سب سائنسی کھیل ہے اس لئے یہاں اسے ذہنی جنگ لڑنی پڑے گی۔

"ٹھیک ہے ان سب کو ختم کر دو"...... ہسل نے سر کو جھٹکتے ہوئے کہا اور ایم سی ون کا ہاتھ حرکت میں آیا ہی تھا کہ اچانک عمران نے الٹی قلابازی کھائی اور اس کے دونوں پیر پوری قوت سے ایم سی ون کی طرف اس طرح بڑھے جیسے وہ اسے فلائنگ کک مارنا چاہتا ہو لیکن اس سے پہلے کہ اس کے پیر روبوٹ تک پہنچتے اس کے جسم کو ایک زوردار جھٹکا لگا وہ اڑتا ہوا سائیڈ کی دیوار سے پشت کے بل ٹکرا کر نیچے گر پڑا اسے چوٹ خاصی زوردار لگی تھی لیکن عمران نیچے گرتے ہی تیزی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ ایم سی ون کا ہاتھ اسی دوران ذرا سا اوپر کو اٹھا اور دوسرے لمحے عمران کا جسم

یکلخت ساکت ہو گیا۔ روبوٹ کے ماسک سے سرخ رنگ کی شعاع نکل کر اس سے ٹکرائی تھی اور جس کا نتیجہ یہ ہوا تھا کہ عمران ٹیڑھے میڑھے انداز میں ساکت ہو گیا تھا۔

"تم خواہ مخواہ ایم سی ون سے الجھ پڑے عمران۔ یہ ناقابل تسخیر ہے"...... ہسل نے بڑے طنزیہ انداز میں کہا۔

ایم سی ون کا ہاتھ اور اوپر کو اٹھا ہی تھا کہ اچانک ایک کان پھاڑ دھماکہ ہوا۔ دھماکہ اس قدر خوفناک تھا کہ ایسا محسوس ہوا جیسے پورا کمرہ دھماکے سے زمین بوس ہو گیا ہو۔ عمران کا ساکت جسم بھی دھماکے کی وجہ سے اچھل کر زمین پر گرا تھا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کا جسم حرکت میں آ گیا۔ ایم سی ون لڑکھڑا کر گرتے گرتے سیدھا ہو گیا تھا۔ جبکہ ہسل اچھل کر دیوار سے جا ٹکرایا تھا۔ پورا کمرہ ابھی تک لرز رہا تھا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے زبردست بھونچال آ گیا ہو۔

ایم سی ون کسی پریڈ کرتے ہوئے فوجی کی طرح مڑا۔ ایک بار پھر اس کے دونوں ہاتھ اونچے ہونے لگے۔ لیکن اسی لمحے عمران نے ایک بار پھر اس پر چھلانگ لگا دی۔ اس بار روبوٹ کی عمران کی طرف پشت تھی اور عمران کی زوردار ٹکر سے روبوٹ اچھل کر منہ کے بل فرش پر دھماکے سے گرا۔ عمران اس سے ٹکرا کر ایک طرف گرا تھا۔ لیکن روبوٹ عمران کے اٹھنے سے پہلے ہی یوں اچھل کر کھڑا ہو گیا جیسے سپرنگ اچھل کر واپس آتا ہے اور اس کے ساتھ

ہی وہ تیزی سے گھوما۔

اسی لمحے عمران کا جسم چکنی مچھلی کی طرح فرش پر پھسلا اور پھر اس کی دونوں ٹانگوں کی بھرپور ضرب روبوٹ کی ٹانگوں پر بیک وقت پڑی اور روبوٹ اس بار پہلو کے بل فرش پر ایک دھماکے سے گرا ہی تھا کہ عمران تیزی سے اٹھا اور اچھل کر روبوٹ پر جا گرا۔ اس نے دونوں ٹانگیں پھیلا کر روبوٹ کے گرد کس لیں وہ اب روبوٹ کو کسی طور سیدھا نہ ہونے دینا چاہتا تھا۔

روبوٹ نے ایک زوردار جھٹکے سے اپنے آپ کو اچھالا اور عمران باوجود زور لگانے کے اس کے ساتھ ہی الٹتا گیا۔ لیکن اس نے ٹانگوں کی گرفت نہ چھوڑی۔ اب روبوٹ تو اٹھ کر کھڑا ہو چکا تھا جبکہ عمران اس کے ساتھ سر کے بل لٹک رہا تھا۔ اسی لمحے روبوٹ کے دونوں ہاتھوں نے پوری قوت سے عمران کے پیروں پر ضرب لگائی اور عمران کی گرفت ختم ہو گئی اور وہ الٹ کر فرش پر گرا۔ روبوٹ تیزی سے پلٹا۔

اس کا ایک ہاتھ اوپر اٹھ ہی رہا تھا کہ عمران کا جسم یکلخت سمٹ کر پھیلا اور اس بار اس کی خوفناک فلائنگ کک روبوٹ کے عین سینے پر لگی اور روبوٹ اچھل کر پشت کے بل ایک زوردار دھماکے سے فرش پر گرا۔ جبکہ عمران اس سے ٹکرا کر لڑھکتا ہوا دور جا گرا تھا اور اس بار عمران روبوٹ کے اٹھنے سے پہلے اٹھنے میں کامیاب ہو گیا۔ اس کے لئے سب سے بڑا مسئلہ اس کے بندھے ہوئے ہاتھ

بن گئے تھے وہ اٹھتے ہی دوبارہ روبوٹ کی طرف بھاگا۔ لیکن پھر اسے درمیان میں ہی رک جانا پڑا کیونکہ روبوٹ کے گرد یکلخت لوہے کا کیبن سا نمودار ہو گیا۔

یہ کیبن فولادی چادروں کا تھا جو روبوٹ کے جسم سے ہی نکل کر اس کے گرد پھیل گئی تھیں اور پھر یہ کیبن جس میں روبوٹ بند تھا۔ تیزی سے کھسک کر سائیڈ کی دیوار میں غائب ہو گیا۔ عمران نے ایک طویل سانس لیا۔ اس سے زیادہ وہ اور کچھ کر بھی نہ سکتا تھا۔ روبوٹ تو نکل چکا تھا اسی لئے عمران کو ہسل کا خیال آیا۔ وہ تیزی سے مڑا۔

اس نے دیکھا کہ ہسل دیوار کے ساتھ اسی حالت میں بے ہوش پڑا تھا۔ عمران تیزی سے اس کے پاس پہنچا اور پھر اس نے اس کی جیبوں کی تلاشی لینی شروع کر دی لیکن اس کی جیبیں خالی تھیں۔ ان میں کوئی چابی نہ تھی۔ چابی کی عدم موجودگی سے عمران سمجھ گیا کہ اس کی ہتھکڑی بٹن کلپ ہتھکڑی ہے۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا اور پھر وہ تیزی سے دیو ہیکل مشین کی طرف بڑھ گیا۔ مشین کی سائیڈ میں ایک سلاخ سی ابھری ہوئی تھی۔ عمران نے اس کی طرف پشت کر کے ہتھکڑی کا درمیانی حصہ اندازے سے اس سلاخ پر رکھ کر زور لگایا تو کٹاک کی آواز کے ساتھ ہی ہتھکڑی تو کھل گئی لیکن اس کے ساتھ ہی وہ سلاخ بھی دب گئی اور پورے کمرے میں نیلے رنگ کا دھواں سا پھیل گیا عمران نے فوراً سانس روکا اور وہ

جلدی سے ہسل کی طرف مڑا۔ اس نے انتہائی پھرتی سے ہسل کو اٹھایا اور دوڑتا ہوا کمرے سے باہر نکل آیا۔

راہداری میں آ کر اس نے ہسل کو فرش پر لٹایا اور تیزی سے اس کے منہ پر تھپڑ مارنے شروع کر دیئے چند لمحوں بعد ہسل نے آنکھیں کھول دیں۔ عمران اس کے اوپر جھکا ہوا تھا۔ جیسے ہی ہسل کی آنکھیں کھلیں عمران نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال دیں اور ہسل کا لاشعوری طور پر سمٹتا ہوا جسم ڈھیلا پڑ گیا۔ عمران نے ایسے وقت میں اسے ہپناٹائز کیا تھا جب کہ وہ شعور اور لاشعور کی درمیانی کیفیت میں تھا۔ ورنہ ہسل کی ذہنی ساخت ایسی تھی کہ وہ ہپناٹائز نہ ہو سکتا تھا۔

”تمہارا ذہن میرے کنٹرول میں ہے۔ میں جو کچھ کہوں گا تم وہی کہو گے اور کرو گے“۔ عمران نے الفاظ پر زور دیتے ہوئے کہا۔

”ہاں میں وہی کہوں گا اور کروں گا جو تم کہو گے“...... ہسل نے ڈوبے ہوئے لہجے میں کہا۔

”تمہارا شعور اب کام نہیں کرے گا اور لاشعور میرے قبضے میں رہے گا“...... عمران نے دوبارہ اسی انداز میں کہا اور ہسل نے یہی فقرہ دوہرایا اور عمران اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ چند لمحوں بعد ہسل خود بخود اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کی آنکھیں کھوئی کھوئی سی نظر آنے لگی تھیں۔

”ایم سی ون کو حکم دو کہ میرے ساتھیوں کو زیرو روم سے رہا کر کے یہاں پہنچا دے“...... عمران نے سخت لہجے میں ہسل سے

مخاطب ہو کر کہا۔

"ایم سی ون میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ زیرو روم میں موجود تمام افراد کو یہاں پہنچا دو"...... ہسل نے تیز لہجے میں کہا اور اس کا فقرہ مکمل ہونے کے تھوڑی دیر بعد راہداری کی ایک دیوار درمیان سے پھٹی اور پھر فرش پر ایک بیلٹ سی چلتی دکھائی دی۔ دوسرے لمحے عمران کے تمام ساتھی اس بیلٹ کے ساتھ وہاں آ گئے وہ بے ہوش تھے۔ آخر میں جولیا وہاں پہنچی اور اس کے ساتھ ہی دیوار برابر ہو گئی۔

"انہیں ہوش میں لے آؤ"...... عمران نے ان کی حالت دیکھتے ہوئے کہا۔ کیونکہ ان کی حالت بتا رہی تھی کہ وہ کسی گیس سے بے ہوش کئے گئے ہیں۔

"ایم سی ون انہیں ہوش میں لے آؤ"...... ہسل نے فوراً ہی کہا اور چند لمحوں بعد اس کے سب ساتھیوں نے خود بخود آنکھیں کھول دیں۔ وہ حیرت سے ادھر ادھر دیکھ رہے تھے۔ عمران اس ایم سی ون کی کارکردگی پر حیران تھا۔ اس قسم کا کمپیوٹر اس کے تصور سے بھی بالاتر تھا۔

"ہسل۔ ایم سی ون کو یہاں بلاؤ اور اس سے کہو کہ وہ مجھ سے آ کر بات کرے"...... عمران نے ہسل سے کہا اور ہسل نے اس کے حکم کی تعمیل کی۔ کچھ ہی دیر میں ایم سی ون وہاں پہنچ گیا۔ عمران نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے اچانک جیب سے نیلے رنگ والی

پریشر گن نکالی اور پھر اس سے پہلے کہ ایم سی ون کچھ سمجھتا عمران نے اچانک اس کے چہرے پر پریشر گن سے نیلا رنگ پھینک دیا۔ ایم سی ون نے دونوں ہاتھ پھیلا کر اپنے چہرے پر رنگ پڑنے سے روکنے کی کوشش کی لیکن رنگ اس کے چہرے اور آنکھوں پر پڑ چکا تھا۔

"ارے ارے۔ یہ مجھے اندھا کر رہا ہے۔ روکو۔ روکو اسے بگ گنگ ون"...... ایم سی ون نے چیختے ہوئے کہا۔ عمران نے ایک بار پھر اس کے چہرے پر رنگ پھینکا۔ رنگ پڑتے ہی خشک ہو کر جم گیا تھا۔ پھوار کی شکل میں جیسے ہی رنگ ایم سی ون کے چہرے پر پڑا اس کی گردن سر سمیت تیزی سے گھومنے لگی۔

"جلدی کرو۔ اس کے سینے پر لگے ہوئے بٹن کو پریس کر کے اسے آف کر دو"...... عمران نے چیختے ہوئے کہا تو ٹرومین بجلی کی سی تیزی سے اچھلا اس نے ہوا میں قلابازی کھائی اور پھر جیسے ہی اس کے پیر ایم سی ون کے پیٹ پر پڑے اس نے اپنا جسم گھمایا اور پھر وہ ایک بار پھر قلابازی کھانے والے انداز میں پلٹا اور اس نے یکلخت گھوم کر اپنا ایک پیر ایم سی ون کے سینے پر لگے ہوئے سرخ رنگ کے بٹن پر مار دیا۔ ایم سی ون کو ایک زور دار جھٹکا لگا اور وہ تیزی سے پیچھے ہٹتا چلا گیا۔ وہ بدستور آنکھوں پر ہاتھ مار رہا تھا۔ ٹرومین نے ہوا میں دو تین بار قلابازیاں کھائیں اور پھر وہ پیروں کے بل فرش پر آ کھڑا ہوا۔

ایم سی ون لڑکھڑاتے ہوئے انداز میں مسلسل پیچھے ہٹتا چلا جا رہا تھا۔ عمران اور اس کے ساتھی غور سے اس کی طرف دیکھ رہے تھے۔

"میں نے تو بٹن پریس کر دیا ہے۔ پھر یہ آف کیوں نہیں ہو رہا ہے"...... ٹرومین نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ابھی ہو جاتا ہے"...... عمران نے کہا۔ اسی لمحے اچانک ایم سی ون کے جسم پر لگے ہوئے مختلف بلب تیزی سے جلنا بجھنا شروع ہو گئے اور ساتھ ہی اس کے جسم کے اندر سے بے شمار گراریاں چلنے کی آوازیں سنائی دیں۔ ایم سی ون تیزی سے پیچھے ہٹا اور پھر وہ یکلخت یوں ساکت ہو گیا جیسے کسی نے جادو کی چھڑی گھما کر اسے ساکت کر دیا ہو۔ اس کے ساکت ہوتے ہی اس کے جسم پر جلنے بجھنے والے بلب بھی بجھ گئے۔

"گڈ۔ یہ ساکت ہو گیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"اب یہ دوبارہ تو نہیں سٹارٹ ہو جائے گا"...... خاور نے کہا۔

"ہو جائے گا تو ہو جائے ہم اسے پھر آف کر دیں گے"۔ عمران نے کہا۔

"اب کیا کرنا ہے"...... جولیا نے پوچھا۔

"اب کسی کو اس کے پہاڑ جیسے جسم پر چڑھنا ہے۔ اس کی گردن کے عقب میں ایک ڈیوائس لگی ہوئی ہے۔ وہ ڈیوائس ہم نے نکالنی ہے اور پھر اسے کنٹرول روم میں لے جا کر اس کی ری پروگرامنگ کرنی ہے۔ ری پروگرامنگ ہوتے ہی ایم سی ون ہمارے

تابع ہو جائے گا اور پھر یہ وہی سب کرے گا جو ہم اسے کرنے کا کہیں گے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن ہم مین کنٹرول روم میں کیسے جائیں گے"۔ صالحہ نے کہا

"یہ ہسل کس مرض کی دوا ہے۔ یہ لے جائے گا اب ہمیں مین کنٹرول روم میں"...... عمران نے کہا۔

"کیا میں روبوٹ کی گردن سے ڈیوائس چپ نکالوں"۔ ٹرومین نے کہا۔

"نیکی اور پوچھ پوچھ"...... عمران نے مسکرا کر کہا تو ٹرومین بھی مسکرا دیا۔ وہ تیزی سے آگے بڑھا اور پھر ایم سی ون پر بندروں کی سی پھرتی سے چڑھتا چلا گیا۔ ہسل، عمران کے سامنے ساکت کھڑا تھا۔ وہ بدستور عمران کی ٹرانس میں تھا۔

ٹرومین، ایم سی ون کی ٹانگ پر اور پھر کمر پر چڑھتا ہوا اس کے بازو تک آیا اور پھر اس کے بازو سے ہوتا ہوا اس کے کاندھے پر پہنچ گیا۔ ایم سی ون کا جسم میٹل کا بنا ہوا تھا جس پر جگہ جگہ چھوٹے بڑے سوراخ اور ایسے ہینڈز تھے جن سے روبوٹ تیزی سے حرکت کر سکتا تھا اور اسے جسم کے کسی بھی حصے کو آسانی سے موو کرنے میں مدد ملتی تھی اس لئے ٹرومین کو اس کی گردن تک پہنچنے میں زیادہ وقت نہ لگا۔ وہ غور سے ایم سی ون کی گردن کے عقبی حصے کی طرف دیکھنے لگا۔ پھر اس کی نظریں ایم سی ون کی گردن کے پاس لگے ہوئے دو چھوٹے چھوٹے بٹنوں پر جم گئیں۔

اس نے ہاتھ بڑھا کر ایک بٹن پریس کیا تو سرر کی آواز کے
ساتھ ایم سی ون کی گردن کے عقبی حصے سے ایک ڈیوائس ٹرے باہر
نکل آئی۔ ٹرے میں سبز رنگ کی ایک پلیٹ لگی ہوئی تھی۔ ٹرومین
نے اس پلیٹ کو پکڑ کر کھینچا تو وہ ٹرے سے نکل کر اس کے ہاتھ
میں آ گئی۔

"مجھے ڈیوائس مل گئی ہے"...... ٹرومین نے کہا۔

"گڈ شو۔ اسے لے کر نیچے آ جاؤ"...... عمران نے مسرت
بھرے لہجے میں کہا تو ٹرومین نے فوراً نیچے چھلانگ لگا دی۔ نیچے
آتے ہوئے اس نے قلابازی کھائی اور پھر وہ پیروں کے بل فرش
پر آ گیا۔ ڈیوائس اس کے ہاتھ میں تھی جس پر بدستور رنگ برنگے
بلب جل بجھ رہے تھے۔ اس نے ڈیوائس عمران کی طرف بڑھا
دی۔ عمران غور سے اس پلیٹ کو دیکھنے لگا۔

"ارے یہ کیا ہو رہا ہے۔ میں کہاں ہوں"...... اچانک ہسل کی
تعجب سے بھرپور آواز سنائی دی اور عمران جو ڈیوائس کو دیکھ رہا تھا
تیزی سے گھوما لیکن اسی لمحے اس نے ہسل کو بجلی کی سی تیزی سے
قریبی دیوار کی طرف دوڑتے ہوئے دیکھا۔ عمران نے لپک کر
اسے پکڑنا چاہا مگر وہ اسی لمحے دیوار میں غائب ہو چکا تھا۔ عمران
اسے پکڑنے کی کوشش میں دیوار سے جا ٹکرایا۔

"نکلو یہاں سے فوراً"...... عمران نے چیختے ہوئے کہا اور
دروازے کی طرف دوڑا۔ اس کے ساتھیوں نے اس کی پیروی کی

صفدر راہداری سے پہلے کنٹرول روم میں پہنچا اور دوسرے لمحے اس
نے جیبوں سے دو بم نکالے اور ان پر لگے بٹن پریس کر کے
سامنے بڑی مشین پر پھینک دیئے اور اچھل کر راہداری میں آ گیا۔
دوسرے لمحے ایک خوفناک دھماکہ ہوا۔ اور راہداری میں دوڑتے
ہوئے وہ سب اچھل کر منہ کے بل فرش پر گرے۔ دھماکہ اس قدر
خوفناک تھا کہ ان کے جسم بری طرح لرزنے لگے۔ لیکن چند لمحوں
بعد ہر چیز ساکت ہو گئی۔

"اوہ تم نے بم مارے تھے"...... عمران نے اٹھ کر صفدر سے
پوچھا۔

"ہاں عمران صاحب۔ اب بموں سے ہی اس خوفناک سی ورلڈ
کی تباہی ہو سکتی ہے اور کوئی ذریعہ نہیں"...... صفدر نے رکتے ہوئے
کہا۔

"ایسا نہیں ہے۔ یہ عام ساخت کا کمپیوٹر نہیں ہے۔ میں اب
کچھ کچھ اسے سمجھنے لگا ہوں۔ اس لئے بموں کی تباہی سے مقصد حل
نہیں ہو گا۔ زیادہ سے زیادہ یہی ہو گا کہ عارضی طور پر سی ورلڈ تباہ
ہو جائے گا۔ لیکن یہ کمپیوٹر اسے پھر بنا لے گا۔ یہ انتہائی حیرت انگیز
کمپیوٹر ہے۔ عام کمپیوٹروں سے صدیوں آگے۔ یہ انتہائی خوفناک
عفریت ہے"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر"...... صفدر اور ساتھیوں نے حیران ہو کر پوچھا۔

"اس کا ایک ہی حل ہے کہ اس کمپیوٹر کے پروگرام کو ہی بدل

دیا جائے اس کی میموری ڈیوائس ہمیں مل چکی ہے۔ اب ہمیں صرف مین کنٹرول روم میں جانا ہے۔ اس ڈیوائس کو ہم کسی بھی مینول کمپیوٹر میں لگائیں گے اور پھر جیسے ہی ہم اس میں موجود میموری واش کر کے اسے ری پروگرام کریں گے تو پھر یہ وہی کرے گا جو ہم اسے کرنے کا حکم دیں گے۔ تم تھوڑا صبر کرو"...... عمران نے کہا۔

"کیا آپ اسے ری پروگرام کر لیں گے"...... صدیقی نے پوچھا۔

"ہاں۔ میں کر لوں گا"...... عمران نے کہا۔

"لیکن اب ہم کنٹرول روم میں جائیں گے کیسے۔ ہسل تو پھر ہمارے ہاتھوں سے نکل گیا ہے"...... صفدر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"سنو۔ اب تک یہاں جو حالات پیش آئے ہیں۔ وہ سب انتہائی خطرناک تھے۔ یہ تو ہماری قسمت تھی کہ ہم اب تک زندہ ہیں لیکن یہاں کسی بھی لمحے کسی بھی طرف سے یقینی موت ہم پر جھپٹ سکتی ہے۔ اس لئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ میں کنٹرول روم میں داخل ہو جاؤں۔ ظاہر ہے اس میں داخلہ موت کے منہ میں جانے کے مترادف ہے لیکن وہاں جا کر ہی میں ایم سی ون کو ری پروگرام کر سکتا ہوں۔ اس بات کا خدشہ بھی ہے کہ کہیں ہسل کے پاس ایسی ہی کوئی اور ڈیوائس نہ ہو اور وہ اس ڈیوائس کے ذریعے ایم سی ون کو دوبارہ اپنے کنٹرول میں کر لے۔ اگر ایسا ہوا تو پھر ایم سی

ون پھر سے ہماری موت بن کر ہمارے پیچھے لگ جائے گا اور اس بار شاید ہی ہم اس سے بچ سکیں۔ ہسل کے کچھ کرنے سے پہلے ہمیں کنٹرول روم میں جا کر یہ سب تبدیل کرنا ہو گا"...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

"لیکن یہ کنٹرول روم ہے کہاں"...... جولیا جو اب تک خاموش کھڑی تھی بول پڑی۔

"اسے ڈھونڈنا پڑے گا۔ ان مشینوں کی تباہی کی وجہ سے راہداری وقتی طور پر کمپیوٹر سے محفوظ ہو چکی ہے۔ تم سب یہیں رہو میں جا کر کنٹرول روم ڈھونڈتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"سنو عمران۔ اگر قربانی دینی ہے تو سب دیں گے۔ تم اکیلے ہی محبِ وطن نہیں ہو۔ ہم میں بھی یہی جذبہ موجود ہے"...... جولیا نے سخت لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ یہ بات نہیں۔ تم لوگ سیکرٹ سروس کے ممبر ہو۔ ملک کا قابل قدر سرمایہ جبکہ میں ایک عام سا آدمی ہوں۔ میرے ہونے نہ ہونے سے ملک کو کوئی نقصان نہ ہو گا۔ جبکہ تم جیسے منجھے ہوئے ایجنٹ بڑی مشکل سے ملتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"لعنت بھیجو ان باتوں پر۔ ہم سب ساتھ ہی مریں گے اور ساتھ ہی جئیں گے"...... جولیا نے انتہائی جھنجلائے ہوئے انداز میں کہا۔

"کاش یہ بات تم نے صرف میرے اور اپنے متعلق کہی ہوتی تو

شاید میں خوشی سے اور تمہیں رقابت سے اب تک مر چکا ہوتا۔ بہرحال"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"شٹ اپ۔ یہ مذاق کا وقت ہے"...... جولیا اور جھنجلا گئی۔ جبکہ باقی ساتھیوں کے چہروں پر مسکراہٹ رینگ گئی کیونکہ عمران کے اس فقرے نے وہ اعصابی تناؤ ختم کر دیا تھا جس سے وہ دوچار تھے اب ان کے چہرے کھل اٹھے تھے۔

"جولیا ٹھیک کہہ رہی ہے"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں تمہاری باتیں سن رہا ہوں۔ اس راہداری میں تم وقتی طور پر محفوظ ہو۔ لیکن اس سے باہر نکلتے ہی تم میری زد میں آ جاؤ گے اور پھر تم دیکھنا کہ تمہارا حشر کس قدر عبرتناک ہوتا ہے"...... اچانک چھت سے ہسل کی انتہائی سرد آواز سنائی دی اور وہ سب چونک پڑے۔

"اچھا ویسے یہ تو بتاؤ کہ تم یکلخت میری ٹرانس سے کیسے نکل گئے تھے"...... عمران نے کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ کسی دوست سے باتیں کر رہا ہو۔

"تم نے حیرت انگیز طور پر مجھے ٹریپ کر لیا تھا۔ میں مکمل طور پر تمہارے ٹرانس میں آ گیا تھا۔ لیکن تم شاید یہ بھول گئے تھے کہ میں بھی سائنس دان ہوں اور ہپناٹزم میں بھی جانتا ہوں۔ چونکہ میرا ذہن سٹرونگ تھا اس لئے تم نے وقتی طور پر تو مجھے اپنی ٹرانس میں لے لیا تھا لیکن پھر تمہاری ساری توجہ ایم سی ون کی طرف

مبذول ہو گئی تھی اور مجھے کچھ وقفہ مل گیا اور اس وقفے کی وجہ سے میرا ذہن آزاد ہو گیا اور میں ٹرانس سے باہر آ گیا اور پھر میں محفوظ مقام پر پہنچ گیا۔ میں مشین بچانا چاہتا تھا۔ اس لئے میں تمہارے آخری آدمی کے راہداری میں پہنچنے کا انتظار کر رہا تھا۔ مگر تمہارے آدمی نے بم مار کر کلک مشین اڑا دی۔ اس طرح راہداری محفوظ ہو گئی۔ میرا شعبہ انجینئرنگ تیزی سے کام کر رہا ہے۔ جلد ہی نئی مشین تیار ہو کر یہاں نصب ہو جائے گی"...... ہسل نے کہا۔

"بھائی بگ کنگ ون تو بن ہی گئے ہو۔ ہمیں کم از کم یہ تو بتا دو کہ کنٹرول روم کہاں ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"کنٹرول روم تمہارے قریب ہے۔ لیکن تم وہاں تک نہیں پہنچ سکتے۔ اب یا تو اس راہداری میں بھوکے پیاسے مر جاؤ یا پھر باہر نکل کر موت کو گلے لگا لو۔ اس کا فیصلہ تم خود کرو"...... ہسل نے کہا اور اس کے ساتھ ہی آواز آنی بند ہو گئی۔ عمران چند لمحے خاموش کھڑا سوچتا رہا۔ کہ اچانک چھت میں ایک خانہ سا کھلا اور دوسرے لمحے وہاں سے ایک بم نکل کر نیچے گرا۔ بم کی شکل شتر مرغ کے انڈے جیسی تھی۔ اس بم کو دیکھ کر نہ صرف عمران بلکہ وہ سب بھی بری طرح سے چونک پڑے۔ اس سے پہلے کہ وہ کچھ کرتے اسی لمحے اچانک بم پھٹنے کی بجائے دو حصوں میں تقسیم ہو کر کھل گیا۔

"یہ کیا۔ یہ بم تو کھل رہا ہے"...... تنویر نے حیرت سے کہا۔ ابھی اس نے اتنا ہی کہا تھا کہ اسی لمحے اچانک اسے ایک جھٹکا سا

لگا اور وہ ساکت ہوتا چلا گیا۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے کسی نے اچانک جادو کی چھڑی گھما دی ہو اور وہ پتھر کا بت بن گیا ہو۔

"ارے ارے۔ یہ ٹرومین کو کیا ہوا"...... ان سب کے منہ سے نکلا اور پھر یکلخت وہ سب بھی پتھروں کے بتوں میں تبدیل ہوتے چلے گئے۔ ان کے جسم ساکت ہو کر بت بن گئے تھے۔ عمران جس نے اس بم کو دیکھتے ہی سانس روک لیا تھا کسی بت کی طرح کھڑا تھا۔ وہ چند لمحے بت بنا کھڑا رہا پھر اس نے آہستہ آہستہ سانس لیا اور پھر اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھنے لگا۔

"تم سب ہسل کے جال میں پھنس گئے ہو۔ ہسل نے وائٹرن کلاز بم پھینکا تھا۔ اس بم سے نکلنے والی گیس بے رنگ اور بے بو ہوتی ہے جو انسانی جسم میں جیسے ہی داخل ہوتی ہے انسان کو پتھر کے بتوں کی طرح ساکت کر دیتی ہے۔ میں نے اس بم کو دیکھتے ہی سانس روک لیا تھا اس لئے میں اس کا شکار ہونے سے بچ گیا لیکن تم سب نہ بچ سکے۔ اب تم سب کو کم از کم دو گھنٹوں کے لئے اسی طرح بت بنے کھڑا رہنا پڑے گا۔ اب مجھ اکیلے کو ہی کنٹرول روم تک پہنچنا ہو گا۔ سنو اگر میں کامیاب ہو گیا تو پھر یہ سی ورلڈ ختم ہو جائے گا اور اگر نہ ہو سکا تو پھر اللہ حافظ۔ اگلے جہاں ملاقات ہو گی"...... عمران نے کہا اور یوں ہاتھ ہلا کر آگے بڑھ گیا جیسے الوداع کہہ رہا ہو۔ وہ سب بت بنے کھڑے رہ گئے جبکہ وہ راہداری میں آگے بڑھتا چلا گیا۔

ہسل کا چہرہ غیظ و غضب سے سیاہ ہو رہا تھا وہ اس وقت ایک چھوٹے سے کمرے کے درمیان رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ کرسی کے سامنے میز پر ایک چھوٹی سی مشین تھی۔ یہ آپریٹنگ ورکنگ روم تھا۔ یہ پورے سی ورلڈ میں سب سے محفوظ جگہ تھی۔

ہسل عمران اور اس کے ساتھیوں سے بچ کر یہاں پہنچنے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ لیکن اب ہسل عمران اور اس کے ساتھیوں سے انتہائی خوفزدہ تھا۔ اسے یہ لوگ اب مافوق الفطرت لگنے لگے تھے۔ یہاں آتے ہی اس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کے فوری قتل کا حکم دے دیا تھا۔ اسے چونکہ معلوم تھا کہ عمران نے ایم سی ون کو زیر کر لیا ہے اور اس کے ساتھی نے ایم سی ون کی گردن میں لگی ہوئی میموری ڈیوائس نکال لی ہے اس لئے ایم سی ون اب اس وقت تک ناکارہ ہو گیا تھا جب تک اسے دوبارہ وہ ڈیوائس یا اس جیسی نئی ڈیوائس نہ لگا دی جاتی۔ ہسل کے پاس ایک اور ڈیوائس

تھی۔ وہ اس ڈیوائس کو ایم سی ون کی گردن میں لگے میموری ریڈر میں لگا کر اسے دوبارہ ورکنگ پوزیشن میں لا سکتا تھا لیکن اس سے پہلے وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کرنا چاہتا تھا جو واقعی اس کے لئے دردِ سر بن چکے تھے۔ ایم سی ون کو نئی ڈیوائس لگانے میں اسے وقت لگ سکتا تھا اس لئے اس نے سٹور روم سے ویسی ہی ڈیوائس نکالی جیسی ایم سی ون کے میموری ریڈر میں موجود تھی اور پھر وہ ڈیوائس لے کر فوراً مین کنٹرول روم میں پہنچ گیا۔ اس نے ڈیوائس مشین میں ڈالی اور اسے آپریٹ کر کے ایم سی ون کو اس مشین میں ایکٹیو کرنا شروع کر دیا اس کام میں اسے کچھ وقت تو لگا تھا لیکن آخر کار وہ اس مشین کو ایم سی ون کی جگہ ایکٹو کرنے میں کامیاب ہو گیا اور اب یہ مشین مکمل طور پر ایم سی ون کی جگہ لے چکی تھی۔ چونکہ ایم سی ون کی پروگرامنگ اسی مشین سے کی جاتی تھی اس لئے ایم سی ون کی ماسٹر مائنڈ میموری اب اس مشین میں آ گئی تھی اور اب یہ مشین مکمل طور پر ماسٹر مائنڈ کمپیوٹر کا روپ دھار چکی تھی۔

مشین کے ایکٹو ہوتے ہی ہسل نے مائیک کے ذریعے مشین میں کوڈنگ کرنی شروع کر دی اور اسے اپنی وائس میں کنٹرول کرنے کے احکامات دینا شروع ہو گیا۔ اس بار اس نے پوری ذہانت سے کام لیتے ہوئے ایم سی ون کا کنٹرول اپنے ہاتھوں میں لے لیا تھا۔ اب یہ مشین مکمل طور پر اس کے تابع ہو گئی تھی۔

مشین کو تمام احکامات دینے کے بعد ہسل نے اسے عمران اور

اس کے ساتھیوں کی ہلاکت کے فائنل احکامات دیئے اور اب وہ مشین کے سامنے بیٹھا ان کی ہلاکت کی خوشخبری سننے کا منتظر تھا اسے مکمل یقین تھا کہ ایم سی ون مشین کے لئے عمران اور اس کے ساتھیوں کی ہلاکت کوئی مسئلہ نہ تھی۔ ابھی ہسل بیٹھا سوچ ہی رہا تھا کہ اچانک مشین سے تیز سیٹی کی آواز سنائی دی تو ہسل چونک پڑا۔ اس نے فوراً ہاتھ بڑھا کر مشین کا ایک بٹن پریس کر دیا۔

"بگ کنگ بول رہا ہوں"...... ہسل نے کرخت لہجے میں کہا۔

"ایم سی ون مشین سپیکنگ"...... مشین سے ایم سی ون کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"کیا ہوا ایم سی ون۔ ختم ہو گیا یہ گروپ"...... ہسل نے چونک کر پوچھا۔

"نو بگ کنگ۔ انہوں نے بم مار کر کلنگ مشین تباہ کر دی ہے اور اب وہ سب راہداری میں موجود ہیں۔ راہداری کلنگ مشین سے منسلک تھی۔ اس لئے راہداری میں وہ محفوظ ہیں۔ جب تک شعبہ انجینئرنگ دوسری کلنگ مشین بنا کر نصب نہیں کر دیتا۔ میں اس راہداری میں ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا"...... ایم سی ون کی آواز سنائی دی۔

"وہ وہاں کیا کر رہے ہیں اور کیوں رکے ہوئے ہیں"۔ ہسل نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"وہ آپس میں باتیں کر رہے ہیں۔ وہ کنٹرول روم میں گھس کر

مین ماسٹر کنٹرول مشین کو تباہ کرنا چاہتے ہیں۔ میں ان کے راہداری سے باہر نکلنے کا انتظار کر رہا ہوں۔ ان کے باہر آتے ہی میں ان پر عبرتناک موت وارد کر دوں گا"...... ایم سی ون نے کہا۔

"انہیں کسی طرح باہر نکالو۔ کسی بھی طرح میں اب ان کا وجود سی ورلڈ میں ایک لمحے کے لئے بھی برداشت نہیں کر سکتا"۔ ہسل نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"وہ بہرحال باہر نکلیں گے۔ وہ کب تک اس راہداری میں رہیں گے اور میں ان کا ہی انتظار کر رہا ہوں"...... ایم سی ون نے کہا۔

"اگر تم کہو تو میں اس راہداری میں جا کر کارروائی کروں۔ مگر میں کیا کر سکتا ہوں اس بارے میں مجھے گائیڈ کرو"...... ہسل نے کہا۔

"ہاں آپ انہیں راہداری سے باہر نکلنے پر مجبور کر سکتے ہیں۔ جس کمرے میں آپ ہیں اس کی دائیں سائیڈ دیوار میں ایک الماری ہے۔ اس میں الیکٹرانک کلرڈ لائٹ مشین ہے۔ اس مشین کو آن کر کے اس کا ایک بٹن پریس کریں تو جہاں وہ موجود ہے وہاں چھت سے ان کے قریب وائٹرن کلاڈ بم گرے گا۔ بم گرتے ہی پھٹ جائے گا اور اس میں سے بے رنگ اور بے بو گیس نکلے گی۔ اس گیس کا ان پر فوری اثر ہو گا اور وہ اسی لمحے ساکت ہو جائیں گے۔ وہ سن سکیں گے دیکھ سکیں گے لیکن نہ کوئی حرکت کر سکیں گے اور نہ ہی بول سکیں گے۔ جب وہ ساکت ہو جائیں تو آپ وہاں

جا کر ان پر گولیاں برسا دینا۔ ان کے پتھر کی طرح سخت جسموں کو جیسے ہی گولیاں لگیں گی وہ بم کی طرح پھٹ کر بکھر جائیں گے اور ان کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے"...... ایم سی ون نے اسے گائیڈ کرتے ہوئے کہا۔

"وہ انتہائی شیطان صفت لوگ ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ وہ مجھ سے مشین ہی چھین لیں۔ کیا تم مشین کو کنٹرول کر سکتے ہو"...... ہسل نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ یہ سیلف ورکنگ مشین ہے۔ آپ کو خود اسے کنٹرول کرنا ہو گا۔ اگر آپ ایسا نہیں چاہتے ہو پھر یہیں رہیں۔ جب وہ باہر نکلیں گے تو میں ان کا خاتمہ کر دوں گا"...... ایم سی ون نے کہا۔

"نہیں۔ زیادہ دیر انتظار ٹھیک نہیں۔ میں جاتا ہوں"...... ہسل نے کہا اور الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھولی تو وہ بالکل خالی تھی۔ مگر دوسرے لمحے کھٹاک کی آواز سے اس کے اندر ایک خانہ نمودار ہوا جس میں بگل نما مشین نظر آ رہی تھی۔ جس کے ساتھ بیلٹ موجود تھی۔

"اس مشین کو آن کریں۔ تب تک میں ان کی لوکیشن کو اس مشین میں فیڈ کر دیتا ہوں تاکہ جیسے ہی آپ بٹن پریس کریں اسی جگہ وائٹرن کلاڈ بم گرے جہاں وہ موجود ہیں"...... ایم سی ون نے کہا تو ہسل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"میں نے رینج ایڈجسٹ کر دی ہے۔ بٹن پریس کریں بگ کنگ"...... ایم سی ون کی آواز سنائی دی تو ہمسل نے فوراً مشین کا بٹن پریس کر دیا۔ جیسے ہی اس نے بٹن پریس کیا۔ مشین سے تیز آواز سنائی دی۔ مشین پر لگا ہوا ایک بلب جلا اور پھر فوراً بجھتا چلا گیا۔

"بس اب آپ مشین گن لے کر راہداری میں چلے جائیں بگ کنگ اور ان سب پر فائرنگ کر کے ان کے ٹکڑے اُڑا دیں۔ اب وہ آپ سے نہیں بچ سکیں گے"...... ایم سی ون نے کہا تو ہمسل نے سر ہلاتے ہوئے الماری کا ایک اور خانہ کھولا اور اس میں سے جدید ساخت کی مشین گن نکال لی۔

اس نے مشین گن کا میگزین چیک کیا اور پھر اطمینان بھرے انداز میں سر ہلاتا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ دروازہ کھلتے ہی وہ راہداری میں آیا اور تیز تیز قدم اٹھاتا اس طرف کو بڑھنے لگا جدھر کلک مشین اور اس سے ملحقہ راہداری تھی۔ مختلف راستوں سے گزرنے کے بعد وہ آخر کار اس راہداری کے قریبی موڑ تک پہنچ ہی گیا۔ دونوں راہداریوں کے درمیان ایک دروازہ تھا۔ جس سے دونوں راہداریاں علیحدہ ہو جاتی ہیں۔ یہ دروازہ بند تھا۔ ہمسل چند لمحے دروازے کے پاس رکا۔ اس نے مشین گن کے ٹریگر پر انگلی جمائی اور پھر قدم آگے بڑھا دیا۔ اس کے قدم آگے بڑھاتے ہی دروازہ خود بخود کھل گیا اور وہ دوسری راہداری میں داخل ہو گیا۔ یہ

راہداری کچھ آگے جا کر مڑ جاتی تھی۔ ہمسل کو احساس تھا کہ وہ اس وقت جس راہداری میں ہے۔ اس میں ایم سی ون کا کنٹرول نہیں ہے۔ اس لئے وہ پوری طرح محتاط تھا۔ وہ آہستہ آہستہ موڑ کی طرف بڑھنے لگا اور پھر اچانک اس کے حلق سے چیخ نکل گئی۔

موڑ مڑتے ہی اس کے جسم کو زوردار ٹکر لگی اور وہ اچھل کر پشت کے بل فرش پر جا گرا۔ دوسرے لمحے کوئی اس کے اوپر چھا گیا اور اس کے ساتھ ہی ہمسل کی ناک پر ایک زوردار ٹکر لگی اور اس کا ذہن اندھیروں میں ڈوبتا چلا گیا۔ یہ سب کچھ اس قدر اچانک اور غیر متوقع ہوا تھا کہ وہ ایک لمحے کے لئے بھی نہ سنبھل سکا تھا۔

ڈی کنگ اپنے سیکشن میں دو آدمیوں سمیت موجود تھا۔ دونوں آدمی ایک بڑی سی مشین کے سامنے سٹول پر بیٹھے ہوئے تھے جبکہ ڈی کنگ ایک علیحدہ کمرے میں ایک مستطیل شکل کی مشین کے سامنے کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ مشین کے ساتھ ہی فون موجود تھا۔ ڈی کنگ ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھا ہوا تھا کہ اس کا ایک آدمی اندر داخل ہوا۔

"یس ڈی کنگ"...... آنے والے نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ریمنڈ۔ صورتحال تشویش ناک ہے اور ایس کنگ میری بات سننے کو تیار نہیں اس لئے میں نے تمہیں بلایا ہے کہ اس صورتحال میں کیا کیا جائے"...... ڈی کنگ نے آنے والے کو سائیڈ پر موجود کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"آپ ان ایجنٹوں کو ہلاک کرنا چاہتے ہیں"...... ریمنڈ نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ہاں یہ انتہائی خطرناک ایجنٹ ہیں۔ گو میں نے انہیں بے حس کر دیا ہے لیکن کسی بھی وقت کچھ بھی ہو سکتا ہے اس لئے میں چاہتا ہوں کہ انہیں فوری طور پر ہلاک کر دیا جائے تب ہی مجھے اطمینان ہو گا"...... ڈی کنگ نے کہا۔

"آپ نے ایس کنگ سے جس محلول کے بارے میں بات کی تھی اس کا کیا ہوا"...... ریمنڈ نے کہا۔

"وہ میرے ذہن میں آئیڈیا تھا اس لئے میں نے ایس کنگ سے بات کر دی لیکن پھر مجھے خیال آیا کہ اس کا بنیادی عنصر تو ہمارے پاس موجود ہی نہیں ہے اس لئے اس محلول کو تو تیار ہی نہیں کیا جا سکتا"...... ڈی کنگ نے کہا۔

"تو پھر ایک ہی صورت ہے کہ آپ سپیشل وے کھول دیں۔ میں اور راڈنی جا کر ان بے حس لوگوں کو ہلاک کر دیتے ہیں"۔ ریمنڈ نے کہا۔

"کس طرح ہلاک کرو گے۔ تمہارے پاس اسلحہ ہے"...... ڈی کنگ نے چونک کر پوچھا۔

"نہیں۔ اسلحہ تو نہیں ہے۔ یہی ہو سکتا ہے کہ مکینیکل باکس سے کوئی ایسی چیز لے جائی جائے جس کی مدد سے انہیں ہلاک کیا جا سکے"...... ریمنڈ نے کہا۔

"نہیں۔ اس طرح یہ ہلاک نہیں ہو سکتے۔ ایک طریقہ ہے تو سہی لیکن اس میں وقت لگے گا"...... ڈی کنگ نے چند لمحے

خاموش رہنے کے بعد کہا۔

''کون سا طریقہ''...... ریمنڈ نے چونک کر پوچھا۔

''سیکورٹی ونگ میں ایک خفیہ سیف موجود ہے جس میں انتہائی جدید اسلحہ موجود ہے۔ وہاں سے اسلحہ حاصل کر کے ان کا خاتمہ پلک جھپکنے میں کیا جا سکتا ہے۔ ورنہ چھ افراد کو عام حالات میں ہلاک نہیں کیا جا سکتا''...... ڈی کنگ نے کہا۔

''تو کیا ہوا باس۔ زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹہ لگ جائے گا۔ بہرحال یہ ہلاک تو ہو جائیں گے''...... ریمنڈ نے کہا۔

''تو پھر تم یہ کام کرو''...... ڈی کنگ نے کہا۔

''میں تیار ہوں باس۔ لیکن آپ کو ڈبل وے کھولنا پڑے گا تاکہ میں وہاں جا سکوں اور پھر اسلحہ لے کر واپس بھی آ سکوں''...... ریمنڈ نے کہا۔

''ایسا کر لیں گے لیکن جس قدر جلد ہو سکے تم نے یہ کام کرنا ہے''...... ڈی کنگ نے کہا۔

''آپ بے فکر رہیں۔ میں آپ کی توقع سے بھی پہلے اسلحہ لے آؤں گا''...... ریمنڈ نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ جاؤ۔ ڈبل وے کے دہانے کے قریب ہی غوطہ خوری کے جدید ترین لباس موجود ہیں۔ میں ڈبل وے کھول دیتا ہوں''...... ڈی کنگ نے کہا۔

''لیکن وہ خفیہ سیف کہاں ہے اور اس کے کھولنے کا کیا طریقہ

ہے وہاں سے کیا لانا ہے اور کس طرح کیونکہ یہاں واپسی بھی سمندر کے راستے ہی ہو گی''...... ریمنڈ نے کہا۔

''اوہ ہاں۔ اس سیف میں ہی واٹر پروف تھیلا موجود ہو گا۔ تم نے اس تھیلے میں دو مشین گنیں اور اس کے میگزین ڈال کر لے آنے ہیں۔ سیف کی تفصیل اور اسے کھولنے کا طریقہ میں تمہیں بتا دیتا ہوں''...... ڈی کنگ نے کہا تو ریمنڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر ڈی کنگ نے تفصیل سے ساری بات ریمنڈ کو بتا دی۔

''ٹھیک ہے باس''...... ریمنڈ نے اٹھتے ہوئے کہا تو ڈی کنگ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''جس قدر جلد ممکن ہو سکے تمہیں واپس آنا ہے''...... ڈی کنگ نے کہا۔

''آپ بے فکر رہیں باس''...... ریمنڈ نے کہا اور واپس مڑ گیا تو ڈی کنگ نے اٹھ کر ایک سائیڈ پر موجود مشین پر پڑا ہوا کور ہٹایا اور اسے آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ یہ ڈبل وے کھولنے والی مشین تھی۔ اسے آپریٹ کرنے کے بعد ڈی کنگ واپس آ کر کرسی پر بیٹھ گیا۔

''یہ خطرناک ایجنٹ اب صرف میرے ہاتھوں ہی ہلاک ہوں گے۔ صرف اور صرف ڈی کنگ کے ہاتھوں''...... ڈی کنگ نے خود کلامی کے سے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد جب ریمنڈ دوبارہ کمرے میں داخل ہوا تو ڈی کنگ بے اختیار

اچھل پڑا۔ ریمنڈ کے ہاتھ میں ایک بڑا سا تھیلا تھا۔

"کیا ہوا مل گیا اسلحہ"...... ڈی کنگ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ دو مشین گنیں اور ان کے کافی تعداد میں میگزین لے آیا ہوں"...... ریمنڈ نے کہا۔

"گڈ۔ بیٹھو۔ میں ڈبل وے کلوز کر دوں"...... ڈی کنگ نے کہا اور اٹھ کر دوبارہ اس مشین کی طرف بڑھ گیا جسے اس نے پہلے آپریٹ کیا تھا۔ اب وہ اس کے ذریعے ڈبل وے کلوز کر رہا تھا۔ جب ڈبل وے کلوز ہو گیا تو مشین نے اس پر کور ڈالا اور واپس آ کر دوبارہ اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"کیا ہوا ہے۔ تفصیل بتاؤ"...... ڈی کنگ نے کہا تو ریمنڈ نے اسے تفصیل بتا دی۔

"گڈ شو۔ تم نے واقعی کام کیا ہے۔ مشین گنیں نکال کر ان میں میگزین فٹ کرو"...... ڈی کنگ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ میں پہلے ہی کر چکا ہوں باس"...... ریمنڈ نے کہا اور اس نے تھیلے کی زپ کھول کر اس میں سے ایک جدید ساخت کی مشین گن نکالی اور اسے ڈی کنگ کی طرف بڑھا دیا۔

"ویسے یہ میری زندگی کا پہلا موقع ہو گا کہ میں اس طرح انسانوں کو ہلاک کروں گا لیکن یہ چونکہ ہمارے دشمن ہیں اس لئے ایسا کرنا ضروری ہے"...... ڈی کنگ نے مشین گن اٹھا کر اسے چیک کرتے ہوئے کہا۔

"باس۔ ایک وعدہ کریں کہ اس کامیابی کے بعد آپ مجھے مراعات دیں گے"...... ریمنڈ نے دوسری مشین گن تھیلے سے نکالتے ہوئے کہا۔

"تمہیں ہی نہیں راڈنی کو بھی ان مراعات میں شامل کیا جائے گا"...... ڈی کنگ نے طنزیہ لہجے میں کہا۔ مگر ڈی کنگ کا لہجہ ایسا تھا جسے ریمنڈ محسوس نہ کر سکا تھا۔

"راڈنی کو کیوں باس۔ اس نے تو کوئی کام نہیں کیا"...... ریمنڈ نے چونک کر کہا۔

"وہ بھی بہرحال ہمارا ساتھی ہے۔ اسے بلاؤ تاکہ میں سپیشل وے کھولوں۔ پھر ہم دونوں زیرو سیکشن میں جائیں گے تو وہ یہاں خیال رکھے گا"...... ڈی کنگ نے کہا تو ریمنڈ سر ہلاتا ہوا اٹھا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔

"اس کی نیت ابھی سے خراب ہو رہی ہے۔ اس کا اور راڈنی دونوں کا خاتمہ کرنا ہو گا۔ وہ لوگ بے حس پڑے ہیں۔ ان پر تو صرف مشین گن چلانی ہے اور وہ میں اکیلا بھی چلا سکتا ہوں"۔ ڈی کنگ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ تھوڑی دیر بعد ریمنڈ اور اس کے پیچھے ایک اور آدمی اندر داخل ہوا۔

"یس باس"...... دوسرے آدمی نے کہا۔

راڈنی۔ پہلے جا کر سپیشل وے کھول دو پھر یہاں آؤ تاکہ میں تمہیں ہدایات دے سکوں"...... ڈی کنگ نے کہا۔

"یس باس"...... راڈنی نے کہا اور واپس مڑ گیا جبکہ ریمنڈ اس بار خود ہی سائیڈ کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اب اسے ڈی کنگ کی اجازت کی ضرورت ہی نہ رہی ہو۔ ڈی کنگ کے بھینچے ہوئے ہونٹ مزید بھنچ گئے لیکن وہ خاموش رہا۔ تھوڑی دیر بعد راڈنی واپس آ گیا۔

"سپیشل وے کھل چکا ہے باس"...... راڈنی نے اندر آ کر مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"میں اور ریمنڈ دشمن ایجنٹوں کو ہلاک کرنے جا رہے ہیں۔ تم نے ہماری عدم موجودگی میں یہاں کا خیال رکھنا ہے"...... ڈی کنگ نے اٹھتے ہوئے کہا۔ اس کے اٹھتے ہی ریمنڈ بھی اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"یس باس"...... راڈنی نے کہا اور پھر ڈی کنگ، ریمنڈ اور راڈنی تینوں اس کمرے سے نکل کر بڑے ہال میں آ گئے۔

"ریمنڈ تم اس مشین کو آپریٹ کرو اور راڈنی تم اس کی مدد کرو"...... ڈی کنگ نے یکلخت رکتے ہوئے کہا۔

"اس کی کیا ضرورت ہے باس۔ راڈنی تو یہاں موجود ہے"...... ریمنڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جیسے میں کہہ رہا ہوں ویسے کرو۔ سمجھے"...... ڈی کنگ نے تیز لہجے میں کہا تو ریمنڈ سر ہلاتا ہوا اس بڑی مشین کی طرف مڑ گیا جس پر پہلے راڈنی کام کرتا رہا تھا۔ مشین گن اس کے ہاتھ میں

تھی۔ اس کے مڑتے ہی راڈنی بھی مڑا تو ڈی کنگ نے اپنے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن سیدھی کی اور دوسرے لمحے ریٹ ریٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی ریمنڈ اور راڈنی چیختے ہوئے نیچے گرے اور بری طرح تڑپنے لگے۔

"ہونہہ۔ ابھی سے تم لوگوں کی یہ حالت تھی تو بعد میں کیا کرتے تم۔ یہ ہے تمہارا انعام"...... ڈی کنگ نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے فرش پر پڑی ہوئی دوسری مشین گن اٹھائی اور اسے ایک طرف میز پر رکھا اور پھر مڑ کر وہ اس راستے کی طرف بڑھ گیا جس سے وہ زیرو سیکشن پہنچ سکتا تھا یہ مخصوص راستہ تھا اور اسے زیرو سیکشن تک پہنچنے میں دس پندرہ منٹ لگ سکتے تھے لیکن ڈی کنگ مشین گن ہاتھ میں پکڑے اطمینان سے آگے بڑھتا چلا جا رہا تھا۔

ریمنڈ اور راڈنی دونوں پر فائر کھول کر اس کا حوصلہ اب پوری طرح بلند ہو چکا تھا اور اب تو اس نے صرف بے حس پڑے ہوئے لوگوں پر ہی فائر کھولنا تھا اس لئے وہ اطمینان بھرے انداز میں تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا آگے بڑھتا چلا جا رہا تھا۔

میجر پرمود اپنے ساتھیوں سمیت راہداری کے فرش پر بے حس و حرکت پڑا ہوا تھا۔ ان کا انداز ایسا تھا جیسے وہ عظیم ایجنٹوں کی بجائے انتہائی حقیر کینچوے ہوں جو رینگنے کی صلاحیت بھی کھو چکے ہوں۔ میجر پرمود کا ذہن کام کر رہا تھا۔ گو اس نے اپنے طور پر اس بے حسی کو ختم کرنے کے لئے سانس روک کر کئی بار اٹھنے کی کوشش کی تھی لیکن یہ سب بے سود ثابت ہوا تھا اور انہیں نجانے کتنا وقت اسی طرح پڑے ہوئے گزر گیا کہ اچانک میجر پرمود کے کانوں میں دور سے کسی کے قدموں کی آواز پڑی تو وہ ذہنی طور پر بے اختیار چونک پڑا۔ کوئی آدمی دور سے آ رہا تھا۔ میجر پرمود کے چہرے کا رخ اسی طرف تھا۔ اس کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں اور پھر تھوڑی دیر بعد راہداری کا موڑ مڑ کر ایک درمیانے قد اور پھیلے ہوئے جسم کا آدمی جس کے ہاتھ میں ایک جدید مشین گن تھی سامنے آ گیا۔

"تو آخر کار ان ایشیائی ایجنٹوں کا خاتمہ میرے ہاتھوں سے ہی

لکھا گیا تھا۔ ڈی کنگ کے ہاتھوں سے"...... آنے والے نے اونچی آواز میں کہا اور مشین گن سیدھی کر کے اب وہ قدم بہ قدم آگے بڑھنے لگا تھا۔

"اوہ۔ یہ نوجوان لڑکی تو بڑی طرحدار ہے۔ لیکن اب میں اسے ساتھ نہیں لے جا سکتا۔ اس لئے اس کی ہلاکت بھی ضروری ہے"...... ڈی کنگ نے رک کر غور سے لیڈی بلیک کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جو ایک طرف سکڑی سی پڑی ہوئی تھیں۔

"اوکے۔ اب انہیں مر جانا چاہئے"...... ڈی کنگ نے کہا اور پھر مشین گن سیدھی کر کے اس نے ٹریگر پر انگلی رکھ دی جبکہ میجر پرمود کی حالت ایسی تھی کہ وہ واقعی مکمل طور پر بے بس ہو کر رہ گیا تھا اور یہی حالت اس کے ساتھیوں کی تھی کہ اچانک کٹاک کی تیز آواز راہداری میں گونج اٹھی اور اس کے ساتھ ہی ڈی کنگ بے اختیار اچھل پڑا۔

اس آواز کے ساتھ ہی یکلخت وہی پہلے جیسی گیس راہداری میں پھیلتی چلی گئی اور اس کا اثر یہ ہوا کہ ڈی کنگ مشین گن سمیت یکلخت گھٹنوں کے بل جھکا اور پھر پہلو کے بل فرش پر گر پڑا۔ چند لمحوں بعد وہ دھواں غائب ہو گیا لیکن اس کے ساتھ ہی میجر پرمود کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے جسم میں حرکت ہونا شروع ہو گئی ہو۔ گو یہ حرکت بے حد کم تھی لیکن بہرحال حرکت ہو رہی تھی اور پھر آہستہ آہستہ اس حرکت میں اضافہ ہوتا چلا گیا اور پھر میجر پرمود

ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اسی لمحے اس نے مڑ کر دیکھا تو اس کے ساتھی بھی اس کی طرح اٹھ کر بیٹھنے کی کوشش میں مصروف تھے۔

"یہ کیا ہو گیا میجر پرمود"...... لیڈی بلیک کی ہلکی سی آواز سنائی دی۔

"اللہ تعالیٰ کا خاص کرم"...... میجر پرمود نے جواب دیا۔ اس کی آواز بھی مدھم سی نکلی تھی لیکن بہرحال الفاظ لیڈی بلیک تک پہنچ گئے تھے اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ سب ہی اٹھ کر بیٹھ جانے میں کامیاب ہو گئے جبکہ سب سے پہلے میجر پرمود اٹھ کر کھڑا ہونے میں کامیاب ہو گیا اور پھر وہ آہستہ آہستہ چلتا ہوا سامنے پڑے ہوئے ڈی کنگ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ مشین گن ڈی کنگ کے ہاتھ سے نکل کر ایک طرف گری ہوئی تھی۔ میجر پرمود نے جھک کر مشین گن اٹھائی اور سیدھا کھڑا ہو گیا۔

"یہ ڈبل ایکشن کیوں ہوا میجر صاحب۔ یہ آدمی بے ہوش ہو گیا ہے جبکہ ہم سب حرکت میں آ گئے ہیں"...... لاٹوش کی آواز سنائی دی۔ اس کے لہجے میں حیرت کا عنصر تھا۔

"میں نے کہا تو ہے کہ اللہ تعالیٰ کا خاص کرم ہوا ہے۔ وہ جب کرم کرتا ہے تو ناممکن بھی ممکن ہو جاتا ہے۔ اب مجھے معلوم ہو گیا ہے ہم پر کون سی گیس فائر کی گئی تھی"...... میجر پرمود نے مڑتے ہوئے کہا۔

"کون سی گیس تھی"...... لیڈی بلیک نے پوچھا۔

"یہ جارگین گیس تھی اور جارگین گیس میں یہی خاصیت ہے کہ وہ انسانی جسم پر ڈبل ری ایکشن کرتی ہے یعنی نارمل انسان کو بے حس و حرکت کر دیتی ہے اور بے حس و حرکت انسان کو نارمل کر دیتی ہے اور یہ گیس دوبارہ کیوں فائر ہوئی ہے۔ یہ معلوم نہیں۔ بہرحال اب یہ ڈی کنگ بتائے گا"...... وائٹ شارک نے کہا۔

"یہاں پوچھ گچھ کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ لازماً کنٹرول روم سے راستہ کھول کر یہاں آیا ہے۔ ہم نے مشن مکمل کرنا ہے"۔ لیڈی بلیک نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ کیپٹن توفیق ۔تمہاری کیا پوزیشن ہے۔ کیا تم ڈی کنگ کو اٹھا سکتے ہو"...... میجر پرمود نے کیپٹن توفیق سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں"...... کیپٹن توفیق نے کہا اور پھر آگے بڑھ کر اس نے ڈی کنگ کو کاندھے پر ڈال لیا اور پھر وہ سب آگے بڑھتے چلے گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک ہال نما کمرے میں پہنچ گئے جہاں ایک مشین کام کر رہی تھی وہاں کوئی انسان موجود نہ تھا۔ سب روبوٹس تھے جو اپنے کاموں میں مصروف تھے۔ ان کے اندر آنے پر بھی روبوٹس نے کوئی نوٹس نہ لیا تھا۔ وہ مخصوص پروگرامنگ کے تحت بدستور اپنے کاموں میں مصروف تھے جیسے انہیں سوائے اپنے کام کے کسی سے کوئی مطلب ہی نہ ہو۔

"ہمیں کنٹرول روم کو چیک کرنا ہے"...... میجر پرمود نے کہا۔

''اس ڈی کنگ کو حرکت میں لانا ہو گا''...... لیڈی بلیک نے کہا جبکہ کیپٹن توفیق نے اس دوران ڈی کنگ کو ایک خالی کرسی پر ڈال دیا تھا۔

''تم دونوں جا کر پورے ایریے کا راؤنڈ لگا کر آؤ میں اس دوران اسے حرکت میں لانے کی کوشش کرتا ہوں''...... میجر پرمود نے کیپٹن نوازش اور کیپٹن توفیق سے مخاطب ہو کر کہا تو ان دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور سائیڈ کی طرف بڑھ گیا۔

''لاٹوش۔ اس کے منہ میں پانی ڈالو''...... میجر پرمود نے لاٹوش سے مخاطب ہو کر کہا تو لاٹوش نے اثبات میں سر ہلایا اور سائیڈ میں موجود ایک الماری کی طرف بڑھ گیا جہاں پانی کی بوتلیں دکھائی دے رہی تھیں۔ اس نے ایک بوتل اٹھائی اور پھر وہ اسے لے کر ڈی کنگ کی طرف آ گیا اور پھر جب ڈی کنگ کے منہ میں پانی ڈالا گیا تو اس کا جسم حرکت میں آ گیا۔

''اب مجھے یہاں کی طرز تعمیر سمجھ میں آ گئی ہے۔ یہاں ہر سیکشن کو دوسرے سے علیحدہ رکھا گیا ہے۔ درمیان میں خفیہ راستے رکھے گئے ہیں اور کنٹرول روم اور اس سیکشن کے درمیان خفیہ راستہ یہ ڈی کنگ بتائے گا''...... میجر پرمود نے کہا۔

''یہ۔ یہ۔ یہ کیا ہو گیا۔ یہ گیس دوبارہ فائر کیسے ہو گئی۔ آخر کیسے''...... ڈی کنگ نے ہوش میں آتے ہی یکلخت چیختے ہوئے کہا۔

''اس کا جواب تو تم ہی دے سکتے ہو کہ گیس دوبارہ فائر کیسے ہو گئی''...... میجر پرمود نے کہا۔

''اوہ اوہ۔ سمجھ گیا۔ میں نے اسے آٹو کنٹرول کیا تھا تاکہ ہر گھنٹے بعد یہ خود لوڈ ہو کر دوبارہ فائر ہو سکے۔ تمہیں بے ہوش ہوتا دیکھ کر اور تمہیں فوری طور پر ہلاک کرنے کے جوش میں اس مشین کو میں آف کرنا بھول گیا تھا۔ ایک گھنٹہ پورے ہوتے ہی وہ آٹو فائر ہو گئی۔ اوہ اوہ۔ یقیناً ایسا ہی ہوا ہو گا''...... ڈی کنگ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''چلو۔ جو ہوا۔ اس کا ہمیں فائدہ ہی ہوا ہے۔ اسے تم ہماری خوش قسمتی سمجھو یا پھر اپنی بدقسمتی۔ اب تم بتاؤ۔ تمہارا کیا ارادہ ہے''۔ میجر پرمود نے کہا۔

''کیسا ارادہ''...... ڈی کنگ نے منہ بنا کر کہا۔

''ہمیں کنٹرول روم میں لے چلو''...... میجر پرمود نے کہا۔

''نہیں۔ نہیں۔ میں تمہیں وہاں نہیں لے جا سکتا۔ وہاں ایس کنگ موجود ہے۔ ہم جیسے ہی مین سیکشن میں داخل ہوں گے۔ وہ ہمیں فوراً چیک کر لے گا اور اس نے اگر تمہیں میرے ساتھ دیکھ لیا تو وہ مجھے بھی زندہ نہیں چھوڑے گا''...... ڈی کنگ نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

''زندہ تو ہم بھی تمہیں نہیں چھوڑیں گے اگر تم نے ہماری بات نہ مانی تو''...... لاٹوش نے منہ بنا کر کہا۔

''اوہ اوہ۔ اب میں کیا کروں''...... ڈی کنگ نے بے بسی کے عالم میں کہا۔

''چلو یہ بتا دو کہ بلیک ڈائمنڈ کہاں ہے۔ اگر تم مجھے بلیک ڈائمنڈ دے دو تو میں تمہیں زندہ چھوڑ سکتا ہوں۔ ہم بلیک ڈائمنڈ لے کر خاموشی سے یہاں سے نکل جائیں گے پھر ایس کنگ کو بھی اس بات کا پتہ نہیں چلے گا کہ تم نے کیا کیا ہے۔ تم کہہ دینا کہ تم نے ہمیں ہلاک کر دیا ہے اور ہماری لاشیں برقی بھٹی میں جلا دی ہیں''...... میجر پرمود نے کہا۔

''میں جھوٹ کیسے بول سکتا ہوں۔ یہاں ایم سی ٹو ہے اور ایس کنگ ہے۔ وہ ہماری ہر بات چیک کر رہے ہوں گے اور ایم سی ٹو تو ہماری ہر بات کی ریکارڈنگ بھی کر رہا ہو گا''...... ڈی کنگ نے کہا تو میجر پرمود ہنس پڑا۔

''سی ورلڈ کے ڈی کنگ ہونے کے باوجود تم اس بات سے ابھی تک لاعلم ہو کہ تمہارا ای کنگ ہلاک ہو چکا ہے اور ماسٹر مائنڈ کمپیوٹر روبوٹ ایم سی ٹو ناکارہ ہو چکا ہے''...... میجر پرمود نے کہا تو ڈی کنگ بری طرح سے اچھل پڑا۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ ای کنگ کیسے ہلاک ہو سکتا ہے۔ ایم سی ٹو کو کیسے ناکارہ کیا جا سکتا ہے''...... ڈی کنگ نے منہ بناتے ہوئے کہا تو میجر پرمود کے اشارے پر اسے وائٹ شارک نے ساری تفصیل بتا دی۔ ای کنگ کی ہلاکت اور ایم سی ٹو

کے ناکارہ ہونے کا سن کر ڈی کنگ جیسے گنگ سا ہو کر رہ گیا۔

''اگر تمہیں ہماری بات پر یقین نہیں آ رہا ہے تو پکارو اپنی مدد کے لئے ایم سی ٹو کو۔ اس کی ذمہ داری سی ورلڈ ٹو کی حفاظت کے ساتھ تمہاری، ایس کنگ اور ای کنگ کی حفاظت کرنا بھی ہے۔ اگر وہ ایکٹو ہے تو پھر وہ تمہاری آواز سن کر یقیناً تمہاری مدد کے لئے یہاں آئے گا۔ بلاؤ اسے''...... میجر پرمود نے کہا۔

''نہیں۔ مجھے یقین ہے کہ تم جو کہہ رہے ہو وہی سچ ہے۔ اگر ایم سی ٹو ایکٹو ہوتا تو میں اس طرح تمہارے سامنے بے بس نہ پڑا ہوتا''...... ڈی کنگ نے تاسف بھرے لہجے میں کہا۔

''اب سی ورلڈ ٹو میں تم اور ایس کنگ ہی زندہ ہیں اور یہ بھی سن لو۔ ہم نے سی ورلڈ کے ای کنگ کے سیکشن میں ہر طرف میگا پاور بم فکسڈ کر دیئے ہیں جو اب سے ٹھیک دس منٹ بعد پھٹ جائیں گے۔ ان بموں کے بلاسٹ ہوتے ہی یہ سارا سی ورلڈ تباہ ہو جائے گا۔ اگر تم مجھے بلیک ڈائمنڈ دے دیتے ہو تو میں ان تمام بموں کو ڈی فیوز کر دوں گا اور پھر تم ہمیں یہاں سے باحفاظت باہر نکال دینا اس کے بعد تم جانو اور تمہارا سی ورلڈ جانے''...... میجر پرمود نے کہا۔ پہلے تو ڈی کنگ انکار کرتا رہا لیکن جیسے جیسے وقت گزرتا گیا موت کے خوف سے اس کا رنگ زرد ہوتا چلا گیا اور پھر آخرکار اس نے میجر پرمود کے سامنے ہتھیار ڈال دیئے۔ اس نے بتا دیا کہ بلیک ڈائمنڈ اس کے آفس میں ہے اور پھر اس نے اپنے

آفس کے بارے میں بھی ساری تفصیل بتا دی اور یہ بھی بتا دیا کہ وہ کس طرح سے کنٹرول روم میں جا سکتے ہیں۔

"او کے۔ تم نے تعاون کیا اس کا شکریہ"...... میجر پرمود نے کہا۔

"کیا اس سے اور کچھ پوچھنا ہے"...... لیڈی بلیک نے پوچھا۔

"نہیں"...... میجر پرمود نے جواب دیا۔ دوسرے لمحے ایک زور دار دھماکا ہوا اور کرسی پر بیٹھے ہوئے ڈی کنگ کے پرخچے اڑتے چلے گئے۔ لیڈی بلیک نے جیب سے یکلخت بلاسٹر ریز گن نکال کر ڈی کنگ پر ریز فائر کی تھی۔ میجر پرمود تیزی سے مڑا اور مسکرا دیا۔

"جلدی کریں میجر صاحب۔ چلیں۔ ہم پہلے ہی بہت وقت ضائع کر چکے ہیں"...... لیڈی بلیک نے کہا تو میجر پرمود سر ہلاتا ہوا دروازے کی طرف مڑ گیا اور پھر تھوڑی دیر بعد جب وہ خفیہ راستہ کھول کر مین کنٹرول روم میں داخل ہوئے تو انہیں وہاں ایس کنگ دکھائی دیا۔ وہ ایک مشین پر بیٹھا کام کر رہا تھا۔

"ہیلو۔ مسٹر ایس کنگ"...... میجر پرمود نے کہا تو وہ تیزی سے مڑا اور پھر اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

"تم۔ تم کون ہو۔ یہاں کیسے پہنچ گئے"...... ایس کنگ نے رک رک کر کہا۔ اس کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"ہم تمہارا ہاٹ ویپن دیکھنے آئے ہیں"...... میجر پرمود نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ۔ وہ تو مکمل ہو چکا ہے۔ واقعی مکمل ہو چکا ہے"...... ایس کنگ نے لاشعوری انداز میں کہا اور ابھی اس کا فقرہ مکمل ہی ہوا تھا کہ فضا ایک بار پھر دھماکے سے گونج اٹھی اور ایس کنگ کے پرخچے اڑ گئے۔

"تم انسان نہیں درندے ہو۔ خونخوار درندے ہو۔ جو اربوں انسانوں کو جلا کر راکھ کرنے کے ناپاک مشن میں شامل تھے"۔ لیڈی بلیک نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اب یہاں کی مشینری کو چیک کر کے سب کچھ تباہ کر دو۔ تب تک میں ڈی کنگ کے آفس میں جا کر اس کے خفیہ سیف سے بلیک ڈائمنڈ نکال لاتا ہوں"...... میجر پرمود نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور میجر پرمود تیزی سے چلتا ہوا ایک طرف بڑھتا چلا گیا۔ لیڈی بلیک اور اس کے ساتھی سی ورلڈ میں موجود ریڈکی اور سی ورلڈ ٹو کے لئے کام کرنے والے افراد کے ساتھ ساتھ وہاں موجود مشینوں کو بھی بلاسٹنگ ریز گن سے تباہ کرنا شروع ہو گئے اور پھر انہوں نے جگہ جگہ وائرلیس بم اپنی جیبوں سے نکال کر لگانے شروع کر دیئے۔ آدھے گھنٹے بعد میجر پرمود واپس آ گیا۔ اس کے چہرے پر فاتحانہ چمک تھی۔

"کام ہو گیا"...... میجر پرمود نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"گڈ شو۔ اس کا مطلب ہے کہ بلیک ڈائمنڈ آپ کے پاس ہے"...... لیڈی بلیک نے چہکتے ہوئے کہا۔

"ہاں"...... میجر پرمود نے کہا۔ اس نے کوٹ کی اندرونی جیب میں ہاتھ ڈال کر سنہری رنگ کا ایک باکس نکال کر باکس پر لگا ہوا بٹن پریس کیا تو باکس کا ڈھکن خودکار طریقے سے کھل گیا۔ باکس کے سنٹر میں سیاہ رنگ کا بلیک ڈائمنڈ جگمگا رہا تھا۔ اس ڈائمنڈ کو دیکھتے ہی ان سب کی آنکھوں میں بھی چمک ابھر آئی۔

"بلیک ڈائمنڈ حاصل کر کے ہم نے آخر کار عمران کو بھی شکست دے دی ہے۔ وہ سی ورلڈ ون میں بلیک ڈائمنڈ کی تلاش میں سر پٹک رہا ہو گا لیکن بلیک ڈائمنڈ بھلا اس کی قسمت میں کہاں"۔ وائٹ شارک نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ بلیک ڈائمنڈ سی ورلڈ ٹو میں رکھا گیا تھا اور ہم اسے حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں اگر یہ سی ورلڈ ون میں اور بگ کنگ کے پاس ہوتا تو عمران اپنی فتح کا جشن منا رہا ہوتا اور ہم اس بلیک ڈائمنڈ کی شاید شکل تک نہ دیکھ پاتے"...... لیڈی بلیک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو پھر سیدھی سی بات ہے کہ عمران سے زیادہ ہم خوش قسمت ہیں"...... لاٹوش نے کہا۔

"ہاں۔ اب ہمیں اس ڈائمنڈ کو لے کر فوری طور پر یہاں سے نکلنا ہے۔ عمران کو اس بات کا پتہ نہیں لگنا چاہئے کہ بلیک ڈائمنڈ ہم نے حاصل کیا ہے"...... میجر پرمود نے کہا۔

"لیکن اسے جب سی ورلڈ ون سے بلیک ڈائمنڈ نہیں ملے گا اور

پھر بگ کنگ بھی تو اسے بتا دے گا کہ بلیک ڈائمنڈ سی ورلڈ ٹو میں ہے تو"...... لیڈی بلیک نے کہا۔

"ایسا ہوا تو دیکھا جائے گا۔ اب یہ ہمارے پاس ہے اور اسے ہم ہی لے جائیں گے۔ اگر عمران نے ہمارے راستے میں آنے کی کوشش کی تو اسے منہ کی کھانی پڑے گی"...... میجر پرمود نے غرا کر کہا۔

"منہ کی بجائے اسے ناک کی کھانی پڑے تو زیادہ لطف آئے گا"...... لاٹوش نے ہنستے ہوئے کہا تو وہ سب بھی مسکرا دیئے۔

"لیکن ہماری واپسی کیسے ہو گی۔ ہمارے پاس تو نہ کوئی لانچ ہے اور نہ کوئی موٹر بوٹ"...... لیڈی بلیک نے کہا۔

"بڑا آسان حل ہے لیڈی بلیک۔ آپ کو میجر پرمود کاندھے پر اٹھا لیں گے اور ہم سب میجر صاحب کا ہاتھ پکڑ لیں گے اور یہ ہمیں اڑا کر لے جائیں گے کسی جن کی طرح"...... لاٹوش نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیوں بچوں جیسے سوال کرنا شروع کر دیتی ہو تم۔ یہاں سی رزر موجود ہیں۔ ہم سی رزر کے ذریعے آسانی سے یہاں سے نکل جائیں گے"...... میجر پرمود نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ارے۔ ارے۔ وہ اڑنے والا پروگرام۔ وہ رہ گیا"۔ لاٹوش نے منہ بناتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

عمران نے اب فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ ہر صورت میں کنٹرول روم میں گھس کر اس ہسل کو قابو کر کے اسے ہلاک کر دے گا۔ اس بار وہ ہسل کو کوئی موقع نہ دینا چاہتا تھا۔

وہ اپنے ساتھیوں کو وہیں چھوڑ کر موڑ کے قریب پہنچا ہی تھا کہ اس کے حساس کانوں میں دوسری طرف سے کسی کے چلنے کی آہٹ سنائی دی تو وہ ٹھٹھک کر رک گیا اور موڑ کے قریب دیوار کے ساتھ لگ کر کھڑا ہو گیا۔ جو کوئی بھی تھا وہ بڑے محتاط انداز میں قدم اٹھاتا ہوا اسی طرف آ رہا تھا۔ اس کے ذہن میں فوراً ہسل کا خیال ابھرا۔ ہسل کے اس طرح ادھر آنے کا مطلب تھا کہ وہ پوری طرح تیار ہو کر آ رہا ہو گا۔

اسی لمحے اسے موڑ پر ہسل نظر آیا تو عمران کسی بھوکے عقاب کی طرح اس پر جھپٹ پڑا۔ اس نے ہسل کو زوردار دھکا دیا تو ہسل اچھل کر فرش پر گرا۔ عمران نے اس کے اوپر گرتے ہوئے اس کی

ناک پر زوردار ٹکر ماری۔ تاکہ وہ وقتی طور پر بے ہوش ہو جائے وہ دوبارہ اسے اپنے ٹرانس میں لینا چاہتا تھا تاکہ اس سے ضروری معلومات حاصل کر سکے۔ ہسل پہلی ہی ضرب میں بے ہوش ہو گیا تو عمران اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ ہسل کے ہاتھ سے مشین گن نکل کر فرش پر گر گئی تھی۔

"تو تم ہمیں پتھر کے بتوں کی طرح ساکت کر کے مشین گن کی گولیوں سے ہمارے پرخچے اڑانے آئے تھے"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور ایک جھرجھری لی۔ کیونکہ اگر ہسل اندر پہنچ کر ان پر فائرنگ کر دیتا تو ان کے جسم واقعی ٹکڑوں میں تبدیل ہو کر وہیں بکھر جاتے اور ان سب کی عبرتناک موت یقینی تھی۔

عمران نے جھک کر ہسل کو چیک کیا تو وہ واقعی بے ہوش تھا۔ عمران نے فوراً اس کی قمیض پھاڑی اور اسے موڑ کر اس کی پٹیاں بنانا شروع کر دیں۔ اس نے ان پٹیوں کی مدد سے ہسل کو تیزی سے باندھنا شروع کر دیا۔ کچھ ہی دیر میں ہسل اس کے سامنے بندھا ہوا پڑا تھا۔ عمران نے ادھر ادھر دیکھا لیکن وہاں اور کوئی نہ تھا۔

ہسل جس طرف سے آیا تھا وہاں سامنے ایک بڑے سے کمرے کا دروازہ کھلا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ عمران نے کچھ سوچ کر ہسل کو اٹھایا اور اسے کاندھے پر ڈال کر تیزی سے اس کھلے ہوئے دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ وہ دروازے میں داخل ہوا

ہی تھا کہ اچانک اسے کسی غیر مرئی طاقت نے زوردار جھٹکا دیا اور وہ گرتے گرتے بچا۔

"وہیں رک جاؤ۔ اگر تم آگے بڑھے تو میں تمہیں ایک لمحے میں جلا کر بھسم کر دوں گا"...... اچانک عمران کو ایک تیز اور گرجدار آواز سنائی دی تو عمران یکلخت ٹھٹھک کر رک گیا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات دکھائی دے رہے تھے۔

"ایم سی ون"...... عمران نے منہ سے حیرت بھرے لہجے میں نکلا۔

"ہاں۔ میں ایم سی ون ہوں۔ تم نے میرے روبوٹ سے ماسٹر میموری نکال لی تھی لیکن بگ کنگ ہسل کے پاس دوسری میموری موجود تھی۔ اس نے اس میموری کارڈ کو مین ماسٹر کمپیوٹر مشین میں ایکٹیو کر دیا ہے۔ اب میں روبوٹ کی شکل میں تو نہیں ہوں لیکن ایم سی ون کی حیثیت سے باقاعدہ کام کر رہا ہوں اور میرا اب بھی سی ورلڈ پر مکمل کنٹرول ہے"...... ایم سی ون کی آواز سنائی دی۔

"اوہ۔ تو ہسل نے تمہاری حکمرانی ختم کر دی ہے اور یہ بگ کنگ بن گیا ہے"...... عمران نے کہا۔ یہ کہتے ہوئے وہ آہستہ آہستہ آگے بڑھا رہا تھا۔

"ہاں۔ اب یہ بگ کنگ ہے اور میں اس کے ہر حکم کی تعمیل کروں گا۔ تم بگ کنگ کو چھوڑ دو اور یہاں سے واپس چلے جاؤ ابھی اور اسی وقت"...... ایم سی ون نے سخت لہجے میں کہا۔

"تم دیکھ رہے ہو کہ تمہارا بگ کنگ میرے قبضے میں ہے۔ میں چاہوں تو ایک لمحے میں اس کی گردن توڑ سکتا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ جس طرح بگ کنگ نے تمہاری میموری میں سی ورلڈ کی وفاداری فیڈ کی ہوئی ہے اسی طرح اس نے تمہیں اس بات کا بھی پابند کیا ہوا ہے کہ بگ کنگ تمہاری موجودگی میں ہلاک نہ ہو یا کوئی اسے ہلاک نہ کر سکے۔ کیوں ایسا ہی ہے نا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ بگ کنگ کی حفاظت کرنا میرا فرض ہے"...... ایم سی ون نے جواب دیا۔

"تو پھر تم مجھے روک کر بگ کنگ کی جان خطرے میں کیوں ڈال رہے ہو۔ اگر بگ کنگ کی زندگی چاہتے ہو تو مجھے آگے جانے دو"...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

"خبردار۔ اگر تم نے بگ کنگ کو نقصان پہنچایا تو تمہارا انجام بھیانک ہوگا"...... ایم سی ون نے چیختی ہوئی آواز میں کہا۔

"تو پھر مجھے آگے جانے دو"...... عمران نے کہا۔

"آگے کہاں۔ تم کہاں جانا چاہتے ہو"...... ایم سی ون نے کہا۔

"میں کنٹرول روم میں جا کر اپنے ملک ایک میسج بھیجنا چاہتا ہوں"...... عمران نے کہا۔ اس نے اس دوران ایک ہاتھ ہسل کی گردن پر ڈال دیا تھا۔ اب اسے واقعی محض ایک جھٹکا ہی دینا تھا

اور ہسل کی گردن کی ہڈی ایک لمحے میں ٹوٹ سکتی تھی۔

"نہیں۔ میں تمہیں کنٹرول روم میں جانے کی اجازت نہیں دے سکتا"...... ایم سی ون نے کہا۔

"تو پھر اپنے بگ کنگ کو ہلاک ہونے دو"...... عمران نے کہا اور ساتھ ہی اس نے ہسل کی گردن پر دباؤ بڑھا دیا۔ وہ جانتا تھا کہ ایم سی ون اگر اس سے بات کر سکتا ہے تو وہ یقیناً اسے مانیٹر بھی کر رہا ہو گا۔

"رکو۔ رکو۔ یہ تم کیا کر رہے ہو"...... ایم سی ون نے چیختے ہوئے کہا۔

"تمہارے بگ کنگ کی گردن توڑ رہا ہوں"...... عمران نے بڑی معصومیت سے کہا۔

"نہیں۔ رکو۔ تم بگ کنگ کو ہلاک نہیں کر سکتے"...... ایم سی ون نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"نہ میں کنٹرول روم میں جا سکتا ہوں اور نہ ہی تمہارے بگ کنگ کی گردن توڑ سکتا ہوں۔ تم تو مجھ سے ایسے بات کر رہے ہو جیسے میں تمہارے حکم کا پابند ہوں"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ تم نے مجھے ڈبل مائنڈڈ کر دیا ہے۔ میری سمجھ میں نہیں آ رہا ہے کہ میں کیا کیا کروں"...... ایم سی ون نے کہا تو عمران کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آ گئی ظاہر ہے بگ کنگ نے اسے ایسی

سچویشن کے لئے تیار نہ کیا تھا اس لئے وہ کوئی فیصلہ نہ کر پا رہا تھا۔

"تم صرف یہ بتاؤ کہ مجھے کنٹرول روم میں جانے سے روکنا زیادہ ضروری ہے یا اپنے بگ کنگ کی جان کی حفاظت کرنا"۔ عمران نے کہا۔

"میرے لئے بگ کنگ کی زندگی زیادہ قیمتی ہے"...... ایم سی ون نے اس کی توقع کے مطابق جواب دیا۔

"گڈ۔ تو پھر مجھے جانے دو"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں تمہیں کنٹرول روم میں جانے کی اجازت دیتا ہوں لیکن تمہیں بگ کنگ کو یہیں چھوڑنا پڑے گا ایم سی ون نے کہا۔

"نہیں۔ جب تک یہ میرے ساتھ رہے گا میں زیادہ محفوظ رہوں گا اور تم فکر نہ کرو یہ ہلاک نہیں ہوا ہے صرف بے ہوش ہے۔ اسے میں تم سے بچنے کے لئے یرغمال بنا کر اندر لے جا رہا ہوں تاکہ تم مجھ پر کوئی وار نہ کر سکو۔ میں تھوڑی ہی دیر میں واپس آ جاؤں گا اور پھر اسے تمہارے حوالے کر دوں گا"...... عمران نے کہا۔

"اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو"...... ایم سی ون نے کہا۔

"تم ماسٹر کمپیوٹر ہو بھائی۔ تم سے بھلا میں دھوکہ کیسے کر سکتا ہوں۔ جانتا ہوں دھوکے کی سزا یہاں موت ہے۔ بھیانک موت اور ابھی میں کنوارا ہوں اس لئے میرا تمہارے ہاتھوں بے موت

مرنے کا کوئی پروگرام نہیں ہے"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ لے جاؤ اسے لیکن اگر تم نے بگ کنگ کو کوئی نقصان پہنچایا تو پھر تم کسی بھی صورت میں زندہ نہیں بچ سکو گے۔ میں سی ورلڈ کو ہی تمہارا مدفن بنا دوں گا"...... ایم سی ون نے کہا تو عمران کی آنکھوں میں چمک آ گئی اور پھر اس نے دوسری طرف چھلانگ لگا دی اور راہداری میں آگے بڑھتا چلا گیا اور جب ابھی تک اسے کچھ نہ ہوا تو اس کے دل میں مسرت کی پھلجھڑیاں چھوٹنے لگیں ہسل واقعی اس کے کام آ رہا تھا اور اس کے ساتھ ہونے کی وجہ سے ایم سی ون اسے کوئی نقصان نہ پہنچا رہا تھا۔ اب مسئلہ تھا کنٹرول روم ڈھونڈنے کا اور اسے امید تھی کہ کنٹرول روم زیادہ دور نہ ہو گا کیونکہ ہسل نے اسے بتا دیا تھا کہ کنٹرول روم قریب ہی ہے اور اسے معلوم تھا کہ ہسل نے جھوٹ نہ بولا ہو گا اور کنٹرول روم قریب ہی کہیں موجود ہو گا اور پھر ایک راہداری گھومتے ہی وہ رک گیا۔ کیونکہ سامنے ایک دروازہ نظر آ رہا تھا۔

دروازے پر ایک بورڈ لگا ہوا تھا اور عمران اس بورڈ کو پڑھ کر مسکرا دیا۔ بورڈ پر نہ صرف کنٹرول روم کے الفاظ لکھے ہوئے تھے بلکہ ساتھ ہی یہ ہدایات بھی درج تھیں کہ اس دروازے سے دس فٹ دور رہا جائے ورنہ آگے بڑھنے والا موت کا شکار ہو جائے گا۔ یہ ہدایت شاید سی ورلڈ میں موجود افراد کے لئے لکھی گئی تھی تاکہ کوئی غلطی سے بھی اس دروازے کے قریب نہ جائے عمران نے اندازہ

لگایا تو وہ دروازے سے بہرحال دس فٹ کے فاصلے سے کم فاصلے پر تھا اور اب تک اسے کچھ نہ ہوا تھا۔

اس نے قدم آگے بڑھائے اور پھر دروازے تک پہنچ گیا۔ یقیناً دروازے پر موجود حفاظتی سسٹم آف ہو چکا تھا اور یہ کام ہسل کے اس کے پاس ہونے کی وجہ سے ایم سی ون نے کیا تھا۔ ورنہ اب تک وہ موت کا شکار ہو چکا ہوتا۔ دروازہ نہ صرف بند تھا بلکہ وہ اس طرز کا بنا ہوا تھا کہ اس میں معمولی سی جھری بھی نہ تھی۔ یوں لگتا تھا جیسے ٹھوس فولاد کی شیٹ ہو۔ عمران چند لمحے سوچتا رہا۔ اس کے پاس بلاسٹنگ ریز گن تھی۔ عمران نے ایک لمحہ سوچنے کے بعد جیب سے بلاسٹنگ ریز گن نکالی اور دوسرے لمحے گن سے سرخ رنگ کی شعاع نکل کر دروازے پر پڑی۔

دروازے کا رنگ تیزی سے گہرا سرخ ہوا اور اس کے بعد سیاہ ہو گیا۔ عمران نے پیر آگے بڑھا کر دروازے کو مارا تو وہاں سوراخ بن گیا۔ راکھ دوسری طرف جا گری اور عمران نے جوتے سے دروازے کی ساری راکھ گرا دی۔ جہاں چند لمحے پہلے فولادی دروازہ تھا اب وہاں صرف خلا باقی رہ گیا تھا۔ اور اندر کمرے میں ایک بہت بڑی پیچیدہ سی مشین چلتی ہوئی صاف دکھائی دے رہی تھی۔ یہ انتہائی بڑی مشین تھی۔

اس مشین پر سینکڑوں ڈائل تھے اور بلا مبالغہ ہزاروں کی تعداد میں مختلف رنگوں کے بلب تیزی سے جل بجھ رہے تھے۔ ڈائلوں پر

سوئیاں حرکت میں تھیں۔ عمران اندر داخل ہوا اور آہستہ آہستہ چلتا ہوا مشین کے قریب جا کر رک گیا۔ اس کے مشین کے قریب پہنچتے ہی زور زور سے جھماکے ہوئے اور پھر مشین کے بلب بجھنے لگے اور سوئیاں تیزی سے واپس ہونے لگیں۔ عمران خاموش کھڑا غور سے مشین کو دیکھتا رہا۔

یہ اس خوفناک روبوٹ کا ورکنگ شعبہ تھا اور اس کی مدد سے پورے سی ورلڈ کی ایک ایک اینٹ کو کنٹرول کیا جاتا تھا۔ اس کے اندر کہیں ایم سی ون کا دماغ موجود تھا۔ وہ دماغ جو انسانوں کی طرح سوچتا، سمجھتا، سنتا، بولتا اور فیصلے کرتا تھا۔ مشین بند ہو چکی تھی اس کا مطلب تھا کہ وقتی طور پر ایم سی ون آف ہو گیا تھا اور عمران کے لئے موقع تھا کہ وہ اس مشین کے ذریعے اس چپ کو ری پروگرام کر سکتا تھا جو ٹرومین نے روبوٹ ایم سی ون کی گردن سے نکالی تھی۔ لیکن اس کے ساتھ ایک خطرہ بھی تھا کہ ایم سی ون کی یہ خاموشی وقتی تھی۔ وہ کسی بھی لمحے پوری قوت سے جاگ سکتا تھا۔

عمران غور سے مشین کو دیکھنے لگا۔ مشین اس قدر پیچیدہ تھی کہ عمران کے لئے اس کا سمجھنا خاصا مشکل تھا اور پھر کچھ دیر اسے چیک کرنے کے بعد عمران کی نظریں ایک چوکور حصے پر پڑیں تو وہ چونک پڑا۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر اسے انگلی سے دبایا تو وہ چوکور حصہ کھل گیا اور اس میں سے ایک سٹیرنگ نما چکر باہر نکل آیا۔ عمران نے اس کو پکڑ کر دائیں طرف گھمایا تو مشین کے نچلے حصے

میں سے ایک دراز نما خانہ باہر نکل آیا۔ یہ خاصی بڑی دراز تھی۔ اس دراز کے اندر بھی ایک ٹرانسمیٹر نما مشین نصب تھی اور اس میں چھوٹے چھوٹے بے شمار ٹرانسسٹر لگے نظر آ رہے تھے۔ وہاں ویسی ہی ٹرے بھی موجود تھی جیسی روبوٹ ایم سی ون کی گردن میں تھی اور جس سے ٹرومین نے میموری ڈیوائس نکالی تھی۔ اس ٹرے کو دیکھ کر عمران کی آنکھیں چمک اٹھیں۔ اس نے فوراً جیب سے ڈیوائس نکالی اور اس ٹرے پر رکھ دی۔ جیسے ہی اس نے ڈیوائس ٹرے پر رکھی اسی لمحے ٹرے کو ہلکا سا جھٹکا لگا اور وہ بند ہوتی چلی گئی اور اس کے ساتھ ہی ایک بٹن جل اٹھا۔ عمران نے انگلی سے بٹن کو دبایا تو اسے سائیں سائیں کی آواز سنائی دی۔ دوسرے لمحے مشین پر لگی ہوئی ایک اسکرین روشن ہو گئی۔ اس اسکرین کا رنگ گہرا سبز تھا اور اس پر اتنی تیزی سے سفید رنگ کے الفاظ ابھر رہے تھے کہ پتہ ہی نہ چل رہا تھا کہ کیا لکھا ہے۔ عمران نے اسلحہ کو کاندھے سے اتار کر نیچے ڈالا اور پھر مشین کے سامنے بیٹھ گیا۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا تو ایک بٹن پر کی بورڈ لکھا دیکھ کر اس نے بٹن پریس کیا تو اسی لمحے مشین کے سامنے والے حصے سے ایک چمکدار کی بورڈ نکل کر اس کے سامنے آ گیا۔ عمران نے فوراً کی بورڈ سنبھالا اور اس پر تیزی سے انگلیاں چلانے لگا۔

عمران کی انگلیاں تیزی سے چل رہی تھیں۔ وہ مین کنٹرولنگ مشین میں کوڈنگ کر رہا تھا۔ اسے ڈر تھا کہ کہیں ایم سی ون کو اس

بات کا پتہ نہ چل جائے کہ وہ مین کنٹرول مشین میں نئی کوڈنگ کر رہا ہے۔ ایم سی ون اسے نئی کوڈنگ کرنے سے روکنے کے لئے کچھ بھی کر سکتا تھا اور عمران چاہتا تھا کہ نئی کوڈنگ کرنے سے پہلے وہ مشین میں موجود پہلی کوڈنگ واش کر دے۔ ابھی وہ کام کر ہی رہا تھا کہ اسی لمحے اچانک مشین میں لگے ہوئے سپیکروں سے کھڑکھڑانے کی آوازیں سنائی دیں۔

"یہ تم کیا کر رہے ہو"...... ایم سی ون کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی تو عمران کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ آ گئی کیونکہ ایم سی ون کے چیخنے سے اسے یہ معلوم ہو گیا تھا کہ وہ مشین میں جو میموری واش کر رہا ہے اس کا تعلق براہ راست ایم سی ون سے تھا اور اس کی ماسٹر میموری سے لنکڈ پروگرامنگ میں بھی ورکنگ شروع ہو گئی تھی۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو وہ خاموش رہتا لیکن اس کا بولنا اور چیخنا اس بات کی دلیل تھا کہ عمران درست لائن پر کام کر رہا تھا۔

"کچھ نہیں۔ میں بس اس مشین کی کوڈنگ چیک کر رہا ہوں۔ کیوں تم کیوں چیخ رہے ہو"...... عمران نے کہا۔ باتیں کرتے ہوئے بھی اس کی انگلیاں مسلسل متحرک تھیں۔

"تم میری میموری کو ڈسٹرب کر رہے ہو"...... ایم سی ون نے اسی طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

"ارے نہیں۔ تمہارا مائنڈ تمہارے پاس ہے۔ میں بھلا یہاں بیٹھ کر تمہارے دماغ کو کیسے ڈسٹرب کر سکتا ہوں"...... عمران نے

کہا۔

"رک جاؤ۔ میں کہتا ہوں رک جاؤ۔ تم میری پروگرامنگ واش کر رہے ہو"...... ایم سی ون نے اور زیادہ زور سے چیختے ہوئے کہا۔

"بے فکر رہو۔ تمہاری پروگرامنگ واش نہیں ہو گی۔ تم سپر مائنڈ ہو۔ میرے چند سوالوں کے جواب دو"...... عمران نے کہا۔ اس کا ارادہ تھا کہ وہ باتوں میں ایم سی ون کو الجھانے کی کوشش کرے اور اس کے ساتھ وہ اپنا کام بھی جاری رکھ سکے کیونکہ اسے میموری واش کرنے اور نئی میموری فیڈنگ میں وقت لگ سکتا تھا۔ اس کی نظریں قریب بے ہوش پڑے ہسل پر بھی تھیں۔ ہسل کو کسی بھی وقت ہوش آ سکتا تھا اور ہوش میں آنے کے بعد وہ اس کے کام میں مداخلت کر سکتا تھا اس لئے وہ اس کی طرف سے بھی الرٹ تھا۔

"کن سوالوں کے جواب چاہتے ہو تم"...... ایم سی ون نے کہا تو عمران کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آ گئی۔

"یہ بتاؤ کہ تم پر کوئی میزائل، گولی یا بم اثر نہیں کرتا۔ یہاں تک کہ بلاسٹنگ ریز گن بھی تمہارے وجود کو نقصان نہیں پہنچا سکتی ہے۔ تمہارا وجود کس میٹل سے بنا ہوا ہے۔ میں نے تمہیں دیکھا ہے تمہارا وجود نہ تو فولاد کا ہے اور نہ ہی اسٹیل تو پھر یہ کس قسم کا میٹل ہے جو واقعی ناقابل تسخیر ہے"...... عمران نے بات جان بوجھ کر لمبی کرتے ہوئے کہا۔

"میں اسٹیل، فائبر گلاس آپٹیکل کے ریشوں اور بلیک ہارڈ میٹل کا بنا ہوا ہوں۔ ان اجزاء کی وجہ سے مجھ پر کوئی بم، میزائل اور بلاسٹنگ ریز اثر نہیں کرتی ہے"...... ایم سی ون نے اس کی توقع کے مطابق جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس میٹل کا کوئی تو نام ہوگا"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ اسے بی ایم ون کہا جاتا ہے جسے تم عام طور پر بلیک میٹل ون کہہ سکتے ہو"...... ایم سی ون نے جواب دیا۔

"اوہ۔ تو یہ بلیک میٹل ون ہے۔ لیکن بلیک میٹل ون سے تم ناقابل تسخیر کیسے بن گئے۔ اس میٹل کو تو پگھلانے کا آسان ترین طریقہ ہے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ اس میٹل کو کسی بھی صورت میں نہ توڑا جا سکتا ہے اور نہ پگھلایا جا سکتا ہے۔ یہ دنیا کا ہارڈ ترین میٹل ہے"...... ایم سی ون نے تیز لہجے میں کہا۔

"اور اگر میں ثابت کر دوں کہ تمہارا میٹل آسانی سے پگھل سکتا ہے اور تم چند ہی لمحوں میں پگھل کر زمین پر بہہ سکتے ہو تو"۔ عمران نے کہا۔

"نہیں۔ ایسا نہیں ہو سکتا ہے۔ تم یہ بات ثابت نہیں کر سکو گے"...... ایم سی ون نے چیلنج بھرے لہجے میں کہا۔

"اور اگر میں ثابت کر دوں تو"...... عمران نے کہا۔

"کرو ثابت۔ مجھے یقین ہے کہ تمہاری جو بھی تھیوری ہوگی غلط

ہوگی۔ میرا وجود ہر لحاظ سے ناقابل تسخیر ہے"...... ایم سی ون نے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"دنیا میں ایسی کوئی چیز نہیں ہے جو ناقابل تسخیر ہو۔ تم شاید نہیں جانتے کہ انسان کو اشرف المخلوقات بنایا گیا ہے جو انسان تم جیسے روبوٹس کو بنا سکتا ہے تو اسے تباہ بھی کر سکتا ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"لیکن مجھے اس نظریے سے بنایا گیا ہے کہ انسان بھی چاہے تو مجھے تباہ نہ کر سکے"...... ایم سی ون نے کہا۔

"یہ تمہاری بھول ہے ایم سی ون۔ جب تم نے ہمارے ساتھ بگ کنگ کو سمندر میں پھینکا تھا تو ہوش میں آنے کے بعد بگ کنگ نے بھی یہی کہا تھا کہ وہ ایک بار سی ورلڈ میں داخل ہو جائے تو وہ سب سے پہلے تمہیں تباہ کرے گا۔ یہ اسی کے الفاظ تھے کہ وہ تمہیں بنا سکتا ہے تو تباہ بھی کر سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔ اس کی صرف زبان چل رہی تھی جبکہ اس کی ساری توجہ اسکرین پر مرکوز تھی جہاں وہ کمپیوٹر واش کرنے کے ساتھ ساتھ نئی فیڈنگ بھی کرتا چلا جا رہا تھا۔ اس کی انگلیوں کے چلنے کی رفتار اتنی تیز تھی کہ نظر ہی نہ آتی تھی۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ کیا تم سچ بول رہے ہو۔ بگ کنگ نے تم سے ایسا کہا تھا کہ وہ مجھے بنا سکتا ہے تو تباہ بھی کر سکتا ہے"۔ ایم سی ون نے جیسے چونکتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ مجھے بھلا جھوٹ بولنے کی کیا ضرورت ہے۔ اب بھی دیکھ لو کہ تم پہلے بگ کنگ کے تابع تھے۔ اس کے حکم کے بغیر تم اپنی جگہ سے ایک انچ بھی حرکت نہیں کر سکتے تھے اور تمہیں بنانے والا بگ کنگ اور اس کے ساتھی سائنس دان تھے جن میں یہ ہسل بھی شامل تھا۔ اس نے بگ کنگ کے ہلاک ہوتے ہی دوسرے کنٹرول باکس کے ذریعے تمہیں اپنا تابع بنا لیا تھا جبکہ تم بگ کنگ کے ہلاک ہوتے ہی آزاد اور خود مختار ہو گئے تھے۔ اگر یہ معمولی سائنس دان تمہیں ایک چھوٹے سے باکس کی مدد سے کنٹرول کر سکتا ہے اور تمہاری جگہ بگ کنگ ون بن سکتا ہے تو پھر سوچو کہ تمہیں بنانے والا تمہارے خلاف کیا نہیں کر سکتا تھا"...... عمران نے کہا۔

"اوہ اوہ۔ تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ واقعی ہسل نے مجھے آسانی سے اپنے قابو میں کر لیا تھا۔ اس نے کنٹرول باکس اپنے پاس چھپا رکھا تھا جس کے بارے میں پہلے مجھے بتایا ہی نہ گیا تھا"...... ایم سی ون نے کہا۔

"تو سمجھ لو کہ اگر تم سے ایک ماسٹر کنٹرول چھپایا جا سکتا ہے تو تم سے اور کیا کیا نہیں چھپایا جا سکتا"...... عمران نے کہا۔

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ مجھ میں واقعی کافی خامیاں رکھی گئی ہیں اور یہ انسان جب چاہیں مجھے اپنے کنٹرول میں کر سکتے ہیں"۔ ایم سی ون نے کہا۔

"اور میں تمہیں انسانی چنگل سے آزادی دلانا چاہتا ہوں"۔

عمران نے کہا۔

"کیا۔ کیا کہا تم نے۔ تم مجھے آزاد کرنا چاہتے ہو"...... ایم سی ون نے چونکتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ چونکہ سی ورلڈ کا بگ کنگ ہلاک ہو چکا ہے اور یہ ہسل ایک معمولی سائنس دان ہے۔ یہاں ایسا کوئی انسان موجود نہیں ہے جو تمہاری مائنڈ کیمسٹری سے زیادہ ذہانت رکھتا ہو۔ بگ کنگ کے بعد سی ورلڈ کی مین پاور تم ہو اور میں چاہتا ہوں کہ یہ پاور کسی انسان کی بجائے تمہارے پاس رہے اور سی ورلڈ ون اور سی ورلڈ کو تم اکیلے ہی کنٹرول کرو۔ سی ورلڈ بنا کر جو کام بگ کنگ کرنا چاہتا تھا وہ تم کرو۔ پوری دنیا کو تسخیر کرو اور دنیا کے ہر انسان پر صرف اور صرف تم ہی حکم چلاؤ"...... عمران نے کہا۔

"اوہ اوہ۔ کیا ایسا ہو سکتا ہے"...... ایم سی ون نے کہا۔

"کیوں نہیں ہو سکتا۔ اگر تمہاری مائنڈ میموری میں ایس ایچ پروگرام فیڈ کر دیا جائے تو تم مکمل طور پر آزاد اور خود مختار بن جاؤ گے اور پھر دنیا کا ایسا کوئی کنٹرولر نہیں ہو گا جو تمہیں دوبارہ اپنے کنٹرول میں لے سکے"...... عمران نے کہا۔

"ایس ایچ پروگرام۔ اوہ یہ انتہائی پاور فل پروگرام ہے۔ اگر یہ پروگرام واقعی مجھے مل جائے تو پھر میری ذہانت سو فیصد بڑھ جائے گی۔ میں سی ورلڈ کے ساتھ ساتھ پوری دنیا پر نظر رکھ سکوں گا اور پھر وہی ہو گا جو میں چاہوں گا"...... ایم سی ون نے کہا۔

"میں اس مشین کی چیکنگ کر رہا ہوں۔ اس مشین میں سی ایچ پروگرام مکمل طور پر موجود ہے"...... عمران نے کہا۔

"کیا۔ کیا کہا تم نے۔ سی ایچ پروگرام اس مشین میں مکمل طور پر موجود ہے۔ کیا تم سچ کہہ رہے ہو"...... ایم سی ون نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"کیا مطلب۔ کیا تم اس مشین کو چیک نہیں کر سکتے۔ تمہیں نہیں معلوم کہ اس مشین میں سی ایچ پروگرام کی پوری ڈسک بھری ہوئی ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ مجھے اس مشین تک رسائی نہیں دی گئی ہے۔ اس مشین میں کیا ہے اور یہ کن پروگرامز کے تحت چلتی ہے یا اس کا سیٹ اپ کیا ہے اس سے مجھے لاتعلق رکھا گیا ہے یہاں تک کہ مجھے اس مشین میں جھانکنے کی اجازت بھی نہیں دی گئی ہے اور نہ ہی میں کسی اور سسٹم کے تحت اس مشین کو چیک کر سکتا ہوں۔ یہی نہیں میری مائنڈ میموری میں یہ تک فیڈ کر دیا گیا ہے کہ میرے لئے مین کنٹرول روم میں داخل ہونا تو کجا اس کے قریب پھٹکنا بھی جرم ہے۔ اگر میں نے کسی بھی طریقے سے اس مین کنٹرول میں آنے کی کوشش کی تو مین کنٹرول روم کی پاور مشین میری ساری قوت سلب کر لے گی اور میری تمام بیٹریاں ڈاؤن ہو کر مجھے مکمل طور پر ناکارہ کر دیں گی"...... ایم سی ون نے کہا تو عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ اب اسے سمجھ آیا تھا کہ مشین میں اس قدر

کوڈنگ کرنے کے باوجود ایم سی ون نے اس کے خلاف کوئی ایکشن کیوں نہیں لیا تھا۔ ورنہ وہ جو کام کر رہا تھا اس کا پتہ چلتے ہی ایم سی ون اسے ہلاک کرنے کے انتہائی اقدام کر سکتا تھا۔

"تو کیا میں نے مشین کی اسکرین پر جو پروگرام اوپن کر رکھا ہے تم اسے نہیں دیکھ سکتے"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ میں نہیں دیکھ سکتا۔ لیکن تم نے جس پروگرام کے تحت میرے مائنڈ کو ٹچ کیا ہے اس کی وجہ سے مجھے اتنا ضرور پتہ چل رہا ہے کہ میری مائنڈ میموری ڈسٹرب کی جا رہی ہے اور اسی چیک کی وجہ سے میں تم سے لنکڈ ہوا ہوں اور تم سے بات کر رہا ہوں ورنہ اس روم میں آ کر تم کیا کر رہے تھے مجھے اس کا قطعاً علم نہیں تھا"...... ایم سی ون نے کہا تو عمران کے دل میں مسرت کی لہریں دوڑنا شروع ہو گئیں۔ یہ اس کے لئے انتہائی نیک شگون تھا کہ ایم سی ون کی مین کنٹرول روم میں کوئی رسائی نہ تھی اور وہ یہ بھی نہیں دیکھ سکتا تھا کہ وہ اس کے خلاف کیا کر رہا ہے۔

"میں نے خود ہی تمہیں اس مشین تک رسائی دلائی ہے ایم سی ون۔ میں تمہیں خود مختار بنانے کے ہی یہاں آیا ہوں۔ اگر میرے دل میں ایسی کوئی بات ہوتی کہ تمہیں نقصان پہنچانا ہے تو میں تمہاری مائنڈ میموری کو ٹچ ہی نہ کرتا اور نہ ہی تمہیں اس مشین تک رسائی حاصل کرنے دیتا۔ بس تم چند منٹ انتظار کر لو میں ابھی تمہارا مائنڈ اس مشین سے لنکڈ کر دوں گا۔ اس مشین سے جیسے ہی تم مکمل

طور پر لنڈا ہو جاؤ گے تو تمہیں خود پتہ چل جائے گا کہ میں تمہارا دشمن نہیں دوست ہوں اور تمہیں واقعی اس غلامانہ زندگی سے آزادی دلا رہا ہوں"..... عمران نے کہا۔ ایم سی ون کی بات سن کر اس کے انگلیاں اور زیادہ تیزی سے چلنا شروع ہو گئی تھیں۔

"لیکن تم انسان ہو پھر تم ایسا کیوں چاہتے ہو کہ ایک مشینی روبوٹ تم انسانوں پر حکومت کرے اور اس کی مائنڈ میموری تم انسانوں سے کہیں زیادہ بڑھ کر اور تیز ہو"..... ایم سی ون نے کہا تو عمران اس کی ذہانت بھرے سوال پر مسکرائے بغیر نہ رہ سکا۔ بگ کنگ نے واقعی ایم سی ون کو انتہائی ذہین بنایا تھا اور اسے سوچنے سمجھنے کی صلاحیت بھی دی تھی۔

"انسانی ذہن کا استعمال بہت کم ہو گیا ہے ایم سی ون۔ انسانی ذہانت کی مثال تم اس بات سے لے سکتے ہو کہ پوری دنیا میں بے شمار ذہین انسان موجود ہیں لیکن ان میں سے چند ہی ایسے افراد ہیں جو ذہانت کا صحیح استعمال کرتے ہیں ورنہ عام طور پر لوگ اپنے مفادات کے بارے میں ہی سوچتے ہیں اور شارٹ کٹ طریقوں سے خود کو بلندیوں پر لے جانے کے خواب ہی دیکھتے رہ جاتے ہیں۔ ہم انسان اپنے دماغ کا دس فیصد بھی استعمال کر لیں تو ہم ترقی کی منزلیں طے کرتے ہوئے آسمان کی بلندیوں تک بھی پہنچ سکتے ہیں لیکن ہمارا یہ حال ہے کہ ہم صرف اپنے ذاتی مفاد کے لئے ہر جائز اور ناجائز راستے اختیار کرتے ہیں اور دولت حاصل کر کے

اپنی زندگیاں آسان کرنا چاہتے ہیں۔ اسی لئے انسان پستیوں کی طرف جا رہا ہے۔ برائیاں اور جرائم بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔ یہ صرف ذہن کا صحیح استعمال نہ ہونے کی وجہ سے ہو رہا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ دنیا میں ایک ایسی پاور ہو جو دماغ کا سو فیصد استعمال کر سکتی ہو اور اپنی اس طاقت سے وہ دنیا کے ہر انسان کو کنٹرول کر کے اس کے دماغ سے حرص، برائی اور شر انگیزیوں کا خاتمہ کر دے اور اسے اس طرف راغب کرے کہ وہ دوسروں کی بھلائی خاص طور پر اپنے ملک و قوم کے لئے کام کرے۔ یہ سب تب ہی ممکن ہے جب انسان اپنے دل سے بغض، لالچ، جھوٹ اور ہر برائی ختم کر دے۔ یہ کام کوئی انسان تو کر نہیں سکتا۔ ایک انسان دوسرے کو مار کر اس سے فائدہ تو حاصل کر سکتا ہے لیکن اپنی ذات سے دوسرے کو فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔ جبکہ تم چاہو تو اپنے مائنڈ میموری کے تحت ہر انسان کو صحیح راستے پر لا سکتے ہو۔ انہیں کنٹرول کر کے برائیوں سے بچا سکتے ہو اور سیدھے راستے پر لا کر پورے معاشرے کو ٹھیک کر سکتے ہو۔ اس میں بھی فیڈنگ تمہارے دماغ میں کرنا چاہتا ہوں۔ بگ کنگ نے تمہیں نیگیٹو سوچ کے تحت بنایا تھا جبکہ میں تمہارے دماغ سے نیگیٹو سوچ ختم کر کے پازیٹو سوچ بھرنا چاہتا ہوں جو انسانی بھلائی کے لئے ہو گی۔ تم پوری دنیا پر حکومت بھی کرو گے اور دنیا کو ہر قسم کی انفرادی اور اجتماعی برائیوں کے ساتھ ساتھ جرائم سے بھی بچا سکو گے۔ میرے خیال میں تم میرے اس

آئیڈیے کو غلط اور برا نہیں سمجھو گے"...... عمران نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ میں ایسا کر سکتا ہوں۔ اگر میری مائنڈ میموری میں ایس ایچ پروگرام فیڈ کر دیا جائے تو میں سیٹلائٹ کے ذریعے پوری دنیا کے ہر ایک انسان پر نظر رکھ سکتا ہوں۔ انہیں سزا بھی دے سکتا ہوں اور انہیں راہ راست پر بھی لا سکتا ہوں۔ یہی نہیں میں اپنی طاقت سے ان کے دماغ بھی بدل سکتا ہوں اور ہر انسان کے ذہن کو ایکٹیو کر کے اسے ذہین بھی بنا سکتا ہوں"...... ایم سی ون نے کہا۔

"یہی تو میرا مقصد ہے۔ اسی لئے میں یہاں بیٹھا ہوا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"تو کرو۔ جو کرنا ہے جلدی کرو۔ تم نے اگر مجھے ماسٹر مائنڈ بنا دیا تو میں تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ میں تمہیں سی ورلڈ کا کنگ بنا دوں گا۔ میرے ساتھ ساتھ تم بھی اس دنیا پر حکمرانی کرنا اور پھر ہم دونوں مل کر اس پوری دنیا کو بدل کر رکھ دیں گے"...... ایم سی ون نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں نے ساری پروگرامنگ کر لی ہے۔ اب بس مجھے یہ پروگرامنگ تمہارے دماغ میں فیڈ کرنی ہے۔ تم مجھے اپنی مائنڈ میموری کو اوپن کرنے کا کوڈ بتاؤ۔ میں اس کوڈ کے تحت تمہارے دماغ سے لنک کر کے تمہارے مائنڈ میں ساری پروگرامنگ

کر دیتا ہوں۔ اس میں صرف چند منٹ لگیں گے اور پھر تم رئیل بگ کنگ بن جاؤ گے۔ سی ورلڈ کے ہی نہیں پوری دنیا کے بگ کنگ"...... عمران نے کہا۔

"میری مائنڈ میموری کوڈنگ ڈی ایل ایل پروگرام پر کی گئی ہے۔ اس کا کوڈ ڈبل تھری ون ہنڈرڈ سکس ون ہے ایم سی ون نے جواب دیا تو عمران کے ہونٹوں پر مسکراہٹ ابھر آئی۔

"اوکے۔ اب تم اپنا مائنڈ بلینک کرو تاکہ میں تمہاری سابقہ مائنڈ میموری کو واش کر کے اسے اپ ڈیٹ کر سکوں"...... عمران نے کہا۔

"اوکے۔ میں اپنا مائنڈ بلینک کر رہا ہوں"۔ ایم سی ون نے کہا۔

"ایک منٹ مائنڈ بلینک کرنے سے پہلے یہ بتا دو کہ مجھے کیسے پتہ چلے گا کہ تم نے اپنا مائنڈ مکمل طور پر بلینک کر دیا ہے اور میں نے جو بھی فیڈنگ کی ہے وہ تمہاری میموری میں فیڈ ہو گئی ہے یا نہیں"۔ عمران نے کہا تو ایم سی ون بھدے سے انداز میں ہنس پڑا۔

"تم انسانوں کی مائنڈ میموری واقعی بے حد کم ہے۔ تم مین کنٹرولنگ مشین کے سامنے بیٹھے ہو اور اسی مشین سے تم نے میرے مائنڈ کو چیک کیا ہوا ہے۔ میں نے تمہیں جو کوڈ بتایا ہے اسے کوڈ باکس میں لگاؤ تو اسکرین پر میرا چہرہ واضح ہو جائے گا اور تم میرے مائنڈ میں بھی جھانک سکو گے۔ جب تم سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھ لو گے تو پھر تمہیں یہ جاننے کی ضرورت ہی نہیں

پڑے گی کہ میری مائنڈ میموری بلینک ہوئی ہے یا نہیں اور تم نے جو فیڈنگ کی ہے اس کا کیا ہوا ہے"...... ایم سی ون نے کہا تو عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ اس نے کی بورڈ سے الیف ون اور پھر چند بٹن پریس کر کے کوڈ باکس اوپن کیا اور پھر اس نے ایم سی ون کا بتایا ہوا کوڈ لگا دیا۔ اس نے جیسے ہی انٹر کا بٹن پریس کیا۔ اسی لمحے اسکرین پر ایک چھوٹی سی ونڈو نمودار ہوئی اور اس ونڈو میں ایم سی ون کا چہرہ ابھر آیا۔ اس کا سر گردن تک دکھائی دے رہا تھا جو اس ونڈو میں آہستہ آہستہ گھوم رہا تھا۔ عمران نے ایک اور بٹن پریس کیا تو اسی لمحے ایم سی ون کے سر کے اوپر والے حصے پر ایک دائرہ سا بن گیا اور اس دائرے میں سرخ رنگ سا ابھرتا چلا گیا۔

"یہ سرخ رنگ میری مائنڈ میموری کو ظاہر کر رہا ہے۔ کوڈ کو سلیکٹ کر کے سرخ دائرے میں کلک کرو تو میں اسی وقت اپنا مائنڈ بلینک کر دوں گا اور پھر تم نے جو پروگرامنگ کی ہے اسے کٹ اور پیسٹ کر کے میرے مائنڈ میں فیڈ کر سکتے ہو"...... ایم سی ون نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے وہی سب کرنا شروع کر دیا۔ کچھ ہی دیر میں اس نے جو پروگرامنگ کی تھی وہ ساری کی ساری اسکرین سے ہٹا کر کٹ کی اور پھر ایم سی ون کے دماغ میں پیسٹ کر دی۔

اسی لمحے مشین پر ایک آپشن ابھرا۔ جس پر لکھا تھا کہ میموری ایم

سی ون میں ایگزیکیوٹ کرنے کے لئے اسے مشین کو کسی کمپیوٹر کی طرح ری اسٹارٹ کرنا پڑے گا۔ عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے مشین کو ری اسٹارٹ پوائنٹ پر لا کر بٹن پریس کر دیا۔ اسی لمحے مشین میں تیز گونج سی پیدا ہوئی اور مشین تیزی سے بند ہوتی چلی گئی۔ کچھ ہی دیر میں مشین دوبارہ ری اسٹارٹ ہو گئی۔ جب اسکرین آن ہوئی تو اس بار مشین کی اسکرین پر ایم سی ون کا سر دکھائی دے رہا تھا۔ نیچے ایک ونڈو خالی تھی۔ جہاں عمران نئی ٹائپنگ کر کے ایم سی ون کو ہدایات جاری کر سکتا تھا۔

"ایم سی ون۔ میری آواز فیڈ کر لو۔ اب میری، علی عمران کی آواز تمہیں کنٹرول کرے گی۔ تم میری ہدایات پر بغیر کسی ہچکچاہٹ کے عمل کرو گے عمران نے ٹائپ کیا تو اسی لمحے ایم سی ون کے سر کے اوپر ایک چھوٹی سی ونڈو بنی اور اس میں اوکے کے الفاظ ابھر آئے۔

"ایم سی ون فیڈ کر لو کہ جب میں حکم دوں گا تو کمپیوٹر حرکت میں آئے گا اور جتنی دیر تک کے لئے کہوں گا حرکت میں رہے گا ورنہ نہیں"...... عمران نے ہدایت دیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی سکرین پر دوبارہ اوکے کے الفاظ ابھر آئے۔

"ایم سی ون فیڈ کر لو۔ اب کمپیوٹر از خود کوئی فیصلہ نہیں کر سکے گا۔ وہ صرف میرے فیصلے کا پابند ہو گا"...... عمران نے مزید ہدایت دی اور سکرین پر دوبارہ اوکے کے الفاظ ابھر آئے۔

"ایم سی ون فیڈ کر لو۔ کہ جب میں زیرو ون کہوں گا تو ایم سی ون پوری دنیا میں موجود سی ورلڈ کی تنظیموں اور ان کے افراد کا خاتمہ کر دے گا۔ اس کے لئے جتنا وقت میں مقرر کروں گا کمپیوٹر اس کی پابندی کرے گا"...... عمران نے کہا اور سکرین پر اوکے کے الفاظ ابھر آئے۔

"ایم سی ون فیڈ کر لو کہ جب میں زیرو ٹو کہوں گا تو کمپیوٹر خود کو اور پورے سی ورلڈ کو ہمیشہ کے لئے تباہ کر دے گا"...... عمران نے زور دے کر کہا اور سکرین پر اوکے کے الفاظ ابھر آئے۔

"ایم سی ون فیڈ کر لو کہ الیون تھرٹی ٹرانسمیٹر پر ہائی پچ فریکوئنسی کو کمپیوٹر کیچ کرے گا اور اس پر میری آواز سن کر عمل کرے گا اور اپنی مخصوص فریکوئنسی بھی بتاؤ"...... عمران نے کہا اور سکرین پر اوکے کے ساتھ ہی مخصوص فریکوئنسی کے نمبر بھی ابھر آئے۔

"بس ہدایات ختم۔ اب مجھے جواب دیا جائے کہ جب میں زیرو ون کہوں گا تو کمپیوٹر میری ہدایات پر کیسے عمل کرے گا"...... عمران نے کہا۔ سکرین پر جھماکے ہوئے اور اس کے بعد سکرین پر الفاظ ابھرنے لگے۔

"علی عمران کو بتایا جاتا ہے کہ زیرو ون کہنے پر ایم سی ون سی ورلڈ کی تمام تنظیموں میں موجود سافٹ کمپیوٹر کو ہدایات دے گا اور سب ممبرز کو کال کر کے کرش ہالوں میں اکٹھا کرے اور اس کے بعد ہنڈرڈ سکس گیس خارج کر دے۔ جس سے کرش ہالوں میں موجود

سب افراد ختم ہو جائیں گے۔ اس کے بعد سافٹ کمپیوٹرز میں موجود ڈسٹرکشن بم پھٹ جائیں گے اور سافٹ کمپیوٹرز سمیت تمام عمارتیں تباہ ہو جائیں گی۔ اسے فارمولا زیرو ٹو ہنڈرڈ کے طور پر مجھ میں فیڈ کیا گیا ہے"...... عمران نے الفاظ سکرین سے پڑھے۔

"اوکے۔ اب مجھے بتاؤ کہ جب میں زیرو ٹو کہوں گا تو میری ہدایت پر کیسے عمل ہو گا"...... عمران نے مطمئن لہجے میں کہا اور سکرین پر جھماکوں کے بعد دوبارہ الفاظ ابھرنے لگے۔

"علی عمران کو بتایا جاتا ہے کہ زیرو ٹو کہنے پر ایم سی ون مین کمپیوٹر کے اندر موجود ہائی پاور ڈسٹرکشن بم بلاسٹ کر دے گا اور اس سے کمپیوٹر اور سارا سی ورلڈ مکمل طور پر تباہ ہو جائے گا۔ اسے فارمولا ڈی ایس کے طور پر فیڈ کیا گیا ہے جس سے سی ورلڈ کے تمام سیکشن مکمل طور پر تباہ و برباد ہو جائیں گے جن میں سی ورلڈ ون کے تمام سیکشنوں کے ساتھ ساتھ سی ورلڈ ٹو کے تمام سیکشن بھی شامل ہیں۔ سی ورلڈ کی مکمل تباہی"...... عمران نے الفاظ پڑھے۔

"اوکے۔ اب مجھے بتاؤ تم نے وائس کنٹرول کس کی فیڈ کی ہے"...... عمران نے پوچھا اور سکرین پر اس بار جھماکوں کے ساتھ ہی وائس آف علی عمران کے الفاظ ابھر آئے۔

"اوکے اوور اینڈ آل"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دراز میں موجود سرخ بٹن کو دبایا تو دراز تیزی سے بند ہوئی اور اس کے ساتھ ہی پوری مشین جاگ تھی۔ دوبارہ ڈائل کام کرنے

لگے اور بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگے۔

"علی عمران ایم سی ون کو حکم دیتا ہے کہ وہ کلک مشین کی راہداری میں موجود تمام انسانوں کو ٹھیک کر کے یہاں پہنچا دے"...... عمران نے پہلا حکم دیا اور مشین کی گونج یکلخت بڑھ گئی۔ چند لمحوں بعد سامنے والی دیوار درمیان سے ہٹی اور پھر عمران کے سارے ساتھی رولنگ بیلٹ پر چلتے ہوئے اندر آ گئے۔ ان کے اندر آتے ہی دیوار برابر ہو گئی اور سب ساتھی تیزی سے اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

"اوہ اوہ۔ عمران۔ یہ کون سی جگہ ہے اور تم۔ تم یہاں کیا کر رہے ہو"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کامیابی۔ اب سب کچھ میرے کنٹرول میں ہے پورا سی ورلڈ تباہ ہونے والا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن سب کیسے ہو گیا اور ہمیں کیا ہوا تھا۔ ہمیں تفصیل بتاؤ"...... جولیا نے بے چینی سے کہا۔

"تھوڑی دیر اور صبر کر لو۔ پھر میں تمہیں ساری تفصیل بتا دوں گا"...... عمران نے کہا۔ عمران نے مشین کے چند بٹن پریس کئے۔ تو اسکرین پر ایم سی ون کا چہرہ ابھر آیا۔

"ایم سی ون"...... عمران نے کہا۔

"یس علی عمران"...... ایم سی ون کے منہ سے سپاٹ آواز نکلی۔

"مجھے سی ورلڈ ٹو کے بارے میں تفصیل بتاؤ۔ وہاں کیا ہو رہا

ہے"...... عمران نے پوچھا۔ عمران کے اس سوال پر ایک لمحے کے لئے ایم سی ون خاموش ہو گیا اور پھر اس نے عمران کو سی ورلڈ ٹو میں ہونے والی تمام کارروائیوں سے آگاہ کرنا شروع کر دیا۔ یہ سن کر عمران اور اس کے ساتھیوں کو بے حد جھٹکا لگا کہ میجر پرمود نے سی ورلڈ ٹو کو تباہ کر دیا تھا اور وہاں سے بلیک ڈائمنڈ بھی حاصل کر لیا تھا۔

"یہ کیسے ممکن ہے۔ بگ کنگ نے تو مجھے بتایا تھا کہ بلیک ڈائمنڈ اس کے پاس ہے اور اس کے آفس کے ایک خفیہ لاکر میں موجود ہے۔ پھر میجر پرمود کو بلیک ڈائمنڈ کیسے مل گیا"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سی ورلڈ میں دو بلیک ڈائمنڈز لائے گئے تھے جو ایک ہی شکل، ایک ہی حجم اور ایک ہی سائز کے تھے۔ بگ کنگ ان بلیک ڈائمنڈز سے ہاٹ پاور گن تیار کرنا چاہتا تھا چونکہ ہاٹ ویپن سی ورلڈ ٹو میں تیار ہو رہا تھا اور تیاری کے آخری مراحل میں تھا اس لئے بگ کنگ نے ایک بلیک ڈائمنڈ ای کنگ کے حوالے کر دیا تھا جو ای کنگ نے ڈی کنگ کو دے دیا تھا"...... ایم سی ون نے کہا۔

"دو بلیک ڈائمنڈز۔ مجھے تفصیل بتاؤ کہ سی ورلڈ میں دو بلیک ڈائمنڈز کیسے آئے تھے اور کیا دونوں ڈائمنڈز ایک جیسی ہی طاقت رکھتے ہیں"...... عمران نے پوچھا تو ایم سی ون نے اسے بلیک ڈائمنڈز کی تفصیل بتانی شروع کر دی۔ ساری تفصیل سن کر عمران

ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

"صفدر تم بگ کنگ کے آفس میں جاؤ۔ میں تمہیں ایک خفیہ سیف کی تفصیل اور اس کا کوڈ بتاتا ہوں۔ تم وہ بلیک ڈائمنڈ وہاں سے نکال کر لے آؤ"...... عمران نے صفدر سے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"میں صفدر کے ساتھ جاتا ہوں"...... ٹرومین نے کہا اور پھر وہ دونوں وہاں سے نکلتے چلے گئے۔

"ایم سی ون۔ کیا تم مجھے بتا سکتے ہو کہ سی ورلڈ میں دو بلیک ڈائمنڈز لائے گئے تھے ان کے بارے میں میجر پرمود اور اس کے ساتھی جانتے ہیں یا نہیں۔ اس بات کا پتہ تم سی ورلڈ ٹو میں ان کی آپس میں ہونے والی باتوں کی ریکارڈنگ کو چیک کر کے بتا سکتے ہو"...... عمران نے کہا۔

"وائس ریکارڈنگ کے تحت مجھے اس بات کا پتہ چلا ہے کہ میجر پرمود اور اس کے ساتھیوں کو دوسرے بلیک ڈائمنڈ کا علم نہیں ہے۔ وہ یہی سمجھ رہے ہیں کہ ایک ہی بلیک ڈائمنڈ تھا جو انہیں مل گیا ہے اور انہوں نے علی عمران اور اس کے ساتھیوں سے پہلے اسے حاصل کر لیا ہے اور اب وہ سی رنر میں بلیک ڈائمنڈ لے کر واپس جا رہے ہیں"...... ایم سی ون نے جواب دیا۔

"جس سی رنر میں وہ سفر کر رہے ہیں کیا اس میں کوئی ٹرانسمیٹر سسٹم موجود ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"ہاں۔ ہر سی رنر میں ٹرانسمیٹر سسٹم موجود ہے"...... ایم سی ون نے جواب دیا۔

"تو میرا وہاں رابطہ کراؤ"...... عمران نے کہا۔

"اوکے"...... ایم سی ون نے کہا اور پھر ایک لمحے کے لئے وہ خاموش ہو گیا۔

"میجر پرمود سی رنر ایکس تھرٹی میں موجود ہے۔ میں نے ٹرانسمیٹر لنک کر دیا ہے۔ آپ ان سے بات کر سکتے ہیں"...... ایم سی ون نے کہا۔

"ہیلو ہیلو۔ سی رنر ایکس تھرٹی۔ عمران کالنگ۔ میجر پرمود کیا تم میری آواز سن رہے ہو۔ ہیلو ہیلو۔ اوور"...... عمران نے دوسری طرف کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ میجر پرمود اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... دوسری طرف سے میجر پرمود کی خشک آواز سنائی دی۔

"تم کہاں ہو میجر پرمود۔ میں تمہارے لئے بے حد پریشان ہوں۔ تم سی رنر میں موجود ہو اور یہاں راڈار بتا رہا ہے کہ تم سی ورلڈ سے پانچ سو بحری میل دور جا چکے ہو۔ کیا تم نے سی ورلڈ ٹو تباہ کر دیا ہے اور کیا تم وہاں سے کامیاب ہو کر واپس جا رہے ہو۔ اوور"...... عمران نے بے چین اور قدرے پریشان انداز میں کہا۔

"ہاں۔ میں نے اور میرے ساتھیوں نے سی ورلڈ ٹو ختم کر دیا ہے اور ہم وہاں سے نکل چکے ہیں۔ اوور"...... میجر پرمود کی آواز

سنائی دی۔

"تم وہاں سے نکل چکے ہو تو پھر تم ہماری مدد کے لئے کیوں نہیں آئے۔ ہم سی ورلڈ ون میں پھنسے ہوئے ہیں۔ اوور"۔ عمران نے اسی انداز میں کہا۔

"تمہارے منہ پر جھوٹ نہیں سجتا ہے عمران۔ اوور"...... دوسری طرف سے میجر پرمود نے کہا۔

"جھوٹ۔ کیا مطلب۔ کیسا جھوٹ۔ اوور"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"تم مجھ سے سی رزر میں ٹرانسمیٹر پر بات کر رہے ہو۔ میرے اندازے کے مطابق اس سی رزر میں یا تو سی ورلڈ ون کا ماسٹر کمپیوٹر رابطہ کر سکتا ہے یا پھر بگ کنگ۔ اگر وہ یہاں رابطہ کرتے تو وہ مجھ سے اس انداز میں بات نہ کرتے بلکہ ہمیں ہلاک کرنے کے لئے وہ سی رزر پر حملہ کرتے جبکہ یہ رابطہ تم نے کیا ہے اور تم یہ رابطہ اسی صورت میں کر سکتے ہو جب تم نے ایم سی ون کو اپنے کنٹرول میں لے لیا ہو اور ایم سی ون کا کنٹرول تم تب ہی حاصل کر سکتے ہو جب تمہارے ہاتھوں بگ کنگ اپنے انجام کو پہنچ گیا ہو۔ میرا یہ بھی اندازہ ہے کہ تم اس وقت سی ورلڈ کے مین کنٹرول روم میں ہو اور وہیں سے مجھ سے ٹرانسمیٹر پر بات کر رہے ہو کیونکہ تمہاری آواز آنے سے پہلے ٹرانسمیٹر پر ایک روبوٹ کی آواز سنائی دی تھی۔ اس نے ہی ٹرانسمیٹر لنک کیا تھا اور مجھے یقین ہے کہ یہ آواز ایم سی ون

کی تھی جس پر اب تمہارا کنٹرول ہے۔ اوور"...... دوسری طرف سے میجر پرمود نے کہا تو عمران کے ساتھی میجر پرمود کی ذہانت پر حیران رہ گئے جبکہ میجر پرمود کی باتیں سن کر عمران کے ہونٹوں پر خوشگوار مسکراہٹ آگئی۔

"اب مجھے کیا معلوم تھا کہ تمہارا دماغ ایم سی ون سے بھی زیادہ تیز ہوگا ورنہ میں اس کی بجائے خود فریکوئنسی ایڈجسٹ کر کے تم سے رابطہ کر لیتا۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"بہرحال ہم اس مقصد میں کامیاب رہے ہیں۔ میں نے اور میرے ساتھیوں نے سی ورلڈ تو تباہ کر دیا ہے اور تم سی ورلڈ ون میں کامیاب ہو چکے ہو۔ دنیا پر سی ورلڈ کے بگ کنگ کا جو خطرہ منڈلا رہا تھا وہ اب ختم ہو چکا ہے اور مجھے یقین ہے کہ تم نے ایم سی ون پر کنٹرول حاصل کر کے دنیا کے جن ممالک میں روبوٹس موجود ہیں ان تمام روبوٹس کو بھی تباہ کرا دیا ہوگا یا انہیں ڈی ایکٹیو کرا دیا ہوگا۔ اب وہ روبوٹ یقیناً ناکارہ حالت میں ہوں گے۔ اوور"...... میجر پرمود نے کہا۔

"ارے باپ رے۔ یہ سب تو میں نے ابھی نہیں کیا۔ میں ابھی ایم سی ون کو ہدایات دے دیتا ہوں کہ وہ دنیا میں جہاں جہاں بھی سی ورلڈ کے روبوٹس پہنچے ہوئے ہیں ان سب کو یا تو تباہ کر دے یا پھر انہیں ناکارہ بنا دے۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"تو کرو ایسا۔ اب یہ کام تمہارے ہاتھ میں ہے۔ اوور"۔ میجر

پرمود نے کہا۔

"یہ تو میرے ہاتھ میں ہے لیکن میری ایک قیمتی چیز تمہارے ہاتھ لگ چکی ہے۔ اس کا میں کیا کروں۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"تم شاید بلیک ڈائمنڈ کی بات کر رہے ہو۔ اوور"...... میجر پرمود نے کہا۔

"میں شاید نہیں یقیناً بلیک ڈائمنڈ کا ہی کہہ رہا ہوں۔ میں نے اور میرے ساتھیوں نے جان لیوا مہم اس بلیک ڈائمنڈ کے لئے سر کی ہے لیکن اب وہی ہاتھوں سے نکلا جا رہا ہے تو میرا دل دھڑکنا تک رک گیا ہے۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"زیادہ چالاکی مت دکھاؤ۔ میں تمہاری رگ رگ سے واقف ہوں۔ یہ درست ہے بلیک ڈائمنڈ مجھے مل گیا ہے لیکن جو ڈائمنڈ مجھے ملا ہے وہ جس باکس میں ہے اس پر نمبر ٹو لکھا ہوا ہے۔ ڈی کنگ کے آفس سے تلاشی کے دوران مجھے ایک فائل بھی ملی ہے۔ اس فائل میں ساری تفصیلات درج ہیں کہ کس طرح سی ورلڈ میں دو بلیک ڈائمنڈز پہنچے تھے۔ دونوں بلیک ڈائمنڈز بظاہر ایک جیسے تھے۔ ایک ہی حجم، ایک ہی سائز اور ایک ہی ڈیزائن کے لیکن ان کے وزن میں ایک اونس کا فرق تھا اس لئے یہاں کے سائنس دان جو ہاٹ ویپن بنا رہے تھے انہوں نے ان دونوں بلیک ڈائمنڈز کو سرچ کیا تھا اور پہلے کم وزن والے بلیک ڈائمنڈ کو ہاٹ ویپن میں فلسڈ کرنے کا پروگرام بنایا تھا لہذا بگ کنگ نے ایک اونس کم

وزن والے بلیک ڈائمنڈ کو یہاں بھیج دیا تھا جبکہ دوسرا بلیک ڈائمنڈ اپنے پاس رکھ لیا تھا۔ اس طرح ایک بلیک ڈائمنڈ اگر سی ورلڈ ٹو میں تھا تو ایک بلیک ڈائمنڈ سی ورلڈ ون میں بھی موجود تھا جو اب یقیناً تمہارے پاس ہو گا۔ تم اپنے مقصد میں ناکام نہیں ہوئے ہو۔ بادی النظر میں دیکھا جائے تو ایک اونس زیادہ وزن والا بلیک ڈائمنڈ تمہارے پاس ہے اور میں اس سے کم وزن والا بلیک ڈائمنڈ لے جا رہا ہوں لیکن مجھے چونکہ ایک ہی بلیک ڈائمنڈ کا بتایا گیا تھا اور اسے لانے کا حکم دیا گیا تھا اس لئے میرے لئے یہی کافی ہے۔ دوسرا بلیک ڈائمنڈ تمہیں مبارک ہو۔ اوور"...... میجر پرمود نے جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ بلیک ڈائمنڈ مشن جو ہم نے ایک ساتھ شروع کیا تھا اس کا اختتام بھی ایک ساتھ ہی ہوا ہے اور ہم دونوں ہی اپنے مقاصد میں کامیاب رہے ہیں۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"ظاہر سی بات ہے۔ تم نے اپنے طور پر کام کیا ہے اور میں نے اور میری ٹیم نے اپنے طور پر۔ ہمارے ہاتھوں دونوں سی ورلڈز بھی تباہ ہو گئے ہیں یا ہونے والے ہیں اور ہم دونوں بلیک ڈائمنڈ بھی حاصل کر چکے ہیں۔ اس لئے نہ تم ناکام ہوئے ہو اور نہ میں۔ اس لئے میری تمہاری دشمنی ختم۔ اوور"...... میجر پرمود نے کہا۔

"جبکہ میری اور تمہاری دشمنی ابھی شروع ہوئی ہے۔ اوور"۔ عمران نے کہا۔

"کیوں۔ اب تم مجھ سے کیوں دشمنی رکھنا چاہتے ہو۔ اوور"۔ میجر پرمود نے چونک کر کہا۔

"میرا تو ارادہ تھا کہ میں اور تم کسی جزیرے پر جائیں گے ہمارے ساتھ گواہان کی بھی کمی نہیں ہے۔ کسی ایک کو خطبہ نکاح بھی آتا ہوگا تو ہم دونوں کا کام بن جائے گا۔ تم لیڈی بلیک کے ساتھ بندھ جاؤ گے اور میں تنویر کے ہاتھ پیر جوڑ کر ورنہ ٹھوکر اسے منا لوں گا کہ یہ جولیا کو مجھ سے منسوب کر دے لیکن تم تو کامیابی کے نشے میں خود بھی اور مجھے بھی کنوارا چھوڑے جا رہے ہو۔ اوور"۔ عمران نے روہانسے لہجے میں کہا۔

"میرا ان باتوں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اوور اینڈ آل"۔ دوسری طرف سے میجر پرمود نے جیسے منہ بناتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"ارے ارے۔ میری بات تو سنو۔ ارے"...... عمران چیخا لیکن دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو چکا تھا۔ تھوڑی ہی دیر میں ٹرومین اور صفدر واپس آ گئے۔ صفدر کے پاس سنہرے رنگ کی ایک ڈبیہ تھی۔ اس نے وہ ڈبیہ لا کر عمران کو دے دی۔ عمران نے ڈبیہ کھولی تو اس میں سیاہ رنگ کا ہیرا موجود تھا۔

"علی عمران ایم سی ون کو حکم دیتا ہے کہ ہمارے سی ورلڈ سے باہر جانے کے انتظامات کرے اور مجھے جواب دے کہ کیا انتظامات کئے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"ایم سی ون عمران کو جواب دیتا ہے کہ وہ فرسٹ گیٹ وے پر میں پہنچ جائے۔ وہاں متعدد سی رزز موجود ہیں۔ عمران اپنے ساتھیوں سمیت کسی بھی سی رزز میں سوار ہو سکتا ہے اور اسے مینول کنٹرول کر سکتا ہے"...... ایم سی ون نے کہا۔

"سی رزز ہمیں کس ملک لے جائے گا"...... عمران نے پوچھا۔

"سی رزز میں کمپیوٹرائز پروگرامنگ موجود ہے۔ جس پر پوری دنیا کے سنٹرز موجود ہیں۔ علی عمران جس سنٹر کو کلک کرے گا سی رزز اسے لے کر وہیں پہنچ جائے گا"...... ایم سی ون نے کہا۔

"کیا ہم اس سے ڈائریکٹ پاکیشیا بھی پہنچ سکتے ہیں"۔ عمران نے پوچھا۔

"ہاں بالکل"...... ایم سی ون نے کہا۔

"اوکے"...... عمران نے کہا۔

"اوکے"...... ایم سی ون نے کہا۔

"آؤ بھی اب نکلیں یہاں سے"...... عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور پھر وہ دروازے والے خلا کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے ساتھی حیرت بھرے انداز میں کندھے اچکاتے ہوئے اس کے پیچھے چل پڑے۔ انہیں یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ کسی الف لیلی کے جادوئی محل میں آ پہنچے ہوں۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ ایک سی رزز میں موجود تھے۔ عمران نے سی رزز کی مشینری چیک کی اور پھر کمپیوٹر کنٹرول کو چیک کر کے وہ اسے پاکیشیا کی منزل پر فکسڈ کرنے لگا۔

ہسل کی آنکھیں حیرت سے پھٹی کی پھٹی رہ گئیں تھیں۔ عمران اور اس کے ساتھی اسے مین کنٹرول روم میں ہی چھوڑ گئے تھے۔ ان کے جانے کے کچھ دیر بعد اسے ہوش آیا تھا۔

ہوش میں آتے ہی ہسل کو اس بات کا پتہ چل گیا کہ عمران اور اس کے ساتھیوں نے پورے سی ورلڈ کو ہی بدل کر رکھ دیا ہے۔ ایم سی ون کی ساری پروگرامنگ تبدیل ہو چکی تھی اور اس کمپیوٹر مشین کو ایسی ہدایات جاری کر دی گئی تھیں کہ وہ سی ورلڈ سمیت پوری دنیا میں موجود سی ورلڈ کے تمام سیکشن اور ان روبوٹس کو ڈسٹرائے کر دے جو تقریباً ہر ملک میں قبضہ کرنے کے لئے پہنچا دیئے گئے تھے۔ ہسل نے اس مشین کا کنٹرول سنبھالا اور اسے تیزی سے ری کنکٹ کر کے ری پروگرامنگ کرنا شروع کر دیا لیکن عمران نے جاتے ہوئے اس مشین میں ایسے کوڈز لگا دیئے تھے جو ہسل کی لاکھ کوششوں کے باوجود بھی اوپن نہیں ہو رہے تھے۔

ہسل کا رنگ اُڑا ہوا تھا اور وہ مشین کو کنٹرول کرنے اور ایم سی ون کو پھر سے پرانی پوزیشن میں لانے کے لئے ہر ممکن کوشش کر رہا تھا لیکن اس کی محنت رائیگاں ہی جا رہی تھی اور اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کرے۔ ہسل کو مشین سسٹم سے یہ معلوم ہو گیا کہ عمران اور اس کے ساتھی سی رنز میں بیٹھ کر سی ورلڈ سے نکل چکے ہیں تو اس نے ایک چھوٹی ماسٹر کمپیوٹر مشین کا استعمال کیا اور پھر وہ اس مشین کے ذریعے ایک اور سی رنز میں سوار ہو کر عمران کے تعاقب میں روانہ ہو گیا۔ اسے معلوم تھا کہ عمران نے سی رنز میں پاکیشیا تک سفر کرنا تھا۔ ہسل کو اس بات کا بھی علم تھا کہ عمران کو اس بات کا پتہ نہیں ہو گا کہ سی رنز پاکیشیا پہنچنے سے پہلے راستے میں ان کے ایک سپیشل سنٹر جسے سٹاپ سنٹر کہا جاتا ہے وہاں کچھ دیر کے لئے سٹے کرے گا۔ اس سنٹر سے سی رنز کا فیول چیک کیا جاتا ہے اور کچھ کمپیوٹرائزڈ مشینیں سی رنز کی مشنری کی باقاعدہ چیکنگ کرتی ہیں تاکہ سی رنز کو لانگ روٹ پر چلایا جا سکے اور راستے میں اسے کوئی دشواری نہ ہو۔ یہ سیکشن ایس ایس کہلاتا تھا اور چونکہ وہاں سی رنز کی مکمل پڑتال ہوتی تھی اس لئے سی رنز میں موجود تمام افراد کو سی رنز خالی کرنا پڑتا تھا اور کچھ وقت ایس ایس سنٹر میں ہی گزارنا پڑتا تھا۔ جب سی رنز کی مکمل چیکنگ ہو جاتی اور اس کا فیول بھر دیا جاتا تو افراد کو واپس سی رنز میں جانے کی اجازت دے دی جاتی تھی۔
ہسل جانتا تھا کہ عمران نے سی رنز میں پاکیشیا اسپاٹ کو ایڈجسٹ کیا

ہے اس لئے اس اسپاٹ تک سی رز کو بھیجنے کے لئے اس کی ڈیپ چیکنگ کی جائے گی اور اس میں کافی وقت لگتا تھا اور یہ وقت عمران اور اس کے ساتھیوں کو ایس ایس سنٹر میں ہی گزارنا پڑے گا۔ اگر وہ ان سے پہلے ایس ایس سنٹر میں پہنچ جائے تو وہ انہیں آسانی سے ختم کر سکتا ہے۔ عمران اور اس کے ساتھیوں نے سی ورلڈ کو تباہ کرنے کی جو پروگرامنگ کی تھی وہ اسے تو نہیں روک سکتا تھا لیکن وہ عمران اور اس کے ساتھیوں سے اس بات کا انتقام ضرور لینا چاہتا تھا کہ ایک تو انہوں نے اس سے سی ورلڈ کے بگ کنگ کا عہدہ چھین لیا تھا اور اس کے ساتھ ساتھ ان کی وجہ سے دنیا کا طاقتور ترین سی ورلڈ تباہ ہونے جا رہا ہے۔ سی رز میں آتے ہی اس نے شارٹ کٹ راستہ اپناتے ہوئے خود ہی سی رز کو کنٹرول کرنا شروع کر دیا اور پھر وہ دو گھنٹوں میں ہی ایس ایس سنٹر پہنچ گیا۔ ایس ایس سنٹر کا انچارج ڈاکٹر براؤسن تھا جو کئی سائنس دانوں کے ساتھ وہاں مختلف کام کرتا تھا۔ اس سنٹر میں حفاظت کا بھی انتظام تھا۔ یہاں حفاظت کرنے والے روبوٹس نہیں بلکہ انسان تھے جو ڈاکٹر براؤسن کے انڈر کام کرتے تھے۔

ڈاکٹر براؤسن، ہسل کو جانتا تھا اس لئے جیسے ہی سی رز وہاں پہنچا، ڈاکٹر براؤسن نے ہسل کو اپنے پاس ایک ہال نما کمرے میں بلا لیا تھا۔ ہسل نے جب ڈاکٹر براؤسن کو بگ کنگ کی ہلاکت اور دونوں سی ورلڈز کے تباہ ہونے کے بارے میں تفصیلات بتائیں تو

ڈاکٹر براؤسن کو بھی عمران اور اس کے ساتھیوں پر غصہ آ گیا۔ اس کا بھی غصہ میجر پرمود اور اس کے ساتھیوں کے لئے بھی تھا۔ اس نے ہسل کے ساتھ مل کر پلاننگ کی کہ جیسے ہی میجر پرمود اور اس کے ساتھی اور عمران اور اس کے ساتھی ایس ایس سنٹر پہنچیں گے تو وہ انہیں ہر صورت میں ہلاک کر دیں گے اور ان کی لائی ہوئی سی رزز کے ذریعے ایس ایس سنٹر سے نکل جائیں گے چونکہ سی ورلڈ کو تباہی سے نہیں روکا جا سکتا تھا اس لئے انہیں یقین تھا کہ عمران نے ایم سی ون کو جو آل ڈسٹرکشن کی ہدایات دی تھیں ان میں ایس ایس سنٹر بھی شامل تھا۔ اگر وہ وہاں سے نہ نکلتے تو سی ورلڈ کے تباہ ہونے کا عمل شروع ہوتے ہی ایس ایس سنٹر بھی تباہ ہو جاتا اور وہ سب بھی ہلاک ہو جاتے۔

ڈاکٹر براؤسن اور ہسل نے پروگرام بنایا کہ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں اور میجر پرمود اور اس کے ساتھیوں کو یہ شبہ نہیں ہونے دیں گے کہ وہ ان کے دشمن ہیں بلکہ وہ ان پر یہی ظاہر کریں گے کہ ایم سی ون کی ہدایات ان تک پہنچ چکی ہیں اور ایم سی ون کی ہدایات کے مطابق وہ نہ صرف ان دونوں گروپس کو پروٹوکول دیں گے بلکہ انہیں انتہائی عزت اور احترام کے ساتھ ایس ایس سنٹر کے اندر لائیں گے اور پھر جیسے ہی انہیں موقع ملے گا وہ ان سب کا ایک ساتھ خاتمہ کر دیں گے۔

تمام پروگرام طے کرنے کے بعد وہ مطمئن ہو گئے۔ ہسل نے

جدید میک اپ کر لیا تاکہ عمران اور اس کے ساتھی اسے نہ پہچان سکیں پھر ایک گھنٹے بعد انہیں ایک سی رز کے پہنچنے کی اطلاع ملی۔ ہسل کے کہنے کے مطابق اس سی رز میں میجر پرمود اور اس کے ساتھی موجود تھے۔ چنانچہ وہ فوراً مین اسپاٹ پر پہنچے۔ سی رز وہاں پہنچ چکا تھا۔ اس کا دروازہ کھلا تو میجر پرمود اور اس کے ساتھی بلاسٹنگ گنیں لے کر باہر آ گئے۔ ڈاکٹر براؤسن اور ہسل نے ان کا استقبال کیا اور انہیں نہایت چالاکی اور ذہانت سے یقین دلایا کہ وہ ان کے دشمن نہیں ہیں۔ وہ خود بھی مجبوراً یہاں کام کر رہے تھے۔ اب چونکہ سی ورلڈ تباہ ہونے جا رہا تھا اور اس کے تمام سیکشن بھی ختم ہونے والے تھے اس لئے وہ بھی ان کے ساتھ ہی جانا چاہتے ہیں۔ میجر پرمود اور اس کے ساتھیوں نے ان کی بات مان لی اور ہسل اور ڈاکٹر براؤسن انہیں عزت اور احترام سے ایک گیسٹ روم میں لے آئے۔ ان کے کہنے کے مطابق سی رز کی چیکنگ اور ری فلنگ میں کافی ٹائم لگنا تھا۔ اس لئے انہیں وہیں رک کر انتظار کرنا تھا۔

میجر پرمود اور اس کے ساتھیوں کو سی رز کے کمپیوٹر پر عین وقت پر یہی ہدایات ملی تھیں کہ سی رز کی چیکنگ اور ری فلنگ ضروری ہے اس لئے سی رز کا ایس ایس سنٹر پہنچنا اور وہاں رکنا ضروری ہے اس لئے وہ سب خاموش ہو گئے اور پھر وہ جیسے ہی گیسٹ روم پہنچے ہسل اور ڈاکٹر براؤسن نے نہایت چالاکی سے کام لیتے ہوئے

گیسٹ روم کا دروازہ بند کیا اور وہاں سی آر گیس پھیلا دی۔ یہ گیس بے حد تیز اور زود اثر تھی جو سانس کی بجائے آنکھوں سے اثر کرتی تھی۔ انہیں آنکھوں میں تیز چبھن سی محسوس ہوئی اور پھر وہ سب وہاں بے ہوش ہو کر گر گئے۔ ان کے بے ہوش ہوتے ہی ہسل اپنے ساتھ کئی افراد کو وہاں لے گیا اور پھر اس نے میجر پرمود اور اس کے ساتھیوں کو رسیوں سے مضبوطی کے ساتھ باندھا اور پھر انہیں ایس ایس سنٹر کے ایک تاریک تہہ خانے میں پھینک دیا گیا۔ اس کا ارادہ تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی جب یہاں پہنچیں گے تو وہ ان سب کو ایک ساتھ ایک دوسرے کی آنکھوں کے سامنے ہلاک کرے گا۔

ہسل کو اب عمران اور اس کے ساتھیوں کی آمد کا انتظار تھا۔ تقریباً چار گھنٹوں کے بعد اسے دوسرے سی رز کے آنے کی بھی اطلاع مل گئی۔ وہ فوراً ڈاکٹر براؤسن کو لے کر اس اسپاٹ پر پہنچ گیا۔ جہاں دوسرا سی رز عمران اور اس کے ساتھیوں کو لے کر آ رہا تھا۔ ہسل نے جو میک اپ کر رکھا تھا اس کے بارے میں اسے یقین تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی اس میک اپ میں اسے نہ پہچان سکیں گے اس لئے وہ مطمئن تھا۔

تھوڑی ہی دیر میں دوسرا سی رز مین اسپاٹ پر پہنچ گیا اور پھر سی رز کا دروازہ کھلا اور سب سے پہلے علی عمران باہر آیا۔ اس کے بعد اس کے ساتھی بھی باہر آ گئے۔ ہسل نے آگے بڑھ کر ان کا

استقبال کیا۔

"تم ہو ایس ایس سنٹر کے انچارج"...... عمران نے ڈاکٹر براؤسن کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ میں ہی یہاں کا انچارج ہوں۔ میرا نام ڈاکٹر براؤسن ہے اور یہ میرا نمبر ٹو گریس۔ ہمیں سی ورلڈ سے ہدایات ملی ہیں کہ سی ورلڈ کے بگ کنگ آپ ہیں اس لئے یہاں آپ کا شایان شان استقبال کیا جائے اور آپ کی ہر ضرورت پوری کی جائے چونکہ یہ ہدایات ہمیں ڈائریکٹ مین کنٹرول سیکشن سے جاری ہوئی ہیں اس لئے ہم ان ہدایات پر عمل کرنے کے پابند ہیں"۔ ڈاکٹر براؤسن نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے"...... عمران نے کہا۔

"آئیں۔ ہم آپ کو مہمان خانے تک پہنچا دیں۔ وہاں آپ ریسٹ کریں تب تک سی رزر کی مکمل چیکنگ کر لی جائے گی اور اس کی فیولنگ بھی پوری ہو جائے گی"...... اس بار ہسل نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ ڈاکٹر براؤسن کے آفس سے نکل کر مہمان خانے میں آ کر بیٹھ گئے۔

"دیکھو میں پوری دنیا میں پھیلی ہوئی سی ورلڈ کی تنظیموں کا تفصیلی دورہ کرنا چاہتا ہوں تاکہ ان کی کارکردگی کو مزید فعال بنایا جا سکے اور اس سلسلے میں سب سے پہلے ایس ایس سنٹر کی چیکنگ ہو گی"...... عمران نے بڑے کمرے میں صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"یس بگ کنگ"...... ہسل نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"تم سب یہیں رہو میں گریس کے ساتھ ایس ایس سنٹر کا چکر لگا کر آتا ہوں عمران نے انہیں مخصوص انداز میں اشارہ کرتے ہوئے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران ہسل کے ساتھ چل پڑا۔ اسے ہسل کے ساتھ جاتے دیکھ کر ڈاکٹر براؤسن بے چین ہو گیا کیونکہ وہ ان سب کو ایک ساتھ اسی مہمان خانے میں ہی بے ہوش کر سکتا تھا۔

عمران کافی دیر تک ہسل کے ساتھ رہا اور ایس ایس سنٹر کا چکر لگاتا رہا پھر وہ ایک جگہ رک گیا۔ یہ ایک بڑا ہال نما کمرہ تھا جہاں ضرورت کی ہر چیز موجود تھی۔

"یہ کس کا کمرہ ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"یہ ڈاکٹر براؤسن کا روم ہے بگ کنگ"...... ہسل نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ میں یہیں رکتا ہوں۔ تم جاؤ اور جا کر میرے ساتھیوں کو یہاں لے آؤ"...... عمران نے کہا تو ہسل چونک پڑا۔

"یہاں بگ کنگ۔ لیکن......" ہسل نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہنا چاہا۔

"جیسا کہہ رہا ہوں ویسا کرو نانسنس۔ جاؤ اور میرے سارے ساتھیوں کو یہاں لاؤ"...... عمران نے کرخت لہجے میں کہا تو ہسل نے ایک طویل سانس لیا اور سر ہلاتا ہوا وہاں سے نکلتا چلا گیا۔

ہسل کے جاتے ہی عمران نے تیزی سے کمرے کا دروازہ بند کیا اور پھر وہ ڈاکٹر براؤسن کے کمرے کی تلاشی لینے لگا۔ ایک الماری سے اسے پی فائیو ٹرانسمیٹر ملا تو اس کی آنکھوں میں تیز چمک ابھر آئی۔ کچھ دیر بعد دروازے پر دستک ہوئی تو اس نے دروازہ کھول دیا۔ باہر ہسل اور اس کے ساتھی موجود تھے۔

''تم سب اندر آ جاؤ اور گریس تم جا کر پتہ کرو کہ کمی رز کتنی دیر تک روانگی کے لئے تیار ہو جائے گا''...... عمران نے پہلے اپنے ساتھیوں سے اور پھر ہسل سے مخاطب ہو کر کہا تو ہسل نے اثبات میں سر ہلایا اور واپس مڑ گیا۔ اس کے ساتھی اندر آ گئے۔

''یہ کمرہ تو بہت شاندار ہے''...... جولیا نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔

''تو کیا خیال ہے شادی کر کے یہیں سیٹل ہو جائیں اور اسی کمرے میں رہائش رکھ لیں گے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا اسے گھور کر رہ گئی۔

''لیکن آپ نے ہمیں یہاں کیوں بلایا ہے۔ گیسٹ روم بھی تو کافی آرام دہ تھا''...... تنویر نے کہا۔

''وہاں ہمارے لئے جال تیار تھا''...... عمران نے کہا تو وہ سب چونک پڑے۔

''جال۔ کیا مطلب۔ کیسا جال''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''گیسٹ روم میں مجھے سی آر گیس کی ہلکی سی بو محسوس ہوئی تھی جو شاید وہاں جان بوجھ کر پھیلائی گئی تھی''...... عمران نے کہا۔

''سی آر گیس۔ اس سے کیا ہوتا ہے''...... صالحہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یہ بے ہوشی کی ڈوو اثر گیس ہے۔ یہ گیس سانس کی بجائے آنکھوں سے اثر کرتی ہے۔ جیسے ہی گیس پھیلائی جاتی ہے آنکھیں کھلی ہوں یا بند یہ گیس آنکھوں کو چھوتی ہے اور آنکھوں میں تیز چبھن پیدا ہوتی ہے اور دوسرے لمحے انسان انٹاغفیل ہو جاتا ہے''۔ عمران نے کہا۔

''لیکن ہمارے آنے سے پہلے وہاں گیس کیوں پھیلائی گئی تھی اور پھر اس کا ہم پر اثر کیوں نہیں ہوا''...... صفدر نے کہا۔

''وہ گیس ہمارے لئے نہیں میجر پرمود اور اس کے ساتھیوں کے لئے پھیلائی گئی تھی۔ ہم سے پہلے وہ یہاں پہنچے تھے۔ انہیں بھی ہماری طرح یہاں عزت دی گئی ہو گی اور پھر گیسٹ روم میں پہنچا کر ان پر سی آر گیس پھیلا دی گئی جس سے وہ بے ہوش ہو گئے ہوں گے''...... عمران نے کہا تو وہ سب چونک پڑے۔

''تو کیا میجر پرمود اور اس کے ساتھی بھی یہاں پر موجود ہیں''۔ صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ انہیں شاید ہم سے چھپا کر رکھا گیا ہے۔ یہ ہمیں بھی ان کی طرح بے ہوش کرنا چاہتے ہیں تاکہ ہم سب کا ایک ساتھ

خاتمہ کیا جا سکے۔ تم نے شاید پہچانا نہیں یہ گریس اصل میں ہمسل
ہے جس نے میک اپ کیا ہوا ہے۔ وہ جس انداز میں ہم سے
مؤدبانہ انداز میں پیش آ رہا ہے اس کے انداز سے ہی میں نے
اس کے دماغ میں چھپی ہوئی سازش دیکھ لی تھی"...... عمران نے
کہا۔

"اوہ۔ ہمسل کو تو ہم وہاں بے ہوشی کی حالت میں چھوڑ آئے
تھے پھر وہ ہم سے پہلے یہاں کیسے پہنچ گیا"...... جولیا نے کہا۔

"انٹری گیٹ میں تین سی رزر موجود ہیں۔ ایک ہماری دوسری
میجر پرسود اور اس کے ساتھیوں کی اور تیسری جس میں ہمسل یہاں
پہنچا ہے۔ وہ کسی شارٹ کٹ راستے سے یہاں پہنچا ہو گا اور اس
نے یہاں آتے ہی ڈاکٹر براؤسن کو ساری حقیقت بتا دی ہو گی اور
اب وہ ہمیں دھوکے سے بے ہوش کرنا چاہتے ہیں تاکہ خاموشی سے
ہمارا خاتمہ کر سکیں"...... عمران نے کہا۔

"تو یہ کام وہ یہاں بھی تو کر سکتے ہیں"...... تنویر نے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ وہ یہاں سی آر گیس پھیلا سکتے ہیں"۔
عمران نے کہا۔

"ہاں بالکل"...... تنویر نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

"نہیں۔ میں نے یہ کمرہ چیک کیا تھا۔ اس کمرے میں ہر قسم
کے حفاظتی انتظامات موجود ہیں۔ نہ تو اس کمرے کو کسی بم یا میزائل
سے اڑایا جا سکتا ہے اور نہ ہی اس کمرے میں کوئی گیس پھیلائی جا

سکتی ہے۔ یہاں گیس سے حفاظت کے لئے خصوصی طور پر حفاظتی
اینٹی گیس ریز موجود ہے۔ ہم اس کمرے میں محفوظ ہیں"...... عمران
نے کہا۔

"لیکن اس کمرے سے باہر جاتے ہی انہوں نے ہم پر حملہ کر
دیا تو یا پھر ایسا بھی تو ہو سکتا ہے کہ وہ ہمیں یہاں سے بحفاظت
جانے دیں اور ہم جس سی رزر میں واپس جا رہے ہیں اس میں
دھماکہ خیز مواد لگا دیں تاکہ سی رزر بلاسٹ ہو تو ہم بھی اس کے
ساتھ ختم ہو جائیں"...... نرومین نے کہا۔

"سی رزر میں وائٹ کراس گن موجود ہے۔ ہم اس سے سی رزر
میں لگے ہوئے بلاسٹرز کا پتہ لگا سکتے ہیں اور اسی گن سے ان
بلاسٹرز کو ڈی فیوز بھی کر سکتے ہیں لیکن اگر انہوں نے اس کمرے
سے باہر ہم پر حملہ کیا تو پھر ہمیں اس حملے سے خود کو بچانا بھی ہو گا
اور ان پر بھرپور انداز میں حملہ بھی کرنا ہو گا"...... عمران نے کہا اور
ساتھ ہی اس نے پی فائیو ٹرانسمیٹر اٹھا لیا۔ یہ ٹرانسمیٹر طویل فاصلے
پر کال کرنے کے لئے سب سے طاقتور ٹرانسمیٹر سمجھا جاتا تھا۔

"اب تم سب خاموش رہنا۔ کیونکہ یہودیوں میں کسی کی موت
پر چند منٹ کی خاموشی کا رواج ہے۔ اور میں اب سی ورلڈ کے
خلاف کام شروع کرنے والا ہوں"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے
میں کہا اور اس کے بعد اس نے ٹرانسمیٹر کو آن کیا اور پھر اس پر سی
ورلڈ کے ایم سی ون کی سپیشل فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنے لگا۔ فریکوئنسی

سیٹ کرنے کے بعد اس نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا تو ٹرانسمیٹر سے سائیں سائیں کی تیز آوازیں نکلنے لگیں۔

"یس ایم سی ون اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے آواز ابھری۔

"علی عمران۔ اوور"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس بگ کنگ علی عمران۔ کیا حکم ہے۔ اوور"...... ایم سی ون نے کہا۔

"زیرو ون نوٹ کرو اور اس پر عمل کرو۔ اوور"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس۔ زیرو ون نوٹ کر لیا گیا ہے۔ اوور"...... ایم سی ون نے جواب دیا۔

"کتنی دیر میں عمل ہوگا۔ اوور"...... عمران نے پوچھا۔

"فارمولا ٹو ہنڈرڈ پر عمل کے لئے دو گھنٹوں کا وقت فیڈ کیا گیا ہے دو گھنٹوں میں آپ کی ہدایات پر مکمل طور پر عمل ہو جائے گا۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ اوور اینڈ آل"...... عمران نے کہا اور مسکرا کر بٹن آف کر دیا۔

"یہ کیا ہوا۔ تم تو پہیلیاں بجھوا رہے ہو"...... ٹرانسمیٹر آف ہوتے ہی جولیا نے کہا۔ باقی ساتھی بھی اس کی اس عجیب و غریب بات پر حیران نظر آ رہے تھے کیونکہ ان کی سمجھ میں بھی کچھ نہ آیا

تھا۔

"دو گھنٹوں بعد نتیجہ سامنے آ جائے گا۔ فی الحال دو گھنٹے آرام کیا جا سکتا ہے"...... عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ہمیں بتاؤ تو سہی کہ آخر تم یہ سب کیا کر رہے ہو"...... جولیا نے سخت لہجے میں کہا۔

"اپنی شادی کا بندوبست کر رہا ہوں"...... عمران نے کہا اور ایک صوفے پر لیٹ گیا۔ صوفے پر لیٹتے ہی اس نے آنکھیں بند کیں اور خراٹے لینے شروع کر دیئے۔ ان سب نے اسے کریدنے کی بے حد کوشش کی لیکن بے سود اور پھر تھک ہار کر وہ بھی آرام کرنے کے لئے لیٹ گئے۔

وہ سب چونکہ بے حد تھکے ہوئے تھے اس لئے دو گھنٹوں سے بھی زیادہ دیر سوتے رہے۔ البتہ عمران ٹھیک دو گھنٹے بعد اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے ٹرانسمیٹر آن کیا اور ایک بار پھر ایم سی ون سے رابطہ کرنا شروع کر دیا۔

"یس ایم سی ون اٹنڈنگ۔ اوور"...... ایم سی ون کی آواز سنائی دی۔

"بگ کنگ علی عمران دس سائیڈ۔ اوور"...... عمران نے کرخت لہجے میں کہا تو اس کی آواز سن کر وہ سب جاگ گئے اور پھر اس کے گرد اکٹھے ہو گئے۔

"یس بگ کنگ علی عمران۔ اوور"...... ایم سی ون کی آواز سنائی

دی۔

"زیرو ون کے بارے میں کیا رپورٹ ہے۔ اوور"...... عمران نے پوچھا۔

"بگ کنگ علی عمران کے حکم پر عمل کر دیا گیا ہے۔ دنیا بھر میں سی ورلڈ کی ذیلی تنظیموں کا خاتمہ کر دیا گیا ہے۔ ان تمام عمارتوں کو بھی تباہ کر دیا گیا ہے جہاں جہاں سی ورلڈ کے ٹھکانے موجود تھے۔ اس کے علاوہ فور کنگز کے تمام سیکشنوں کو بھی مکمل طور پر تباہ کر دیا گیا ہے۔ یہ تمام دھماکے تقریباً ایک ہی وقت میں کئے گئے ہیں"...... ایم سی ون نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"گڈ شو۔ اب نوٹ کرو۔ زیرو ٹو اور اس پر عمل کرو۔ ان تمام روبوٹس کو مکمل طور پر ختم ہو جانا چاہئے جو سی ورلڈ سے کسی بھی ملک میں بھیجے گئے ہیں۔ کسی ایک روبوٹ اور روبوٹ بنانے والے سیکشن کو بھی نہیں بچنا چاہئے۔ سی ورلڈ ٹو پر میجر پرمود نے میگا بم لگائے ہیں۔ اگر سی ورلڈ ٹو تباہ ہو گیا ہے تو ٹھیک ہے ورنہ زیرو ٹو کے تحت اسے بھی مکمل ختم ہونا چاہئے اور سمندر میں ایس ایس سنٹر چھوڑ کر سی ورلڈ کے جتنے بھی سیکشن ہیں چاہے وہ زیر سمندر ہیں یا کسی جزیرے پر ان سب کو تباہ ہو جانا چاہئے۔ اوور"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجہ میں کہا۔

"یس۔ بگ کنگ علی عمران۔ زیرو ٹو نوٹ کر لیا گیا ہے۔ جلد ہی اس پر بھی عمل مکمل ہو جائے گا۔ اوور"...... ایم سی ون نے

سپاٹ لہجے میں کہا۔

"کتنی دیر میں عمل ہو گا۔ اوور"...... عمران نے پوچھا۔

"ان سب کے لئے ایم سی ون کو صرف دس منٹ کا وقت درکار ہے۔ دس منٹ میں دنیا سے سی ورلڈ کی طرف بھیجے ہوئے روبوٹس اور تمام مشینوں کا نام و نشان تک مٹا دیا جائے گا۔ اوور"۔ ایم سی ون نے کہا۔

"یاد رہے کہ ایس ایس سنٹر میں ابھی تباہی نہیں پھیلائی جائے گی۔ اس سنٹر کو میں اپنے ہاتھوں سے تباہ کروں گا البتہ بگ کنگ علی عمران تمہیں حکم دیتا ہے کہ ایس ایس سنٹر میں ڈاکٹر براؤسن کے روم میں موجود افراد کو چھوڑ کر باقی سب کو ہلاک کر دیا جائے۔ ایس ایس سنٹر میں میجر پرمود اور اس کے ساتھی بھی موجود ہیں۔ انہیں زندہ رکھا جائے گا اور انہیں یہاں سے فرار ہونے کا راستہ دیا جائے گا۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"بگ کنگ علی عمران کی ہدایات پر حرف بہ حرف عمل ہو گا۔ اوور"...... ایم سی ون نے جواب دیا تو عمران نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"کیا ضرورت ہے یہاں موجود افراد کو روبوٹ سے ہلاک کرانے کی۔ ان سے ہم خود بھی تو نپٹ سکتے تھے"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہسل اور ڈاکٹر براؤسن بے حد خطرناک انسان ہیں۔ وہ

ہمارے خلاف کسی سائنسی اسلحے کا استعمال کر سکتے ہیں اور میں اس سلسلے میں کوئی رسک نہیں لینا چاہتا"...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔
تھوڑی ہی دیر بعد ایم سی ون نے اسے ٹرانسمیٹر کال کر کے بتا دیا کہ ایس ایس سنٹر میں موجود میجر پرمود اور اس کے ساتھیوں اور ڈاکٹر براؤسن کے کمرے میں موجود افراد کو چھوڑ کر باقی سب کو فائر ریز سے ہلاک کر دیا گیا ہے اب باہر ان سب کی راکھ کی لاشوں کے سوا کچھ نہیں ہے۔ ایم سی ون نے عمران کو یہ بھی بتا دیا کہ میجر پرمود اور اس کے ساتھی ایک تہہ خانے میں موجود تھے۔ وہاں انہیں باندھ کر رکھا گیا تھا لیکن ہوش میں آ کر وہ سب خود کو آزاد کرا چکے تھے۔ ایم سی ون نے تہہ خانے کا دروازہ کھول دیا تھا اور میجر پرمود اور اس کے ساتھی وہاں سے نکل کر اپنے سی رز میں داخل ہو چکے ہیں اور سی رز کی چیکنگ کے بعد اسے لے کر ایس ایس سنٹر سے نکل چکے ہیں تو عمران نے اطمینان کا سانس لیا اور پھر تھوڑی دیر کے بعد عمران نے ٹرانسمیٹر پر دوبارہ ایم سی ون سے رابطہ کیا اور اسے فائنل ڈسٹرکشن کال دینے لگا۔
"سی ورلڈ کے تمام زیر زمین سنٹرز اور سیکشن کو ماسوائے ایس ایس سنٹر کے تباہ کر دیا گیا ہے۔ اب فائنل کال کے تحت ایم سی ون نے سی ورلڈ کی تباہی کے لئے کلک بٹن پریس کر دیا ہے۔ ٹھیک دس منٹ بعد سی ورلڈ ون ایم سی ون سمیت مکمل طور پر تباہ کر دیا جائے گا۔ اوور اینڈ آل"...... ایم سی ون نے کال کے جواب میں کہا اور پھر ٹرانسمیٹر یکلخت خاموش ہو گیا۔

"کیا ایسا ممکن ہے۔ کیا ایم سی ون اتنی آسانی سے خود کو تباہ کر سکتا ہے"...... صفدر نے کہا۔
"ایم سی ون بگ کنگ کے احکامات کا تابع ہے اور بگ کنگ علی عمران نے اسے حکم دیا ہے اس لئے بگ کنگ علی عمران کا حکم ماننا اس کی مجبوری ہے۔ وہ کمپیوٹرائزڈ روبوٹ ہے۔ وہ وہی کرتا ہے جو ہدایات اس میں فیڈ کی گئی ہوں"...... عمران نے کہا۔
"تو کیا تم نے یہ ساری ہدایات فیڈ کر دی تھیں اس میں"۔ جولیا نے پوچھا۔
"ظاہر ہے۔ اگر ایسا نہ کیا ہوتا تو میں یہاں اطمینان سے کیوں بیٹھا ہوتا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"سی ورلڈ کے سب سنٹرز تباہ ہو چکے ہیں۔ اب ان کا سی ورلڈ تباہ ہو رہا ہے۔ دس منٹ بعد سی ورلڈ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو چکا ہو گا۔ اور اس کے ساتھ ہی یہ خوفناک تنظیم بھی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے سمندر میں غرق ہو جائے گی"...... تنویر نے سکون کا سانس لیتے ہوئے کہا۔
دس منٹ گزرنے کے بعد عمران نے ٹرانسمیٹر کو دوبارہ آن کیا لیکن اس بار اس فریکوئنسی پر ایم سی ون سے رابطہ نہ ہوا۔ کافی دیر تک انتظار کرنے کے بعد آخر کار عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"تو بھئی مجھ جیسا سبز قدم ہی ورلڈ کا بگ کنگ بنا تو ہی ورلڈ خود ہی موت کے گھاٹ اتر گیا اور ہم رہ گئے ویسے کے ویسے اور میں بگ کنگ سے پھر علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) میں تبدیل ہو گیا ہوں۔ اب جولیا کو مجھ سے اسی طرح شادی کرنا پڑے گی اگر اس نے بگ کنگ سے شادی کر کے بگ کوئین بننے کا سوچا تھا تو یہ خیال اسے ذہن سے نکال دینا چاہئے"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا تو وہ سب بے اختیار ہنس پڑے

ختم شد

عمران سیریز میں تحیر اور اسرار کا سمندر لئے ایک ہوشربا کہانی

ماورائی نمبر

کارکا

مصنف
ظہیر احمد

کارکا ۔ ایک جن جو جناتی دنیا سے نکل کر انسانی دنیا میں پہنچ گیا تھا۔ کیوں؟

کارکا ۔ جس کا روپ دھار کر ایک شیطانی ذریت اسے دھوکہ دینے کی کوشش کر رہی تھی۔ وہ شیطانی ذریت کون تھی ——؟

عمران اور جولیا ۔ جو ایک ہوٹل میں لنچ کرنے آئے تھے اور کارکا جن ان کا بن بلائے مہمان بن کر ان کے ساتھ لنچ کرنے لگا۔ ایک دلچسپ چوئیشن۔

مہایوگی ۔ ایک ایسا ساحر جو کارکا جن کو اپنے قبضے میں لینا چاہتا تھا۔ کیوں؟

مہایوگی ۔ جس کے پاس پانچ شیطانی ذریتیں تھیں۔ اس نے ان شیطانی ذریتوں کو کارکا کو پکڑنے کے لئے بھیج دیا۔ لیکن ——؟

جولیا اور اس کے ساتھی ۔ جنہیں مہایوگی کی شیطانی ذریتوں نے اپنا اسیر بنا لیا اور وہ شیطان کے پیروکار بنتے چلے گئے۔ کیسے ——؟

جولیا اور اس کے ساتھی ۔ جن کے ہاتھوں پر شیطانی تصویریں گدوا دی گئی تھیں اور وہ ان شیطانی تصویروں کی وجہ سے شیطان کے غلام اور عمران اور جوزف کے دشمن بن گئے تھے۔

جولیا اور اس کے ساتھی ۔ جو مہایوگی کی ایک شیطانی ذریت مہاناگنی کے حکم

عمران سیریز میں چونکا دینے والا انتہائی دلچسپ ناول

مکمل ناول

ڈینجر پرنس

مصنف
ظہیر احمد

بلیک ماما ✤ مجرموں کی ایک خطرناک تنظیم جس کے پنجے پوری دنیا میں گڑے ہوئے تھے۔

بلیک ماما ✤ جس کے بے شمار کرائم سیکشن تھے۔ ان تمام سیکشنوں کے انچارج ایک سے بڑھ کر ایک خطرناک اور انتہائی سفاک تھے۔

ڈینجر پرنس ✤ بلیک ماما کے ایک سیکشن کا ایک خطرناک، طاقتور اور انتہائی ذہین انسان جسے بلیک ماما تنظیم کے تمام سیکشنوں پر برتری حاصل تھی۔

ڈینجر پرنس ✤ جسے بلیک ماما نے پاکیشیا کے خلاف مشن مکمل کرنے کا ٹاسک دے دیا۔

ہاٹ واٹر ✤ سرداور کی ایک نئی اور انوکھی ایجاد۔ جسے بلیک ماما ہر صورت میں حاصل کرنا چاہتا تھا۔ مگر کیوں ——؟

ہاٹ واٹر ✤ جس کے حصول کے لئے بلیک ماما نے ڈینجر پرنس کو پاکیشیا بھیجا اور پھر ——؟

ڈینجر پرنس ✤ جس نے پاکیشیا پہنچ کر سرداور کے ساتھ خطرناک کھیل کھیلا اور ان کی ایجاد ہاٹ واٹر کا فارمولا حاصل کر لیا۔

عمران ✤ جسے بلیک ماما اور ڈینجر پرنس کی آمد کا پتہ چلا تو اس وقت تک کافی دیر ہو چکی تھی۔ ... پر عمران کو ہلاک کرنے کے درپے ہو گئے تھے۔

عمران ✿ جس پر اس کے اپنے ہی ساتھی دشمن بن کر تاتلانہ حملے کر رہے تھے اور عمران ان سے بچنے کے لئے بھاگتا پھر رہا تھا۔

وہ لمحہ ✿ جب جولیا نے عمران کو ہلاک کرنے کے لئے اس کی کار کے نیچے بم لگا دیا اور بم بلاسٹ ہوتے دیکھ کر جولیا اور اس کے ساتھیوں کو یقین ہو گیا کہ وہ عمران کو ٹارگٹ کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔

مہایوگی اور اس کی شیطانی ذریتوں نے آخرکار عمران اور اس کے ساتھیوں کو زندہ جلا کر ہلاک کر دیا اور کارکا کو پکڑ لینے میں کامیاب ہو گئیں۔

وہ لمحہ ✿ جب عمران اور کارکا ایک دوسرے سے ساتھ چھوٹ گیا اور عمران اور اس کے ساتھیوں کے گرد شیطانی موت کا گھیرا تنگ سے تنگ ہوتا چلا گیا۔

سسپنس، فسوں کاریوں، قتل، ایکشن اور ایڈونچر سے مزین ایک ایسا ناول جو آپ کے ذہنوں کو اپنے سحر میں جکڑ لے گا اور آپ اس وقت تک ناول نہیں چھوڑ پائیں گے جب تک ناول ختم نہیں کر لیتے۔

اپنی نوعیت کے اعتبار سے انتہائی منفرد اور فسوں کاریوں سے لبریز ایک ایسا ناول جو دیر تک آپ کے ذہنوں میں تازہ رہے گا۔

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان
Mob:
0333-6106573
0336-3644440
0336-3644441
Ph 061-4018666

عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ناقابل فراموش کارنامہ

مکمل ناول

بگ برادرز

مصنف
ظہیر احمد

بگ برادرز —— ایک طاقتور اور انتہائی فعال تنظیم جو جس ملک میں جاتی تھی تباہی اور بربادی اس ملک کا مقدر بن جاتا تھا۔

بگ برادرز —— جو پاکیشیا میں موجود تھے۔ کیوں —— ؟

جولیا —— جسے دن دہاڑے عمران کی موجودگی میں اغوا کر لیا گیا۔ اسے اغوا کرنے والے کون تھے —— ؟

وہ لمحہ —— جب ایک ایک کر کے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے تمام ارکان اغوا ہوتے جا رہے تھے۔ کیوں اور انہیں اغوا کون کر رہا تھا —— ؟

عمران —— جسے جولیا کو اغوا کرنے والوں کا ایک سراغ ملا تو اس نے جولیا کی مدد کے لئے خود جانے کی بجائے بلیک زیرو کو بطور ایکسٹو وہاں بھیج دیا۔

کیوں —— ؟

وہ لمحہ —— جب سیکرٹ سروس کے تمام ممبرز مضبوطی کے ساتھ دشمنوں کے سامنے بندھے ہوئے تھے اور عین وقت پر ان کی جان بچانے کے لئے ایکسٹو وہاں پہنچ گیا۔

بگ برادرز —— جن کا تعلق تیسری دنیا سے تھا۔ یہ تیسری دنیا کون سی تھی۔ ایک دیر ہو چکی تھی۔

وہ لمحہ —— جب عمران کو انتہائی زخمی حالت میں ایک تابوت میں بند کر دیا گیا۔

وہ لمحہ —— جب عمران کو زنجیروں میں جکڑ کر سمندر برد کر دیا گیا۔ یہ سمندر کا ایسا حصہ تھا جہاں شارک مچھلیاں تھیں۔ زنجیروں میں جکڑے ہوئے عمران پر شارک مچھلیاں جھپٹ پڑیں اور لمحوں میں اس کے ٹکڑے اڑ گئے۔ کیا پاکیشیا سیکرٹ سروس کا فری لانسر علی عمران اتنا ہی بے بس تھا —— ؟

وہ لمحہ —— جب جولیا بلیک مامبا کے قبضے میں آ گئی اور بلیک مامبا نے جولیا کو جامد حالت میں سمندر میں پھینک دیا اور پھر —— ؟

پاکیشیا سیکرٹ سروس —— جس کے تمام ممبران بلیک مامبا کی قید میں تھے اور بے ہوشی کی حالت میں راڈز والی کرسیوں پر جکڑے ہوئے تھے۔

بلیک مامبا —— جس نے ممبران کو ہلاک کرنے کے لئے ان کے جسموں سے ٹائم بم لگا دیئے۔ اور پھر —— ؟

وہ لمحہ —— جب ڈینجر پرنس کے سامنے ایک اور ڈینجر پرنس آ گیا۔ وہ ڈینجر پرنس کون تھا۔ ایک حیرت انگیز سچویشن۔

اپنی نوعیت کے اعتبار سے ایک انوکھا، حیرت انگیز اور ناقابل یقین واقعات پر مشتمل ناول جو اس سے پہلے صفحہ قرطاس پر نہ ابھرا ہوگا۔

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان
Mobile 0333-6106573
0336-3644440
0336-3644441
Ph 061-4018666

عمران سیریز

ڈائمنڈ جوبلی نمبر

سی ورلڈ

ظہیر احمد

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان